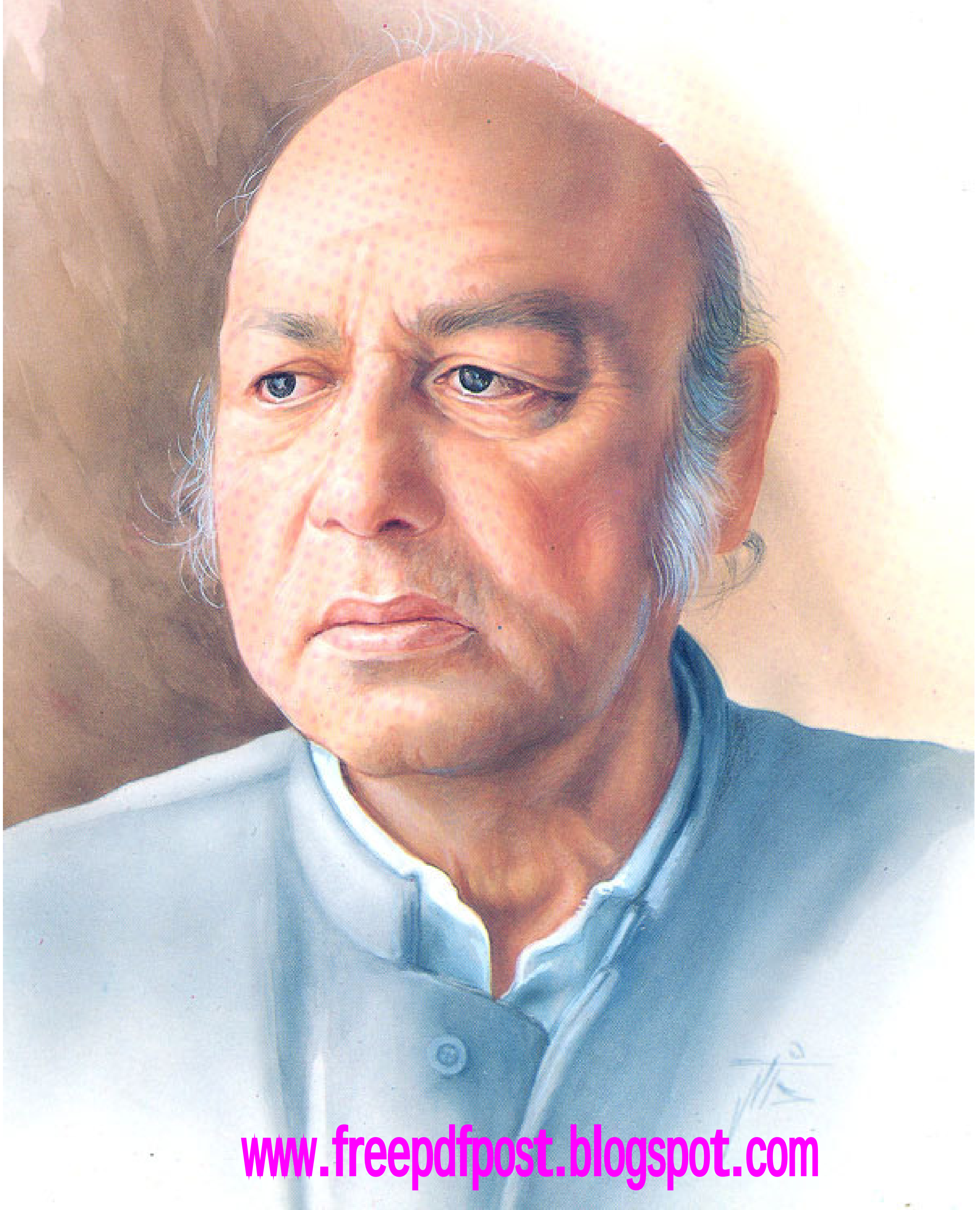
# کلیاتِ حبیب جالب



www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

# کلیاتِ حبیب جالب

حبیب جالبؔ

www.freepdfpost.blogspot.com

باذوق لوگوں کے لیے
ہماری کتابیں
خوبصورت کتابیں
تزئین واہتمام اشاعت

---

خالد شریف

All rights of Text & Layout reserved.
No part of this book may be produced without permission otherwise legal proceeding shall be initiated.

## ضابطہ


| | | |
|---|---|---|
| بار چہارم | : | ۲۰۰۵ء |
| کمپوزنگ | : | ماورا کمپوزنگ |
| ناشر | : | ماورا پبلشرز، لاہور |
| طابع | : | شرکت پرنٹنگ پریس، لاہور |
| قیمت | : | -/450روپے |


www.freepdfpost.blogspot.com

# فہرست



www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

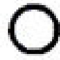
www.freepdfpost.blogspot.com

## -303 حبیب جالب فلم نگر میں



www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com



دل کی بات لبوں پر لا کر اب تک ہم دکھ سہتے ہیں
ہم نے سنا تھا اس بستی میں دل والے بھی رہتے ہیں

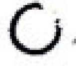
بیت گیا ساون کا مہینہ، موسم نے نظریں بدلیں
لیکن ان پیاسی آنکھوں سے اب تک آنسو بہتے ہیں

ایک ہمیں آوارہ کہنا کوئی بڑا الزام نہیں
دنیا والے دل والوں کو اور بہت کچھ کہتے ہیں

جن کی خاطر شہر بھی چھوڑا، جن کے لئے بدنام ہوئے
آج وہی ہم سے بیگانے بیگانے سے رہتے ہیں

وہ جو ابھی اس راہ گزر سے چاک گریباں گزرا تھا
اس آوارہ دیوانے کو جالبؔ جالبؔ کہتے ہیں

www.freepdfpost.blogspot.com



آج اس شہر میں کل نئے شہر میں بس اسی لہر میں
اڑتے پتّوں کے پیچھے اڑاتا رہا شوقِ آوارگی

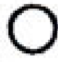
اس گلی کے بہت کم نظر لوگ تھے، فتنہ گر لوگ تھے
زخم کھاتا رہا مُسکراتا رہا، شوقِ آوارگی

کوئی پیغام گل تک نہ پہنچا مگر پھر بھی شام و سحر
نازِ بادِ چمن کے اٹھاتا رہا شوقِ آوارگی

کوئی ہنس کے ملے غنچۂ دل کھلے چاک دل کا سلے
ہر قدم پر نگاہیں بچھاتا رہا، شوقِ آوارگی

دشمنِ جاں فلک، غیر ہے یہ زمیں کوئی اپنا نہیں
خاک سارے جہاں کی اڑاتا رہا شوقِ آوارگی

www.freepdfpost.blogspot.com



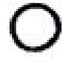
ہم آوارہ گاؤں گاؤں بستی بستی پھرنے والے
ہم سے پریت بڑھا کر کوئی مفت میں کیوں غم کو اپنا لے

یہ بھیگی بھیگی برساتیں، یہ مہتاب یہ روشن راتیں
دل ہی نہ ہو تو جھوٹی باتیں کیا اندھیارے کیا اجیالے

غنچے روئیں کلیاں روئیں، رو رو اپنی آنکھیں کھوئیں
چین سے لمبی تان کے سوئیں اس پھلواری کے رکھوالے

درد بھرے گیتوں کی مالا جپتے جپتے جیون گزرا
کس نے سُنی ہیں کون سُنے گا دل کی باتیں، دل کے نالے

www.freepdfpost.blogspot.com



یہ اور بات تیری گلی میں نہ آئیں ہم
لیکن یہ کیا کہ شہر ترا چھوڑ جائیں ہم

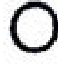
مدّت ہوئی ہے کوئے بتاں کی طرف گئے
آوارگی سے دل کو کہاں تک بچائیں ہم

شاید بقید زیست یہ ساعت نہ آ سکے
تم داستانِ شوق سنو اور سنائیں ہم

بے نور ہو چکی ہے بہت شہر کی فضا
تاریک راستوں میں کہیں کھو نہ جائیں ہم

اُس کے بغیر آج بہت جی اُداس ہے
جالبؔ چلو کہیں سے اُسے ڈھونڈ لائیں ہم

www.freepdfpost.blogspot.com



پھر کبھی لوٹ کر نہ آئیں گے
ہم ترا شہر چھوڑ جائیں گے

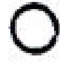
دُور افتادہ بستیوں میں کہیں
تیری یادوں سے لو لگائیں گے

شمعِ ماہ و نجوم گل کر کے
آنسوؤں کے دیئے جلائیں گے

آخری بار اک غزل سُن لو
آخری بار ہم سنائیں گے

صورت موجہ ہوا جالبؔ
ساری دنیا کی خاک اڑائیں گے

www.freepdfpost.blogspot.com



محبت کی رنگینیاں چھوڑ آئے
ترے شہر میں اک جہاں چھوڑ آئے

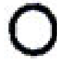
پہاڑوں کی وہ مست و شاداب وادی
جہاں ہم دلِ نغمہ خواں چھوڑ آئے

وہ سبزہ' وہ دریا' وہ پیڑوں کے سائے
وہ گیتوں بھری بستیاں چھوڑ آئے

حسیں پنگھٹوں کا وہ چاندی سا پانی
وہ برکھا کی رت وہ سماں چھوڑ آئے

بہت دُور ہم آگئے اس گلی سے
بہت دُور وہ آستاں چھوڑ آئے

www.freepdfpost.blogspot.com



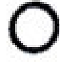
بہت مہرباں تھیں وہ گلپوش راہیں
مگر ہم انہیں مہرباں چھوڑ آئے

بگولوں کی صورت یہاں پھر رہے ہیں
نشیمن سرِ گلستاں چھوڑ آئے

یہ اعجاز ہے حُسنِ آوارگی کا
جہاں بھی گئے داستاں چھوڑ آئے

چلے آئے ان رہگزاروں سے جالبؔ
مگر ہم وہاں قلب و جاں چھوڑ آئے

www.freepdfpost.blogspot.com



لوگ گیتوں کا نگر یاد آیا
آج پردیس میں گھر یاد آیا

جب چلے آئے چمن زار سے ہم
التفاتِ گلِ تر یاد آیا

تیری بیگانہ نگاہی سرِ شام
یہ ستم تا بہ سحر یاد آیا

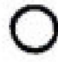
ہم زمانے کا ستم بھول گئے
جب ترا لطفِ نظر یاد آیا

تو بھی مسرور تھا اس شب سرِ بزم
اپنے شعروں کا اثر یاد آیا

پھر ہوا دردِ تمنّا بیدار
پھر دلِ خاک بسر یاد آیا

ہم جسے بھول چکے تھے جالبؔ
پھر وہی راہ گزر یاد آیا

www.freepdfpost.blogspot.com



جاگ اٹھے سوئے ہوئے درد تمناؤں کے
راستے ذہن میں لہرا گئے اس گاؤں کے

اک تری یاد سے اک تیرے تصور سے ہمیں
آگئے یاد کئی نام حسیناؤں کے

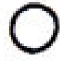
صبح سے شام تلک گرم ہوا چلتی ہے
دن بہت سخت ہیں، تپتے ہوئے صحراؤں کے

اس کڑی دھوپ میں یاد آتے ہیں تڑپاتے ہیں
ہم کو احسان درختوں کی گھنی چھاؤں کے

وہ حسیں پھول، وہ سبزہ وہ فسوں ساز دیار
وہ مدھر گیت محبت بھرے دریاؤں کے

جانے کس حال میں ہیں، کون بتائے جالبؔ
ارض پنجاب میں پودے میری آشاؤں کے

www.freepdfpost.blogspot.com



اس دیس کا رنگ انوکھا تھا، اس دیس کی بات نرالی تھی
نغموں سے بھرے دریا تھے رواں گیتوں سے بھری ہریالی تھی

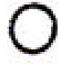
اس شہر سے ہم آجائیں گے اشکوں کے دیپ جلائیں گے
یہ دور بھی آنے والا تھا یہ بات بھی ہونے والی تھی

وہ روشن گلیاں یاد آئیں، وہ پھول وہ کلیاں یاد آئیں
سندر من چلیاں یاد آئیں، ہر آنکھ مدھر متوالی تھی

کس بستی میں آپہنچے ہم ہر گام پہ ملتے ہیں سو غم
پھر چل اس نگری میں ہمدم ہر شام جہاں اُجیالی تھی

وہ بام و در وہ راہگزر، دل خاک بسر جاں خاک بسر
جالبؔ وہ پریشاں حالی بھی کیا خوب پریشاں حالی تھی

www.freepdfpost.blogspot.com



ہر گام پر تھے شمس و قمر اُس دیار میں
کتنے حسیں تھے شام و سحر اُس دیار میں

وہ باغ وہ بہار، وہ دریا وہ سبزہ زار
نشوں سے کھیلتی تھی نظر اُس دیار میں

آسان تھا سفر کہ ہر اِک راہگزار پر
ملتے تھے سایہ دار شجر اُس دیار میں

ہر چند تھی وہاں بھی خزاں کی اداس دھوپ
دل پر نہیں تھا غم کا اثر اُس دیار میں

محسوس ہو رہا تھا ستارے ہیں گردِ راہ
ہم تھے ہزار خاک بسر اُس دیار میں

جالب یہاں تو بات گریباں تک آگئی
رکھتے تھے صِرف چاکِ جگر اُس دیار میں

www.freepdfpost.blogspot.com



پھر دل سے آرہی ہے صدا اس گلی میں چل
شاید ملے غزل کا پتا اس گلی میں چل

کب سے نہیں ہوا ہے کوئی شعر کام کا
یہ شعر کی نہیں ہے فضاء اس گلی میں چل

وہ بام و در وہ لوگ وہ رسوائیوں کے زخم
ہیں سب کے سب عزیز جدا اس گلی میں چل

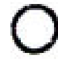
اس پھول کے بغیر بہت جی اداس ہے
مجھ کو بھی ساتھ لے کر صبا اس گلی میں چل

دنیا تو چاہتی ہے یونہی فاصلے رہیں
دنیا کے مشوروں پہ نہ جا اس گلی میں چل

بے نور و بے اثر ہے یہاں کی صدائے ساز
تھا اس سکوت میں بھی مزار اس گلی میں چل

جالب پکارتی ہیں وہ شعلہ نوائیاں
یہ سرد رت یہ سرد ہوا، اس گلی میں چل

www.freepdfpost.blogspot.com



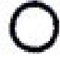
بجلیوں کی یورش سے شاخ شاخ لرزاں ہے
کیا یہی بہاراں ہے کیا یہی گلستاں ہے

آج بھی نگاہوں سے وحشتیں نہیں جاتیں
آج بھی نگاہوں میں کائنات ویراں ہے

تیرے گیسوؤں ہی پر میری جاں نہیں موقوف
ذرّہ ذرّہ ہستی کا آج کل پریشاں ہے

مل ہی جائے گی منزل کٹ ہی جائے گی مشکل
اے مرے نئے ساتھی کس لئے ہراساں ہے

www.freepdfpost.blogspot.com



گُلشن کی فضاء دُھواں دُھواں ہے
کہتے ہیں بہار کا سماں ہے

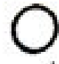
بکھری ہوئی پتّیاں ہیں گُل کی
ٹوٹی ہوئی شاخِ آشیاں ہے

جس دل سے ابھر رہے تھے نغمے
پہلو میں وہ آج نوحہ خواں ہے

ہم ہی نہیں پائمال تنہا
اے دوست! تباہ اک جہاں ہے

جالبؔ وہ کہاں ہے عشق تیرا
پیارے وہ غزل تری کہاں ہے

www.freepdfpost.blogspot.com



مہتاب صفت لوگ یہاں خاک بسر ہیں
ہم محو تماشائے سرِ راہ گزر ہیں

حسرت سی برستی ہے درو بام پہ ہر سو
روتی ہوئی گلیاں ہیں سسکتے ہوئے گھر ہیں

آئے تھے یہاں جن کے تصور کے سہارے
وہ چاند، وہ سورج وہ شب و روز کدھر ہیں

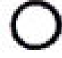
سوئے ہو گھنی زلف کے سائے میں ابھی تک
اے راہ رواں کیا یہی اندازِ سفر ہیں

وہ لوگ قدم جن کے لئے کاہکشاں نے
وہ لوگ بھی اے ہمنفسو ہم سے بشر ہیں

بِک جائیں جو ہر شخص کے ہاتھوں سر بازار
ہم یوسفِ کنعاں ہیں نہ ہم لعل و گہر ہیں

ہم لوگ ملیں گے تو محبت سے ملیں گے
ہم نزہتِ مہتاب ہیں ہم نورِ سحر ہیں

www.freepdfpost.blogspot.com



شہر ویراں اداس ہیں گلیاں
رہگزاروں سے اٹھ رہا ہے دھواں
آتشِ غم میں جل رہے ہیں دیار
گرد آلود ہے رُخ دُوراں
بستیوں پر غموں کی یورش ہے
قریہ قریہ ہے وقفِ آہ و فغاں
صبح بے نور، شام بے مایہ
لُٹ گئی دولتِ نگاہ کہاں
پھر رہے ہیں طُیُور آوارہ
برق ہر شاخ پر ہے شعلہ فشاں
میری تنہائیوں پہ صورتِ شمع
رو رہا ہے الم نصیب سماں
میرے شانوں سے تیری زلفوں تک
فاصلہ عمر کا ہے میری جاں

www.freepdfpost.blogspot.com



اگر دامن نہیں ان کا میسّر
کسی دیوار ہی سے لگ کے رو لیں

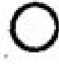
ملے رونے سے فرصت تو کسی شب
ستاروں کی حسیں چھاؤں میں سو لیں

نگاہوں کی زباں کوئی جو سمجھے
سر محفل کبھی ہم لب نہ کھولیں

بہت آسان ہو جائے گی منزل
چلو ہم ہی کسی کے ساتھ ہو لیں

کوئی جو آ بسے دل میں تو جالبؔ
کبھی اس گھر کے دروازے نہ کھولیں

www.freepdfpost.blogspot.com



اس شہرِ خرابی میں غمِ عشق کے مارے
زندہ ہیں یہی بات بڑی بات ہے پیارے

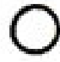
یہ ہنستا ہوا چاند یہ پُر نور ستارے
تابندہ و پائندہ ہیں ذرّوں کے سہارے

حسرت ہے کوئی غنچہ ہمیں پیار سے دیکھے
ارماں ہے کوئی پھول ہمیں دل سے پکارے

ہر صبح مری صبح پہ روتی رہی شبنم
ہر رات مری رات پہ ہنستے رہے تارے

کچھ اور بھی ہیں کام ہمیں اے غمِ جاناں
کب تک کوئی الجھی ہوئی زلفوں کو سنوارے

www.freepdfpost.blogspot.com



ہم نے سُنا تھا صحنِ چمن میں کیف کے بادل چھائے ہیں
ہم بھی گئے تھے جی بہلانے اشک بہا کر آئے ہیں

پھول کھلے تو دل مرجھائے شمع جلے تو جان جلے
ایک تمہارا غم اپنا کر کتنے غم اپنائے ہیں

ایک سُلگتی یاد، چمکتا درد، فروزاں تنہائی
پوچھ نہ اس کے شہر سے ہم کیا کیا سوغاتیں لائے ہیں

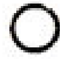
سوئے ہوئے جو درد تھے دل میں آنسو بن کر بہ نکلے
رات ستاروں کی چھاؤں میں یاد وہ کیا کیا لائے ہیں

آج بھی سورج ڈوب گیا بے نور افق کے ساگر میں
آج بھی پھول چمن میں تجھ کو بن دیکھے مرجھائے ہیں

ایک قیامت کا سناٹا، ایک بلا کی تاریکی
اُن گلیوں سے دور نہ ہنستا چاند نہ روشن سائے ہیں

پیار کی بولی بول نہ جالبؔ اس بستی کے لوگوں سے
ہم نے سکھ کی کلیاں کھو کر دکھ کے کانٹے پائے ہیں

www.freepdfpost.blogspot.com



جب کوئی کلی صحن گلستاں میں کھلی ہے
شبنم مری آنکھوں میں وہیں تیر گئی ہے

جس کی سر افلاک بڑی دھوم مچی ہے
آشفتہ سری ہے، مری آشفتہ سری ہے

اپنی تو اجالوں کو ترستی ہیں نگاہیں
سورج کہاں نکلا ہے، کہاں صبح ہوئی ہے

ہم کشمکش دیر و حرم سے ہیں بہت دُور
انسان کی عظمت پہ نظر اپنی رہی ہے

بچھڑی ہوئی راہوں سے جو گزرے ہیں کبھی ہم
ہر گام پہ کھوئی ہوئی اک یاد ملی ہے

اک عُمر سُنائیں تو حکایت نہ ہو پوری
دو روز میں ہم پر جو یہاں بیت گئی ہے

www.freepdfpost.blogspot.com

تم سادہ و معصوم ہو اور ہم ہیں گنہگار
دنیا کی نگاہوں سے کہیں بات چھپی ہے

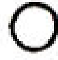
ہنسنے پہ نہ مجبور کرو، لوگ ہنسیں گے
حالات کی تفسیر تو چہرے پہ لکھی ہے

دیکھا ہے زمانے کو گلے ہم نے لگا کر
سینہ تری دنیا کا محبت سے تہی ہے

وہ بھول گئے ہم کو، انہیں بھول گئے ہم
اے دوست مگر دل میں خلش اب بھی وہی ہے

مل جائیں کہیں وہ بھی تو ان کو بھی سُنائیں
جالبؔ یہ غزل جن کے لئے ہم نے کہی ہے

www.freepdfpost.blogspot.com



کبھی تو مہرباں ہو کر بُلا لیں
یہ مہوش ہم فقیروں کی دُعا لیں

نہ جانے پھر یہ رت آئے نہ آئے
جواں پھولوں کی کچھ خوشبو چرا لیں

بہت روئے زمانے کے لئے ہم
ذرا اپنے لئے آنسو بہا لیں

ہم ان کو بھولنے والے نہیں ہیں
سمجھتے ہیں غمِ دوراں کی چالیں

ہماری بھی سنبھل جائے گی حالت
وہ پہلے اپنی زلفیں تو سنبھالیں

نکلنے کو ہے وہ مہتاب گھر سے
ستاروں سے کہو نظریں جھکا لیں

ہم اپنے راستے پر چل رہے ہیں
جناب شیخ اپنا راستہ لیں

زمانہ تو یونہی روٹھا رہے گا
چلو جالبؔ انہیں چل کر منا لیں

www.freepdfpost.blogspot.com



سونی ہیں آنکھوں کی گلیاں دل کی بستی ویراں ہے
ایک خموشی ایک اندھیرا چاروں جانب رقصاں ہے

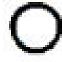
کتنی دور چلا آیا ہوں چھوڑ کے تیری بستی کو
لیکن دل تیری گلیوں میں آج تلک سرگرداں ہے

پھر سورج کے ساتھ ترے ملنے کا امکاں ڈوب گیا
پھر بام و در کی تاریکی دیدہ و دل پر خنداں ہے

پھر ان پیار بھری ندیوں کی یاد میں آنکھیں پُرنم ہیں
پھر اس بچھڑے دیس کے غم میں شہرِ دل و جاں ویراں ہے

جالبؔ آپ اس جانِ غزل کے پیار سے لاکھ انکار کریں
آنکھوں کی پر سوز چمک سے دل کا درد نمایاں ہے

www.freepdfpost.blogspot.com



وہ جن کی رفعتوں کے سامنے ہے گرد آسماں
ترے دیار میں ہیں صورت متاعِ رائیگاں

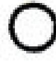
یہیں ٹھہر یہیں ٹھہر، میں آرہا ہوں میری جاں
بلا رہا ہے اک ذرا سی دیر کو غمِ جہاں

فریب رنگ و بو نہ کھا ابھی چمن، چمن کہاں
ابھی تو شاخ شاخ پر چمک رہی ہیں بجلیاں

چلو دیارِ نغمہ و شباب میں پناہ لیں
سِمٹ کے آگئی ہیں دِل میں سب جہاں کی تلخیاں

چلو غزل کے شہر میں چلو طرب کے دیس میں
چلو نِگاہ کو نِگاہ کی سنائیں داستاں

www.freepdfpost.blogspot.com



دل والو کیوں دل سی دولت یوں بیکار لٹاتے ہو
کیوں اس اندھیاری بستی میں پیار کی جوت جگاتے ہو

تم ایسا نادان جہاں میں کوئی نہیں ہے کوئی نہیں
پھر ان گلیوں میں جاتے ہو پگ پگ ٹھوکر کھاتے ہو

سندر کلیو، کومل پھولو یہ تو بتاؤ یہ تو کہو
آخر تم میں کیا جادو ہے کیوں من میں بس جاتے ہیں

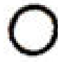
یہ موسم رم جھم کا موسم، یہ برکھا یہ مست فضاء
ایسے میں آؤ تو جانیں، ایسے میں کب آتے ہو

ہم سے روٹھ کے جانے والو اتنا بھید بتا جاؤ
کیوں نت راتوں کو سپنوں میں آتے ہو من جاتے ہو

چاند ستاروں کے جھرمٹ میں پھولوں کی مسکاہٹ میں
تم چھپ چھپ کر ہنستے ہو تم روپ کا مان بڑھاتے ہو

چلتے پھرتے روشن رستے تاریکی میں ڈوب گئے
سو جاؤ اب جالب تم بھی کیوں آنکھیں سلگاتے ہو

www.freepdfpost.blogspot.com



میں چُپ ہوں ذرا ڈوبتے خورشید سے پوچھو
کِس کرب سے کس حال میں کس طور کٹا دن

لو آج بھی کم ہو نہ سکی یاس کی ظلمت
لو آج بھی بیکار گیا آس بھرا دن

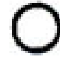
یہ شہر جہاں ہم ہیں یہاں کون ہے اپنا
یہ بات ہی کیا کم ہے یہاں بیت گیا دن

یہ کون سی بستی ہے جہاں چاند نہ سورج
کس درجہ بُری رات ہے کس درجہ بُرا دن

ظلمت کدۂ زیست میں پھر دیکھیے کب آئے
تیرے لب و رخسار سے شرمایا ہُوا دن

اس شہر سے دور آکے جو دن دیکھ رہے ہیں
دشمن کو بھی ایسے تو دکھائے نہ خدا دن

www.freepdfpost.blogspot.com



کیا کیا لوگ گزر جاتے ہیں رنگ برنگی کاروں میں
دل کو تھام کے رہ جاتے ہیں دل والے بازاروں میں

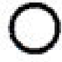
یہ بے درد زمانہ ہم سے تیرا درد نہ چھین سکا
ہم نے دل کی بات کہی ہے تیروں میں تلواروں میں

ہونٹوں پر آہیں کیوں ہوتیں آنکھیں نِسدن کیوں روتیں
کوئی اگر اپنا بھی ہوتا اونچے عہدیداروں میں

صدرِ محفل داد جسے دے داد اسی کو ملتی ہے
ہائے کہاں ہم آن پھنسے ہیں ظالم دنیا داروں میں

رہنے کو گھر بھی مل جاتا چاکِ جگر بھی سل جاتا
جالبؔ تم بھی شعر سناتے جا کے اگر درباروں میں

www.freepdfpost.blogspot.com



کٹی اب کٹی منزل شام غم
بڑھائے چلو پافگارو قدم

ہمیں سے فروزاں ہے شمع وفا
ہمیں نے بھرا ہے محبت کا دم

کہیں یاس کے حوصلے بڑھ نہ جائیں
کہیں آس کے رک نہ جائیں قدم

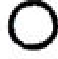
پڑھے گا زمانہ بڑے شوق سے
کیے جاؤں دل کی کہانی رقم

بدل جائے گا دیکھتے دیکھتے
یہ عہد خرابی' یہ عہد ستم

نکلنے کو ہے آفتاب سحر
شب تار ہے بس کوئی اور دم

مٹا کر اندھیروں کا نام و نشاں
اجالوں کی بستی بسائیں گے ہم

www.freepdfpost.blogspot.com



شب کو چاند اور دن کو سورج بن کر روپ دکھاتی ہو
پل چھن آنکھوں کی گلیوں میں تم آنچل لہراتی ہو

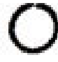
تم سے جگ اجیارا سارا روشن بستی بستی ہے
سانجھ سویرے ڈیرے ڈیرے جیون جوت جگاتی ہو

کتنی روشن ہے تنہائی جب سے یہ معلوم ہُوا
میرے لئے اپنی پلکوں پر تم بھی دیپ جلاتی ہو

اے میری انمول غزل یہ بات بھی مجھ تک پہنچی ہے
یارانِ لاہور میں اب تک تم میری کہلاتی ہو

میرؔ ہو غالبؔ ہو یا جالبؔ گیت تمہارے گاتے ہیں
شب کے شعروں میں تم اپنی سندر چھب دکھلاتی ہو

www.freepdfpost.blogspot.com



اب تیری ضرورت بھی بہت کم ہے مری جاں
اب شوق کا کچھ اور ہی عالم ہے مِری جاں

اب تذکرۂ خندۂ گل بار ہے جی پر
جاں وقفِ غمِ گریہ شبنم ہے مِری جاں

رُخ پر ترے بکھری ہوئی یہ زلفِ سیہ تاب
تصویرِ پریشانیٔ عالم ہے مِری جاں

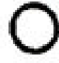
یہ کیا کہ تجھے بھی ہے زمانے سے شکایت
یہ کیا کہ تری آنکھ بھی پُرنم ہے مِری جاں

ہم سادہ دلوں پر یہ شبِ غم کا تسلّط
مایوس نہ ہو اور کوئی دم ہے مِری جاں

یہ تیری توجّہ کا ہے اعجاز کہ مجھ سے
ہر شخص ترے شہر کا برہم ہے مِری جاں

اے نزہتِ مہتاب ترا غم ہے مِری زیست
اے نازشِ خورشید ترا غم ہے مِری جاں

www.freepdfpost.blogspot.com



تُو رنگ ہے غبار ہیں تیری گلی کے لوگ
تو پھول ہے شرار ہیں تیری گلی کے لوگ

تو رونقِ حیات ہے تو حُسنِ کائنات
اجڑا ہوا دیار ہیں تیری گلی کے لوگ

تو پیکرِ وفا ہے مجسّم خلوص ہے
بدنامِ روزگار ہیں تیری گلی کے لوگ

روشن ترے جمال سے ہیں مہر و ماہ بھی
لیکن نظر پہ بار ہیں تیری گلی کے لوگ

دیکھو جو غور سے تو زمیں سے بھی پست ہیں
یوں آسماں شکار ہیں تیری گلی کے لوگ

پھر جارہا ہوں تیرے تبسّم کو لوٹ کر
ہر چند ہوشیار ہیں تیری گلی کے لوگ

www.freepdfpost.blogspot.com

کھوجائیں گے سحر کے اجالوں میں آخرش
شمع سرِ مزار ہیں تیری گلی کے لوگ

یہ اُجڑے باغ ویرانے پرانے
سناتے ہیں کچھ افسانے پرانے

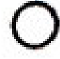
اک آہ سرد بن کر رہ گئے ہیں
وہ بیتے دن وہ یارانے پرانے

جنوں کا ایک ہی عالم ہو کیونکر
نئی ہے شمع پروانے پُرانے

نئی منزل کی دشواری مسلّم
مگر ہم بھی ہیں دیوانے پرانے

ملے گا پیار غیروں ہی میں جالبؔ
کہ اپنے تو ہیں بیگانے پُرانے

www.freepdfpost.blogspot.com



شعر ہوتا ہے اب مہینوں میں
زندگی ڈھل گئی مشینوں میں

پیار کی روشنی نہیں ملتی
ان مکانوں میں ان مکینوں میں

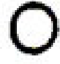
دیکھ کر دوستی کا ہاتھ بڑھاؤ
سانپ ہوتے ہیں آستینوں میں

قہر کی آنکھ سے نہ دیکھ ان کو
دل دھڑکتے ہیں آبگینوں میں

آسمانوں کی خیر ہو یارب
اک نیا عزم ہے زمینوں میں

وہ محبت نہیں رہی جالبؔ
ہم صفیروں میں ہم نشینوں میں

www.freepdfpost.blogspot.com



اس نے جب ہنس کے نمسکار کیا
مجھ کو انسان سے اوتار کیا

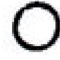
دشتِ غربت میں دلِ ویراں نے
یاد جمنا کو کئی بار کیا

پیار کی بات نہ پوچھو یارو
ہم نے کس کس سے نہیں پیار کیا

کتنی خوابیدہ تمناؤں کو
اس کی آواز نے بیدار کیا

ہم پجاری ہیں بتوں کے جالبؔ
ہم نے کعبے میں بھی اقرار کیا

www.freepdfpost.blogspot.com



ماورائے جہاں سے آئے ہیں
آج ہم خُمستاں سے آئے ہیں

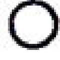
اس قدر بے رُخی سے بات نہ کر
دیکھ تو ہم کہاں سے آئے ہیں

ہم سے پوچھو چمن پہ کیا گزری
ہم گزر کر خزاں سے آئے ہیں

راستے کھو گئے ضیاؤں میں
یہ ستارے کہاں سے آئے ہیں

اس قدر تو بُرا نہیں جالبؔ
مل کے ہم اس جواں سے آئے ہیں

www.freepdfpost.blogspot.com



عشق میں نام کر گئے ہوں گے
جو ترے غم میں مر گئے ہوں گے

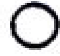
اب وہ نظریں اِدھر نہیں اُٹھتیں
ہم نظر سے اُتر گئے ہوں گے

کچھ فضاؤں میں انتشار سا ہے
ان کے گیسو بکھر گئے ہوں گے

نور بکھرا ہے رہ گزاروں میں
وہ اِدھر سے گزر گئے ہوں گے

میکدے میں کہ بزمِ جاناں تک
اور جالبؔ کدھر گئے ہوں گے

www.freepdfpost.blogspot.com



آج پھر تم نظر نہیں آئے
پھر تمنا کے پھول مرجھائے

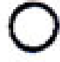
آج پھر سوگوار آنکھوں نے
لالہ و گل پہ اشک برسائے

آج پھر عہدِ غم کے افسانے
میری بے تابیوں نے دہرائے

اس بھرے شہر میں تمہارا پتہ
کس کو معلوم کون بتلائے

کن دیاروں میں کھو گئے ہو تم
ہم ستاروں کی خاک چھان آئے

www.freepdfpost.blogspot.com



کون بتائے کون سمجھائے کون سے دیس سدھار گئے
ان کا رستہ تکتے تکتے نین ہمارے ہار گئے

کانٹوں کے دکھ سہنے میں تسکین بھی تھی آرام بھی تھا
ہنسنے والے بھولے بھالے پھول چمن کے مار گئے

ایک لگن کی بات ہے جیون ایک لگن ہی جیون ہے
پوچھ نہ کیا کھویا کیا پایا کیا جیتے کیا ہار گئے

آنے والی برکھا دیکھیں کیا دکھلائے آنکھوں کو
یہ برکھا برساتے دن تو بِن پریتم بیکار گئے

جب بھی لوَٹے پیاسے لوَٹے پھول نہ پاکر گلشن میں
بھنورے امرت رس کی دھن میں پَل پَل سو سو بار گئے

ہم سے پوچھو ساحل والو کیا بیتی دُکھیاروں پر
کھیون ہارے بیچ بھنور میں چھوڑ کے جب اُس پار گئے

www.freepdfpost.blogspot.com

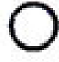


پھُول سے ہونٹ چاند سا ماتھا
ہم نے بھی ایک خواب دیکھا تھا

کوئی بات ان لبوں تک آئی تھی
کوئی غنچہ ضرور چٹکا تھا

رات صحنِ خیال میں جالبؔ
اک عجب شخص رقص فرما تھا

www.freepdfpost.blogspot.com



نظر نظر میں لئے تیرا پیار پھرتے ہیں
مثالِ موجِ نسیمِ بہار پھرتے ہیں

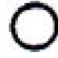
ترے دیار سے ذرّوں نے روشنی پائی
ترے دیار میں ہم سوگوار پھرتے ہیں

یہ حادثہ بھی عجب ہے کہ تیرے دیوانے
لگائے دل سے غمِ روزگار پھرتے ہیں

لئے ہوئے ہیں دو عالم کا درد سینے میں
تری گلی میں جو دیوانہ وار پھرتے ہیں

بہار آکے چلی بھی گئی مگر جالبؔ
ابھی نگاہ میں وہ لالہ زار پھرتے ہیں

www.freepdfpost.blogspot.com



پھول کو دیکھنے سے ایک نظر
کتنے عالم گزر گئے دِل پر

یوں بھی بے چینیاں نہیں جاتیں
ہم نے دیکھا خموش بھی رہ کر

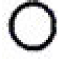
شب کی تاریکیوں میں تیرا خیال
جیسے کھو جائے روشنی میں نظر

تیری بدلی ہوئی نظر توبہ
کتنا گہرا ہے زندگی پہ اثر

اس دیارِ ستم ظریفاں میں
فرصت ہاؤ ہو بہت ہے مگر

قہقہے بے شعور لوگوں کے
کس قدر بار ہیں سماعت پر

www.freepdfpost.blogspot.com



شوق آوارگی میں کیا نہ ہوا
ایک تیرا ہی سامنا نہ ہوا

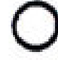
حرفِ مطلب نہ آسکا لب پر
مطمئن ہیں کوئی خفا نہ ہوا

اس کے آنچل کو چھو رہی ہے صبا
وائے قسمت کہ میں صبا نہ ہوا

دل میں نوحہ کُناں رہا اک غم
گھر کبھی اپنا بے صدا نہ ہوا

ناخدا تو ہمیں ڈبو دیتا
خیر گزری کہ وہ خدا نہ ہوا

www.freepdfpost.blogspot.com



اُس گلی کے لوگوں کو منہ لگا کے پچھتائے
ایک درد کی خاطر کتنے درد اپنائے

تھک کے سوگیا سورج شام کے دھندلکوں میں
آج بھی کئی غنچے پھول بن کے مرجھائے

ہم ہنسے تو آنکھوں میں تیرنے لگی شبنم
تم ہنسے تو گلشنِ نے تم پہ پھول برسائے

اس گلی میں کیا کھویا اس گلی میں کیا پایا
تشنہ کام پہنچے تھے تشنہ کام لوٹ آئے

پھر رہی ہیں آنکھوں میں تیرے شہر کی گلیاں
ڈُوبتا ہوا سورج پھیلتے ہوئے سائے

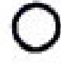
جالبؔ ایک آوارہ الجھنوں کا گہوارہ
کون اس کو سمجھائے کون اس کو سلجھائے

www.freepdfpost.blogspot.com

ہم پہ اس عہدِ کم نگاہی میں
کون سا جورِ ناروا نہ ہوا

اب تو ہم خاک ہو چکے جالبؔ
اب ہمارا کوئی ہوا نہ ہوا

www.freepdfpost.blogspot.com



حسرت رہی کوئی تو یہاں دیدہ ور ملے
لیکن تری گلی میں سبھی کم نظر ملے

ایسے بھی آشنا ہیں نہ دیکھا جنہیں کبھی
نا آشنا تھے وہ بھی جو شام و سحر ملے

شاید اسی لئے ہمیں منزل نہ مل سکی
جتنے بھی ہم کو لوگ ملے راہبر ملے

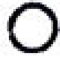
لکھی تھیں جن پہ اپنے جنوں کی حکایتیں
آوارگی میں ایسے بھی کچھ بام و در ملے

کیا کیا نظر نظر میں ہوئی گفتگو نہ پوچھ
مدت کے بعد جب وہ سرِ رہ گزر ملے

ہم کو تو داغِ دل کے سوا کچھ نہ مِل سکا
ان بستیوں میں پیار کسی کو مگر ملے

جالبؔ ہوائے لعل و گہر تھی نہ آج ہے
وہ سنگِ در عزیز ہے وہ سِنگ در ملے

www.freepdfpost.blogspot.com



اس کوئے ملامت پہ ہی موقوف نہیں ہے
ہر شہر میں آوارہ و بدنام رہے ہم

کس شوق سے بڑھتے رہے ہر شخص کی جانب
ہر شخص سے محروم بہر گام رہے ہم

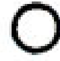
اک عمر رہے منتظر عہدِ بہاراں
اک عمر اسیرِ خلشِ خام رہے ہم

ہم کہہ نہ سکے کھل کے کوئی بات کسی سے
ہر گام پہ لذت کشِ ابہام رہے ہم

کیوں اپنا مقدّر نہ ہوئے عارض و گیسو
اس فکر میں سوزاں سحر و شام رہے ہم

اس پھول کو پانا تو بڑی بات ہے جالبؔ
اس پھول کو چھونے میں بھی ناکام رہے ہم

www.freepdfpost.blogspot.com



تیری آنکھوں کا عجب طُرفہ سماں دیکھا ہے
ایک عالم تری جانب نِگراں دیکھا ہے

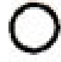
کتنے انوار سمٹ آئے ہیں ان آنکھوں میں
اک تبسّم ترے ہونٹوں پہ رواں دیکھا ہے

ہم کو آوارہ و بے کار سمجھنے والو
تم نے کب اس بُتِ کافر کو جواں دیکھا ہے

صحنِ گلشن میں کہ انجم کی طرب گاہوں میں
تم کو دیکھا ہے کہیں، جانے کہاں دیکھا ہے؟

وہی آوارہ و دیوانہ و آشفتہ مزاج
ہم نے جالبؔ کو سرکوئے بتاں دیکھا ہے

www.freepdfpost.blogspot.com



جی دیکھا ہے مر دیکھا ہے
ہم نے سب کچھ کر دیکھا ہے

برگِ آوارہ کی صورت
رنگِ خشک و تر دیکھا ہے

ٹھنڈی آہیں بھرنے والو
ٹھنڈی آہیں بھر دیکھا ہے

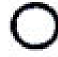
تیری زلفوں کا افسانہ
رات کے ہونٹوں پر دیکھا ہے

اپنے دیوانوں کا عالم
تم نے کب آکر دیکھا ہے

انجمُ کی خاموش فضاء میں
میں نے تمہیں اکثر دیکھا ہے

ہم نے اس بستی میں جالبؔ
جھوٹ کا اونچا سر دیکھا ہے

www.freepdfpost.blogspot.com



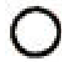
تباہیوں پہ بھی دل کو ذرا ملال نہ تھا
خوشا وہ وہ دَور کہ جب زیست کا خیال نہ تھا

کہاں کہاں مری نظروں کو اک تلاش نہ تھی
کہاں کہاں مرے ہونٹوں پہ اک سوال نہ تھا

تری نگاہ سے کوئی گلہ نہیں اے دوست
تری نگاہ کے قابل ہمارا حال نہ تھا

کہاں گیا وہ زمانہ کہ جب ہمیں جالبؔ
خیالِ دہر نہ تھا فکرِ ماہ وسال نہ تھا

www.freepdfpost.blogspot.com



اُٹھتا ہوا چمن سے دھواں دیکھتے چلو
شاخوں پہ رقصِ برقِ تپاں دیکھتے چلو

لٹتی ہوئی متاعِ بیاں دیکھتے چلو
کٹتی ہوئی وفا کی زباں دیکھتے چلو

ہر سو فروغِ وہم و گماں دیکھتے چلو
مٹتا ہوا یقیں کا نشاں دیکھتے چلو

اپنے سے کچھ کہو نہ پرائے سے کچھ کہو
دل سوز و دل گداز سماں دیکھتے چلو

جلتا ہوا کسی کا نشیمن سرِ چمن
خاطر پہ ہو ہزار گراں دیکھتے چلو

توہینِ اہلِ حُسن کہ تضحیکِ اہلِ شوق
سب کچھ بجرمِ زیست یہاں دیکھتے رہو

ہر چند ناپسند ہو تحسینِ ناشناس
چپ چاپ شعریت کا زیاں دیکھتے چلو

اس شہر تیرگی میں نگاہِ خموش سے
شب دوستوں کو رقص کناں دیکھتے چلو

www.freepdfpost.blogspot.com



اب نہ وہ غزل اپنی اب نہ وہ بیاں اپنا
راکھ ہوگیا جل کر ہر حسیں گماں اپنا

وہ چمن جسے ہم نے خونِ دل سے سینچا تھا
اس پہ حق جتاتی ہیں آج بجلیاں اپنا

بجلیوں نے دنیا کو کچھ سکون تو بخشا
ہم بنائے لیتے ہیں اور آشیاں اپنا

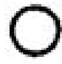
کچھ دنوں رہی تو ہے داستانِ دل رنگین
کچھ دنوں رہا تو ہے کوئی ہم زباں اپنا

اس دیار کی راتیں نغمہ ریز برساتیں
ہر نظر شراب آلوُد ہر نفس جواں اپنا

منزلوں نہیں ملتا کوئی سایۂ دیوار
کس کے پاس جائیں ہم کون ہے یہاں اپنا

سرزمیں دو آبے کی ہم سے چھن گئی جالبؔ
آج تک اسی غم میں دل ہے نوحہ خواں اپنا

www.freepdfpost.blogspot.com

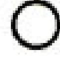


دل ہے اب پہلو میں یوں سہما ہُوا
جیسے کٹیا میں دیا جلتا ہُوا

اب نہ تیرا غم نہ تیری جستجو
زندگی میں کون یوں تنہا ہُوا

پھر رہا ہوں یوں تری گلیوں سے دور
جیسے کوئی راستہ بھولا ہُوا

www.freepdfpost.blogspot.com



جاگنے والو تا بہ سحر خاموش رہو
کل کیا ہوگا کس کو خبر خاموش رہو

کس نے سحَر کے پاؤں میں زنجیریں ڈالیں
ہوجائے گی رات بسر خاموش رہو

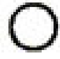
شاید چُپ رہنے میں عزت رہ جائے
چپ ہی بھلی اے اہلِ نظر خاموش رہو

قدم قدم پر پہرے ہیں ان راہوں میں
دارورسن کا ہے یہ نگر خاموش رہو

یوں بھی کہاں بے تابیٔ دل کم ہوتی ہے
یوں بھی کہاں آرام، مگر خاموش رہو

شعر کی باتیں ختم ہوئیں اس عالم میں
کیسا جوشؔ اور کس کا جگرؔ خاموش رہو

www.freepdfpost.blogspot.com



غالبؔ و یگانہؔ سے لوگ بھی تھے جب تنہا
ہم سے طے نہ ہو گی کیا منزلِ ادب تنہا

فکرِ انجمن کس کو کیسی انجمن پیارے
اپنا اپنا غم سب کو سوچیئے تو سب تنہا

سن رکھو زمانے کی کل زباں پر ہو گی
ہم جو بات کرتے ہیں آج زیرِ لب تنہا

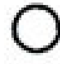
اپنی رہنمائی میں کی ہے زندگی ہم نے
ساتھ کون تھا پہلے ہو گئے جو اب تنہا

مہر و ماہ کی صورت مسکرا کے گزرے ہیں
خاکدانِ تیرہ سے ہم بھی روز و شب تنہا

کتنے لوگ آبیٹھے پاس مہرباں ہو کر
ہم نے خود کو پایا ہے تھوڑی دیر جب تنہا

یاد بھی ہے ساتھ اُن کی اور غمِ زمانہ بھی
زندگی میں اے جالبؔ ہم ہوئے ہیں کب تنہا

www.freepdfpost.blogspot.com



اپنوں نے وہ رنج دیئے ہیں، بیگانے یاد آتے ہیں
دیکھ کے اس بستی کی حالت ویرانے یاد آتے ہیں

اس نگری میں قدم قدم پہ سر کو جھکانا پڑتا ہے
اس نگری میں قدم قدم پر بُت خانے یاد آتے ہیں

آنکھیں پُرنم ہوجاتی ہیں غربت کے صحراؤں میں
جب اُس رم جھم کی وادی کے افسانے یاد آتے ہیں

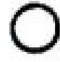
ایسے ایسے درد ملے ہیں نئے دیاروں میں ہم کو
بچھڑے ہوئے کچھ لوگ پرانے یارانے یاد آتے ہیں

جن کے کارن آج ہمارے حال پہ دنیا ہنستی ہے
کتنے ظالم چہرے جانے پہچانے یاد آتے ہیں

یوں نہ لُٹی تھی گلیوں گلیوں دولت اپنے اشکوں کی
روتے ہیں تو ہم کو اپنے غم خانے یاد آتے ہیں

کوئی تو پرچم لے کر نکلے اپنے گریباں کا جالبؔ
چاروں جانب سناٹا ہے دیوانے یاد آتے ہیں

www.freepdfpost.blogspot.com



نہ ڈگمگائے کبھی ہم وفا کے رستے میں
چراغ ہم نے جلائے ہوا کے رستے میں

کسے لگائے گلے اور کہاں کہاں ٹھہرے
ہزار غنچہ و گُل ہیں صبا کے رستے میں

خدا کا نام کوئی لے تو چونک اٹھتے ہیں
ملے ہیں ہم کو وہ رہبر خدا کے رستے میں

کہیں سلاسِلِ تسبیح اور کہیں زُنّار
بچھے ہیں دام بہت مدّعا کے رستے میں

ابھی وہ منزلِ فکر و نظر نہیں آئی
ہے آدمی ابھی جرم و سزا کے رستے میں

ہیں آج بھی وہی دارورسن وہی زنداں
ہر اک نگاہِ رُموز آشنا کے رستے میں

www.freepdfpost.blogspot.com

یہ نفرتوں کی فصیلیں، جہالتوں کے حصار
نہ رہ سکیں گے ہماری صدا کے رستے میں

مٹا سکے نہ کوئی سیلِ انقلاب جنہیں
وہ نقش چھوڑے ہیں ہم نے وفا کے رستے میں

زمانہ ایک سا جالبؔ سدا نہیں رہتا
چلیں گے ہم بھی کبھی سر اُٹھا کے رستے میں

www.freepdfpost.blogspot.com



ویراں ہے میری شام، پریشاں مری نظر
اچھا ہوا کہ تم نہ ہوئے میرے ہم سفر

کوئی صدا نہیں کہ جسے زندگی کہوں
مدّت سے ہے خموش مرے دل کی رہ گزر

لو اب تو شورِ نالہ و فریاد تھم گیا
میرے جنوں پہ ایک زمانے کی تھی نظر

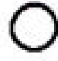
اے میرے ماہتاب کہاں چُھپ گیا ہے تو
تجھ بن بجھے بجھے ہیں محبت کے بام و در

تیرے بغیر کتنی فسردہ ہے بزمِ شعر
اے دوست اب پڑھوں میں غزل کس کو دیکھ کر

میں تیری بے رخی کو بھی سمجھوں گا التفات
پیارے مرے قریب سے اک بار پھر گزر

جالبؔ مجھے تو اُن کے گریبان کی فکر ہے
جو ہنس رہے ہیں میرے گریباں کے چاک پر

www.freepdfpost.blogspot.com



جس کی آنکھیں غزل ہر ادا شعر ہے
وہ مری شاعری ہے مرا شعر ہے

وہ حسیں زلف شب کا فسانہ لئے
وہ بدن نغمگی وہ قبا شعر ہے

وہ تکلّم لہکتی ہوئی چاندنی
وہ تبسم مہکتا ہوا شعر ہے

پھول بھی ہیں بہاریں بھی ہیں گیت بھی
ہم نشیں اس گلی کی فضا شعر ہے

جس سے روشن تھا دل وہ کرن چھن گئی
اپنے جینے کا اب آسرا شعر ہے

اپنے انداز میں بات اپنی کہو
میرؔ کا شعر تو میرؔ کا شعر ہے

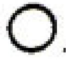
www.freepdfpost.blogspot.com

میں جہانِ ادب میں اکیلا نہیں
ہر قدم پر مراہم نوا شعر ہے

عرش پر خود کو محسوس ہم نے کیا
جب کسی نے کہا واہ کیا شعر ہے

اک قیامت ہے جالبؔ یہ تنقیدِ نوَ
جو سمجھ میں نہ آئے بڑا شعر ہے

www.freepdfpost.blogspot.com



جیون مجھ سے میں جیون سے شرماتا ہوں
مجھ سے آگے جانے والو میں آتا ہوں

جن کی یادوں سے روشن ہیں میری آنکھیں
دل کہتا ہے ان کو بھی میں یاد آتا ہوں

سُر سے سانسوں کا ناتا ہے توڑوں کیسے
تم جلتے ہو کیوں جِیتا ہوں کیوں گاتا ہوں

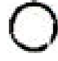
تم اپنے دامن میں ستارے بیٹھ کے ٹانکو
اور میں نئے برن لفظوں کو پہناتا ہوں

جن خوابوں کو دیکھ کے مین نے جینا سیکھا
اُن کے آگے ہر دولت کو ٹھکراتا ہوں

زہر اگلتے ہیں جب مِل کر دنیا والے
میٹھے بولوں کی وادی میں کھو جاتا ہوں

جالبؔ میرے شعر سمجھ میں آجاتے ہیں
اسی لئے کم رُتبہ شاعر کہلاتا ہوں

www.freepdfpost.blogspot.com



ہم کو نظروں سے گرانے والے
ڈھونڈ اب ناز اُٹھانے والے

چھوڑ جائیں گے کچھ ایسی یادیں
روئیں گے ہم کو زمانے والے

رہ گئے نقش ہمارے باقی
مٹ گئے ہم کو مٹانے والے

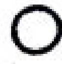
منزلِ گُل کا پتا دیتے ہیں
راہ میں خار بچھانے والے

ان زمینوں پہ گُہر برسیں گے
ایسے کچھ اَبر ہیں چھانے والے

دیکھ وہ صبح کا سورج نکلا
مسکرا اشک بہانے والے

آس میں بیٹھے ہیں جن کی جالبؔ
وہ زمانے بھی ہیں آنے والے

www.freepdfpost.blogspot.com



ناشناسوں کی محفل میں اے نغمہ گر!
فن کو رسوا نہ کر، فن کو رسوا نہ کر

کون اس انجمن میں ہے اہلِ نظر
دولتِ رائیگاں ہے متاعِ ہنر

کتنے بے نور ہیں آفتاب و قمر
گردشِ روز و شب آ گئے ہم کدھر

کتنی ویران ہیں پیار کی بستیاں
نوحہ گر ہے وفا رہگزر رہگزر

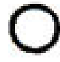
جہل مسند نشیں ہے بصد تمکنت
ہم نشیں کیوں نہ ہو علم کی آنکھ تر

شیخ کی آنکھ میں بھی مروّت نہیں
برہمن بھی محبت سے ہے بے خبر

میں بھی منصور ہوں، میں بھی منصور ہوں
کاٹ دو میرا سر، کاٹ دو میرا سر

دل میں روشن ہے اب تک تری آرزو
اے دیارِ سحر، اے دیارِ سحر

www.freepdfpost.blogspot.com



یہ زندگی، گزار رہے ہیں جو ہم یہاں
یہ زندگی نصیب ہے لوگوں کو کم یہاں

کوشش کے باوجود بھلائے نہ جائیں گے
ہم پر جو دوستوں نے کئے ہیں کرم یہاں

کہنے کو ہم سفر ہیں بہت اس دیار میں
چلتا نہیں ہے ساتھ کوئی دو قدم یہاں

دیوارِ یار ہو کہ شبستانِ شہر یار
دو پل کو بھی کسی کے نہ سائے میں تھم یہاں

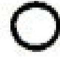
ان بستیوں میں رسمِ وفا ختم ہو چکی
اے چشمِ نم کسی سے نہ کر عرضِ غم یہاں

صد حیف جن کے دم سے پریشاں ہے آدمی
سب کی نگاہ میں ہے وہی محترم یہاں

نظمیں اُداس اُداس فسانے بجھے بجھے
مدّت سے اشکبار ہیں لوح و قلم یہاں

اے ہم نفس یہی تو ہمارا قصور ہے
کرتے ہیں دھڑکنوں کے فسانے رقم یہاں

www.freepdfpost.blogspot.com



آج ہمارے حال پہ ہنس لو شہر کے عزت دارو
کل کو تمہارے حال پہ ہم کو اشک بہانے ہوں گے

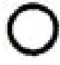
ابھی کہاں تکمیل ہوئی ہے اپنے جنوں کی پیارے
اور ابھی لڑکوں کے ہاتھوں پتھر کھانے ہوں گے

اور ابھی توہینِ محبت قدم قدم پر ہوگی
اور ابھی بے درد جہاں کے ناز اٹھانے ہوں گے

تم تو کسی کو بھولے سے بھی یاد نہیں آؤ گے
آنے والے عہد کے لب پر اپنے فسانے ہوں گے

تم نے بھی تو محفل میں سب راز کی باتیں کہہ دیں
شہروں میں جالبؔ تم سے بھی کم ہی دیوانے ہوں گے

www.freepdfpost.blogspot.com



ترے ماتھے پہ جب تک بل رہا ہے
اجالا آنکھ سے اوجھل رہا ہے

سماتے کیا نظر میں چاند تارے
تصور میں ترا آنچل رہا ہے

تری شانِ تغافل کو خبر کیا
کوئی تیرے لئے بے کل رہا ہے

شکایت ہے غمِ دوراں کو مجھ سے
کہ دل میں کیوں ترا غم پل رہا ہے

تعجب ہے ستم کی آندھیوں میں
چراغِ دل ابھی تک جل رہا ہے

لہو روئیں گی مغرب کی فضائیں
بڑی تیزی سے سورج ڈھل رہا ہے

زمانہ تھک گیا' جالبؔ ہی تنہا
وفا کے راستے پر چل رہا ہے

www.freepdfpost.blogspot.com



کہیں آہ بن کے لب پر ترا نام آ نہ جائے
تجھے بے وفا کہوں میں وہ مقام آ نہ جائے

ذرا زلف کو سنبھالو مرا دل دھڑک رہا ہے
کوئی اور طائرِ دل تہہِ دام آ نہ جائے

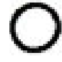
جسے سُن کے ٹوٹ جائے مرا آرزو بھرا دل
تری انجمن سے مجھ کو وہ پیام آ نہ جائے

وہ جو منزلوں پہ لاکر کسی ہم سفر کو لُوٹیں
انہیں رہزنوں میں تیرا کہیں نام آ نہ جائے

اسی فکر میں ہیں غلطاں یہ نظامِ زر کے بندے
جو تمام زندگی ہے وہ نظام آ نہ جائے

یہ مہ و نجوم ہنس لیں مرے آنسوؤں پہ جالبؔ
مرا ماہتاب جب تک لبِ بام آ نہ جائے

www.freepdfpost.blogspot.com



کیسی ہوا گلشن میں چلی
مُرجھائی ایک ایک کلی

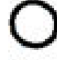
دل کی کہانی کیا کہے
اپنی آگ ہی شمع جلی

اُس لَٹ کا الجھاؤ کیا
ایک بَلا تو سر سے ٹلی

دنیا نے وہ درد دیئے
بھول گئے ہم ان کی گلی

بول کے جالبؔ قدر نہ کھو
اس ماحول میں چُپ ہی بھلی

www.freepdfpost.blogspot.com



نہ وہ ادائے تکلّم نہ احتیاطِ زباں
مگر یہ ضِد کہ ہمیں اہلِ لکھنؤ کہیئے

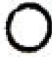
نہ دل میں رقصِ غزل ہے نہ دھڑکنوں کے گیت
اُجڑ گیا ہے جسے شہرِ آرزو کہیئے

کہاں اب اُن کو پکاریں، کہاں گئے وہ لوگ
جنہیں فسونِ طرب موجِ رنگ و بو کہیئے

غزل کی بات جو کرتا ہے کم نظر نقّاد
اسے بھی شیخ کا اندازِ گفتگو کہیئے

ادب کا آپ ہی تنہا نہ ساتھ دیں جالبؔ
کہے جو آپ کو 'تم' آپ اس کو 'تو' کہیئے

www.freepdfpost.blogspot.com



بُھلا بھی دے اُسے جو بات ہوگئی پیارے
نئے چراغ جلا رات ہوگئی پیارے

تری نگاہِ پشیماں کو کیسے دیکھوں گا
کبھی جو تجھ سے ملاقات ہوگئی پیارے

نہ تیری یاد، نہ دنیا کا غم نہ اپنا خیال
عجیب صورتِ حالات ہوگئی پیارے

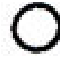
اداس اُداس ہیں شمعیں بجُھے بجھے ساغر
یہ کیسی شامِ خرابات ہوگئی پیارے

کبھی کبھی تیری یادوں کی سانولی رُت میں
بہے جو اشک تو برسات ہوگئی پیارے

وفا کا نام نہ لے گا کوئی زمانے میں
ہم اہلِ دل کو اگر مات ہوگئی پیارے

تمہیں تو ناز بہت دوستوں پہ تھا جالبؔ
الگ تھلگ سے ہو، کیا بات ہوگئی پیارے

www.freepdfpost.blogspot.com



درخت سوکھ گئے رک گئے ندی نالے
یہ کس نگر کو روانہ ہوئے گھروں والے

کہانیاں جو سناتے تھے عہدِ رفتہ کی
نشاں وہ گردشِ ایّام نے مٹا ڈالے

میں شہر شہر پھرا ہوں اسی تمنا میں
کسی کو اپنا کہوں، کوئی مجھ کو اپنا لے

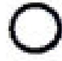
صدا نہ دے کسی مہتاب کو اندھیروں میں
لگا نہ دے یہ زمانہ زبان پر تالے

کوئی کرن ہے یہاں تو کوئی کرن ہے وہاں
دل و نگاہ نے کس درجہ روگ ہیں پالے

ہمیں پہ ان کی نظر ہے ہمیں پہ ان کا کرم
یہ اور بات یہاں اور بھی ہیں دل والے

کچھ اور تجھ پہ کھُلیں گی حقیقتیں جالبؔ
جو ہو سکے تو کسی کا فریب بھی کھالے

www.freepdfpost.blogspot.com



بڑھائیں گے نہ کبھی ربط ہم بہاروں سے
ٹپک رہا ہے لہو اب بھی شاخساروں سے

کہیں تو اپنی محبت پہ حرف آتا ہے
کچھ ایسے داغ بھی ہم کو ملے ہیں یاروں سے

نگاہِ دہر میں ذرّے سہی مگر ہم لوگ
ضیا کی بھیک نہیں مانگتے ستاروں سے

وہ داستاں ہیں کہ دُہرائے گی جسے دنیا
وہ بات ہیں جو سنی جائے گی نگاروں سے

ہمارے نام سے ہے آشنا چمن سارا
سخن کی داد ملی ہے ہمیں ہزاروں سے

فضا نہیں ہے ابھی کھُل کے بات کرنے کی
بدل رہے ہیں زمانے کو ہم اشاروں سے

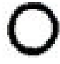
www.freepdfpost.blogspot.com

نہ چھوڑنا کبھی طوفاں میں آس کی پتوار
یہ آ رہی ہے صدا دم بہ دم کناروں سے

جہاں میں آج بھی محفوظ ہیں وہی نغمے
محبتوں میں جو ابھرے ہیں، دل کے تاروں سے

بزرگ بیٹھ کے لکھتے تھے عرش پر جالبؔ
اٹھائی بات مگر ہم نے رہگزاروں سے

www.freepdfpost.blogspot.com



غزلیں تو کہی ہیں کچھ ہم نے ان سے نہ کہا احوال تو کیا
کل مثلِ ستارہ ابھریں گے، ہیں آج اگر پامال تو کیا

جینے کی دعا دینے والے یہ راز تجھے معلوم نہیں
تخلیق کا اک لمحہ ہے بہت، بیکار جیے سو سال تو کیا

سکوں کے عوض جو بِک جائے وہ میری نظر میں حُسن نہیں
اے شمعِ شبستانِ دولت! تو ہے جو پری تمثال تو کیا

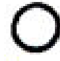
ہر پھول کے لب پر نام مرا چرچا ہے چمن میں عام مرا
شہرت کی یہ دولت کیا کم ہے گر پاس نہیں ہے مال تو کیا

ہم نے جو کیا محسوس کہا جو درد ملا ہنس ہنس کے سہا
بھولے گا نہ مستقبل ہم کو نالاں ہے جو ہم سے حال تو کیا

ہم اہلِ محبت پالیں گے اپنے ہی سہارے منزل کو
یارانِ سیاست نے ہر سُو پھیلائے ہیں رنگیں جال تو کیا

دنیائے ادب میں اے جالبؔ اپنی بھی کوئی پہچان تو ہو
اقبالؔ کا رنگ اڑانے سے تو بن بھی گیا اقبالؔ تو کیا

www.freepdfpost.blogspot.com

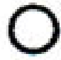


نہ کلیوں میں رنگت نہ پھولوں میں باس
بہار آئی پہنے خزاں کا لباس

گھنی چھاؤں میں دو گھڑی بیٹھ لو
کڑی دھوپ میں جاؤ گے کس کے پاس

ستارو یونہی جگمگاتے رہو
رفیقو' کہیں ٹوٹ جائے نہ آس

www.freepdfpost.blogspot.com

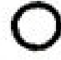


شہر سے بستی سے ویرانے سے دل گھبرا گیا
اے جنوں تیرے ہر افسانے سے دل گھبرا گیا

اِک مکمل خامُشی اِک بیکراں گہرا سکوت
آج صحرا کا بھی دیوانے سے دل گھبرا گیا

پھر گئے جالبؔ نگاہوں میں کئی اُجڑے چمن
موسمِ گل کا خیال آنے سے جی گھبرا گیا

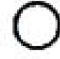
www.freepdfpost.blogspot.com



اُٹھ گیا ہے دلوں سے پیار یہاں
کتنے بے نُور ہیں دیار یہاں

روشنی روشنی، حیات حیات
ہر طرف ہے یہی پُکار یہاں

راستہ کیا سجُھائی دے اے دوست
جہل ہے شمعِ رہگذار یہاں



اجنبی دیاروں میں پھر رہے ہیں آوارہ
اے غمِ جہاں تونے یہ بھی دن دکھائے ہیں

تیرے بام و در سے دُور تیرے رہگزر سے دور
رات کی سیاہی ہے تیرگی کے سائے ہیں

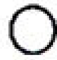
اس نگاہ سے جالبؔ رسم و راہ کی خاطر
ہم نے کم نگاہوں کے ناز بھی اٹھائے ہیں

www.freepdfpost.blogspot.com

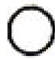
حُسن کا ہم نے کیا چرچا بہت
حُسن کے ہاتھوں ہوئے رسوا بہت

موج نکہت اپنی قسمت میں نہ تھی
دور سے اس پھول کو دیکھا بہت

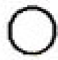
وہ ملا تھا راہ میں اک شام کو
پھر اسے میں نے یہاں ڈھونڈا بہت



میں بھی ہُوں تری طرح سے آوارہ و بیکار
اُڑتے ہوئے پتّے مجھے ہمراہ لئے چل



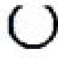
مرا قصور کہ میں ان کے ساتھ چل نہ سکا
وہ تیز گام مرا انتظار کیوں کرتے



کسے خبر تھی ہمیں راہبر ہی لُوٹیں گے
بڑے خلوص سے ہم کارواں کے ساتھ رہے



www.freepdfpost.blogspot.com

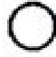


ہم اُن نجوم کی تابش بھی چھین سکتے ہیں
بنا دیا ہے جنہیں فخرِ آسماں ہم نے



ابھی اے دوست ذوقِ شاعری ہے وجہِ رسوائی
تری بستی میں ہم پر اور بھی الزام آئیں گے

اگر اب بھی ہمارا ساتھ تُو اے دل نہیں دے گا
تو ہم اس شہر میں تجھ کو اکیلا چھوڑ جائیں گے



خامشی سے ہزار غم سہنا
کتنا دشوار ہے غزل کہنا

www.freepdfpost.blogspot.com

# شہرِ دہلی

دیارِ داغؔ و بیخودؔ شہرِ دہلی چھوڑ کر تجھ کو
نہ تھا معلوم یوں روئے گا دل شام و سحر تجھ کو

کہاں ملتے ہیں دنیا کو کہاں ملتے ہیں دنیا میں
ہوئے تھے جو عطاء اہلِ سخن اہلِ نظر تجھ کو

تجھے مرکز کہا جاتا تھا دنیا کی نگاہوں کا
محبت کی نظر سے دیکھتے تھے سب نگر تجھ کو

بقولِ میرؔ اوراقِ مصور تھے ترے کوچے
مگر ہائے زمانے کی لگی کیسی نظر تجھ کو

نہ بھولے گا ہماری داستاں تو بھی قیامت تک
دلائیں گے ہماری یاد تیرے رہگزر تجھ کو

جو تیرے غم میں بہتا ہے وہ آنسو رشکِ گوہر ہے
سمجھتے ہیں متاعِ دیدہ و دل دیدہ ور تجھ کو

میں جالبؔ دہلوی کہلا نہیں سکتا زمانے میں
مگر سمجھا ہے میں نے آج تک اپنا ہی گھر تجھ کو

www.freepdfpost.blogspot.com

# لائل پور

لائل پور اک شہر ہے جس میں دل ہے مرا آباد
دھڑکن دھڑکن ساتھ رہے گی اس بستی کی یاد
میٹھے بولوں کی وہ نگری گیتوں کا سنسار
ہنستے بستے ہائے وہ رستے نغمہ ریز دیار
وہ گلیاں' وہ پھول' وہ کلیاں رنگ بھرے بازار
میں نے ان گلیوں' پھولوں' کلیوں سے کیا ہے پیار
برگِ آوارہ میں بکھری ہے جس کی روداد
لائل پور اک شہر ہے جس میں دل ہے مرا آباد
کوئی نہیں تھا کام مجھے پھر بھی تھا کتنا کام
ان گلیوں میں پھرتے رہنا دن کو کرنا شام
گھر گھر میرے شعر کے چرچے گھر گھر میں بدنام
راتوں کو دہلیزوں پر ہی کرلینا آرام

www.freepdfpost.blogspot.com

دُکھ سہنے میں چپ رہنے میں دل تھا کتنا شاد
لائل پور اک شہر ہے جس میں دل ہے مرا آباد

میں نے اس نگری میں رہ کر کیا کیا لکھّے گیت
جن کے کارن لوگوں کے من میں ہے میری پریت
ایک لگن کی بات ہے جیون کیسی ہار اور جیت
سب سے مجھ کو پیار ہے جالبؔ سب ہیں میرے میت

داد تو ان کی یاد ہے مجھ کو بھول گیا بے داد
لائل پور اک شہر ہے جس میں دل ہے مرا آباد

www.freepdfpost.blogspot.com

# متاعِ غیر

آخر کار یہ ساعت بھی قریب آپہنچی
تو مری جان کسی اور کی ہوجائے گی
کل تلک میرا مقدر تھی تری زلف کی شام
کیا تغیر ہے کہ تو غیر کی کہلائے گی
میرے غم خانے میں تو اب نہ کبھی آئے گی

تیری سہمی ہوئی معصوم نگاہوں کی زباں
میری محبوب کوئی اجنبی کیا سمجھے گا
کچھ جو سمجھا بھی تو اس عینِ خوشی کے ہنگام
تیری خاموش نگاہی کو حیا سمجھے گا
تیرے بہتے ہوئے اشکوں کو ادا سمجھے گا

میری دم ساز زمانے سے چلی آتی ہیں
رہنِ غم وقفِ الم سادہ دلوں کی آنکھیں
یہ نیا ظلم نہیں پیار کے متوالوں پر
ہم نے دیکھیں یونہی نم سادہ دلوں کی آنکھیں
اور رولیں کوئی دم سادہ دلوں کی آنکھیں

www.freepdfpost.blogspot.com

# رُخصتی

تو کلی نزہتوں نکہتوں میں پلی
چھوڑ کر شہرِ گُل سوے صحرا چلی

وہ سلگتا دیا تو سحر کی کرن
سوچتا ہوں یہی کیسے بہلے گا من
دھڑکنوں کو سکوں کیسے بخشے گا دھن
لوگ تجھ کو کہیں گے نصیبوں جلی
تو کلی نزہتوں نکہتوں میں پلی
چھوڑ کر شہرِ گل سوئے صحرا چلی
تو جہاں سے گزرتی تھی شام و سحر
اب کہاں کہکشاں وہ حسیں رہ گزر
شامِ غم چھائی ہے دیکھتا ہوں جدھر
کتنی ویران ہے آج تیری گلی
تو کلی نزہتوں نکتہوں میں پلی
چھوڑ کر شہر گل سوئے صحرا چلی

www.freepdfpost.blogspot.com

## رخصتی کا گیت

جب تو جائے گی گھر اپنے
یاد آئیں گے سندر سپنے
دھڑکن لگ جائے گی جپنے
بیتی برساتوں کی مالا
جادوگر راتوں کی مالا

بیٹھے بیٹھے کھو جائے گی
خاموشی کے صحراؤں میں
اک ہلچل سی مچ جائے گی
سہمی سہمی آشاؤں میں

ناتھ آئیں گے پیار جتانے
روٹھی ہوئی رادھا کو منانے
دل کا درد کوئی کیا جانے

www.freepdfpost.blogspot.com

سونے کی دنیا میں رہ کر
پیلی پیلی ہوجائے گی
بھیگی بھیگی سی آنکھوں میں
پل چھن سرسوں لہرائے گی

پیڑوں کی وہ ٹھنڈی چھاؤں
سندر سکھیاں پنگھٹ گاؤں
چھن چھن پائل ننگے پاؤں

www.freepdfpost.blogspot.com

# حسبِ فرمائش

میں تجھے پھول کہوں اور کہوں بھونروں سے
"آؤ اس پھول کا رس چوس کے ناچو جھومو"
میں تجھے شمع کہوں اور کہوں "پروانو!
آؤ اس شمع کے ہونٹوں کو خوشی سے چومو"

میں تری آنکھ کو تشبیہ دوں میخانے سے
اور خود زہر جدائی کا طلب گار رہوں
غیر سوئے تری زلفوں کی گھنی چھاؤں میں
اور میں چاندنی راتوں میں فقط شعر کہوں

مجھ سے یہ تیرے قصیدے نہ لکھے جائیں گے
مجھ سے تیرے لئے غزلیں نہ کہی جائیں گی
یاد میں تیری میں سُلگا نہ سکوں گا آنکھیں
سختیاں درد کی مجھ سے نہ سہی جائیں گی

www.freepdfpost.blogspot.com

شہر میں ایسے مصوّر ہیں جو سِکّوں کے عوض
حسن میں لیلیٰ و عذرا سے بڑھا دیں گے تجھے
طول دے کر تری زلفوں کو شب غم کی طرح

فن کے اعجاز سے ناگن سی بنا دیں گے تجھے

تجھ کو شہرت کی ضرورت ہے محبت کی مجھے
اے حسینہ تری منزل مری منزل میں نہیں
ناچ گھر تیری نگاہوں میں ہیں رقصاں لیکن
اس تعیش کی تمنائیں مرے دل میں نہیں

دیکھ کے غیر کے پہلو میں تجھے رقص کناں
بھیگ جاتی ہے مری آنکھ سرشکِ غم سے
مجھ کو برسوں کی غلامی کا خیال آتا ہے
جس نے اندازِ وفا چھین لیا ہے ہم سے

مجھ کو بھونرا نہ سمجھ، مجھ کو پتنگا نہ سمجھ
مجھ کو انسان سمجھ میری صداقت سے نہ کھیل
تیری تفریح کا سامان نہ بنوں گا ہرگز
میری دنیا ہے یہی میری محبت سے نہ کھیل

www.freepdfpost.blogspot.com

# کافی ہاؤس

دن بھر کافی ہاؤس میں بیٹھے کچھ دُبلے پتلے نقّاد
بحث یہی کرتے رہتے ہیں ست ادب کی ہے رفتار
صرف ادب کے غم میں غلطاں چلنے پھرنے سے لاچار
چہروں سے ظاہر ہوتا ہے جیسے برسوں کے بیمار

اردو ادب میں ڈھائی ہیں شاعر میرؔ و غالبؔ آدھا جوشؔ
یا اک آدھ کسی کا مصرعہ یا اقبالؔ کے چند اشعار.
یا پھر نظم ہے اک چوہے پر حامد مدنیؔ کا شہکار
کوئی نہیں ہے اچھا شاعر کوئی نہیں افسانہ نگار

منٹو کرشنؔ ندیمؔ اور بیدیؔ ان میں جان تو ہے لیکن
عیب یہ ہے ان کے ہاتھوں میں کند زباں کی ہے تلوار
عالیؔ افسر، انشاؔ بابو، ناصرؔ میرؔ کے برخوردار
فیضؔ نے جواب تک لکھا ہے، کیا لکھا ہے سب بیکار

ان کو ادب کی صحت کا غم مجھ کو ان کی صحت کا
یہ بے چارے دکھ کے مارے جینے سے ہیں کیوں بیزار
حسن سے وحشت عشق سے نفرت اپنی ہی صورت سے پیار
خندۂ گل پر ایک تبسم گریہ شبنم سے انکار

www.freepdfpost.blogspot.com

## نئی پود

ریستوراں میں بیٹھو اور کانٹے سے کھانا کھاؤ
الجھے الجھے شعر کہو ذہنوں کو خوب الجھاؤ
میر کے مصرعے آگے رکھ کر غزلیں کہتے جاؤ
خود کو پورا میرؔ کو آدھا ہی شاعر بتلاؤ
اور پھر نئی پود کہلاؤ

ٹیبل پر جو بات کرو بس لکھتے جاؤ یارو
اور پھر اس کو ماہِ نو کے ماتھے پر دے مارو
سب تم کو فن کار کہیں تم روپ کچھ ایسا دھارو
مکتب کے لڑکوں کو اپنی نظمیں یاد کراؤ
اور پھر نئی پود کہلاؤ

www.freepdfpost.blogspot.com

## ارباب ذوق

گھر سے نکلے کار میں بیٹھے، کار سے نکلے دفتر پہنچے
دن بھر دفتر کوٹر خایا
شام کو جب اندھیارا چھایا
محفل میں ساغر چھلکایا
پھول پھول بھونرا لہرایا رات کے ایک بجے گھر پہنچے
گھر سے نکلے کار میں بیٹھے کار سے نکلے دفتر پہنچے

غالب سے ہے ان کو رغبت
میر سے بھی کرتے ہیں اُلفت
اور تخلص بھی ہے عظمت
گھر اقبال کے کھانے دعوت چھوٹی عمر میں اکثر پہنچے
گھر سے نکلے کار میں بیٹھے کار سے نکلے دفتر پہنچے

www.freepdfpost.blogspot.com

حلقے میں اتوار منایا

ان کا ہے انداز پرانا
نئی ادائیں نیا زمانہ
منٹو کا سننے افسانا اکثر پہنے نیکر پہنچے
گھر سے نکلے کار میں بیٹھے کار سے نکلے دفتر پہنچے

ناک پہ چشمہ سا اٹکائے
گردن میں ٹائی لٹکائے
انگلش لٹریچر کو کھائے
اردو لٹریچر پر ہائے کالج دینے لیکچر پہنچے
گھر سے نکلے کار میں بیٹھے' کار سے نکلے دفتر پہنچے

www.freepdfpost.blogspot.com

## روئے بھگت کبیر

پوچھ نہ کیا لاہور میں دیکھا ہم نے میاں نظیر
پہنیں سوٹ انگریزی بولیں اور کہلائیں میر
چودھریوں کی مٹھی میں ہے شاعر کی تقدیر
روئے بھگت کبیر

اک دوجے کو جاہل سمجھیں نٹ کھٹ بدھی وان
میٹرو میں جو چائے پلائے بس وہ باپ سمان
سب سے اچھا شاعر وہ ہے جس کا یار مدیر
روئے بھگت کبیر

سڑکوں پر بھوکے پھرتے ہیں شاعر موسیقار
ایکٹرسوں کے باپ لئے پھرتے ہیں موٹر کار
فلم نگر تک آپہنچے ہیں سیّد پیر فقیر
روئے بھگت کبیر

لال دین کی کوٹھی دیکھی رنگ بھی جس کا لال
شہر میں رہ کر خوب اڑائے دہقانوں کا مال
اور کہے اجداد نے بخشی مجھ کو یہ جاگیر
روئے بھگت کبیر

www.freepdfpost.blogspot.com

جس کو دیکھو لیڈر ہے اور جس سے ملو وکیل
کسی طرح بھرتا ہی نہیں ہے پیٹ ہے، ان کا جھیل
مجبوراً سننا پڑتی ہے ان سب کی تقریر

روئے بھگت کبیر

محفل سے جو اٹھ کر جائے کہلائے وہ بور
اپنی مسجد کی تعریفیں باقی جونتے چور
اپنا جھنگ بھلا ہے پیارے جہاں ہماری ہیر

روئے بھگت کبیر

www.freepdfpost.blogspot.com

## بھئے کبیر اُداس

اک پٹڑی پر سردی میں اپنی تقدیر کو روئے
دوجا زلفوں کی چھاؤں میں سکھ کی سیج پہ سوئے
راج سنگھاسن پر اک بیٹھا اور اک اس کا داس
بھئے کبیر اداس

اونچے اونچے ایوانوں میں مورکھ حکم چلائیں
قدم قدم پر اس نگری میں پنڈت دھکّے کھائیں
دھرتی پر بھگوان بنے ہیں دھن ہے جن کے پاس
بھئے کبیر اداس

گیت لکھائیں پیسے نا دیں فلم نگر کے لوگ
ان کے گھر باجے شہنائی لیکھک کے گھر سوگ
گائک سُر میں کیونکر گائے کیوں نا کاٹے گھاس
بھئے کبیر اداس

کل تک تھا جو حال ہمارا حال وہی ہے آج
جالبؔ اپنے دیس میں سُکھ کا کال وہی ہے آج
پھر بھی موچی گیٹ پہ لیڈر روز کریں بکواس
بھئے کبیر اُداس

www.freepdfpost.blogspot.com

# یہ وزیرانِ کرام

کوئی ممنون فرنگی، کوئی ڈالر کا غلام
دھڑکنیں محکوم ان کی لب پہ آزادی کا نام
ان کو کیا معلوم کس حالت میں رہتے ہیں عوام
یہ وزیران کرام

ان کو فرصت ہے بہت اونچے امیروں کے لئے
ان کے ٹیلیفون قائم ہیں سفیروں کے لئے
وقت ان کے پاس کب ہے ہم فقیروں کے لئے
چھو نہیں سکتے انہیں ہم، ان کا اونچا ہے مقام
یہ وزیران کرام

صبح چائے ہے یہاں تو شام کھانا ہے وہاں
کیوں نہ ہوں مغرور چلتی ہے میاں ان کی دکاں
جب یہ چاہیں ریڈیو پر جھاڑ سکتے ہیں بیاں
ہم ہیں پیدل، کار پر یہ کس طرح ہوں ہم کلام
یہ وزیران کرام

www.freepdfpost.blogspot.com

قوم کی خاطر اسمبلی میں یہ مرجاتے بھی ہیں
قوت بازو سے اپنی بات منواتے بھی ہیں
گالیاں دیتے بھی ہیں اور گالیاں کھاتے بھی ہیں
یہ وطن کی آبرو ہیں' کیجئے ان کو سلام

یہ وزیران کرام

ان کی محبوبہ وزارت داشتائیں کرسیاں
جان جاتی ہے تو جائے پر نہ جائیں کرسیاں
دیکھیے یہ کب تلک یوں ہی چلائیں کرسیاں
عارضی ان کی حکومت عارضی ان کا قیام

یہ وزیران کرام

www.freepdfpost.blogspot.com

# مشاعِرہ

ابھی جو پاس سے گزری ہے خاک اڑاتی ہوئی
یہی وہ کار تھی جس میں وہ لوگ آئے تھے
حضور آپ ہی جالبؔ ہیں' آپ کی خاطر
تمام شہر میں دیوانہ وار گھومے ہیں
کسی طرح سے کہیں آپ کا سُراغ ملے
حضور ہم نے بگولوں کے پاؤں چومے ہیں
ابھی جو پاس سے گزری ہے خاک اڑاتی ہوئی
مشاعرے میں اسی کار سے گیا تھا میں

www.freepdfpost.blogspot.com

# ہم دیکھتے ہیں

21 جون 1958ء کو لاہور میں نابیناؤں کی امدادی انجمن کے مشاعرے میں پڑھی گئی

وہی عالم ہے جو تم دیکھتے ہو
نہیں کچھ مختلف عالم ہمارا
جلائے ہم نے پلکوں پر دیئے بھی
نہ چمکا پھر بھی قسمت کا ستارا
وہی ہے وقت کا بے نور دھارا

وہی سر پر مسلّط ہے شبِ غم
اندھیرے ہر طرف چھائے ہوئے ہیں
نہیں ملتی خوشی کی اک کرن بھی
مہ و خورشید گہنائے ہوئے ہیں
یہ کس بستی میں ہم آئے ہوئے ہیں

www.freepdfpost.blogspot.com

شکایت ہے تمہیں آنکھوں سے اپنی
یہاں آنکھیں کہاں روشن رفیقو
کلی کی آنکھ نم، روتی ہے شبنم
سلگتے ہیں گلوں کے تن رفیقو
نظر آتے ہیں گلشن بَن رفیقو

جنہیں ہم شعر میں کہتے ہیں جادو
اُن آنکھوں کو یہاں نم دیکھتے ہیں
لبوں پر آہ اور زلفیں پریشاں
غزل کو وقف ماتم دیکھتے ہیں
ستم کیا کم ہے یہ ہم دیکھتے ہیں

www.freepdfpost.blogspot.com

# احمد ریاض کی یاد میں

پہلے ہی اپنا کون تھا اے دوست
اب جو تو ہوگیا جُدا اے دوست

ساتھ کس نے دیا کسی کا یہاں
ساری دنیا ہے بے وفا اے دوست

تو جلا شمع کی طرح سرِ بزم
نور تھا تیرا ہم نوا اے دوست

کتنی خوش بخت ہے زمیں وہ بھی
اب جو دے گی ترا پتا اے دوست

یہ زمانہ ہے شعر کا دشمن
اس زمانے کا کیا گِلا اے دوست

صبح آئے گی لے کے وہ خورشید
جس پہ تو ہوگیا فدا اے دوست

www.freepdfpost.blogspot.com

## شہرِ ظلمات کو ثبات نہیں

اے نظامِ کہن کے فرزندو
اے شبِ تار کے جگر بندو

یہ شبِ تار جاوداں تو نہیں
یہ شبِ تار جانے والی ہے
تابکے تیرگی کے افسانے
صبحِ نو مسکرانے والی ہے

اے شبِ تار کے جگر گوشو
اے سحر دشمنو ستم کوشو

صبح کا آفتاب چمکے گا
ٹوٹ جائے گا جہل کا جادو
پھیل جائے گی ان دیاروں میں
علم و دانش کی روشنی ہر سُو

www.freepdfpost.blogspot.com

اے شبِ تار کے نگہبانو
شمعِ عہدِ زیاں کے پروانو
شہرِ ظلمات کے ثنا خوانو

شہرِ ظلمات کو ثبات نہیں
اور کچھ دیر صبح پر ہنس لو
اور کچھ دیر — کوئی بات نہیں

www.freepdfpost.blogspot.com

# مستقبل

تیرے لئے میں کیا کیا صدمے سہتا ہوں
سنگینوں کے راج میں بھی سچ کہتا ہوں
میری راہ میں مصلحتوں کے پھول بھی ہیں
تیری خاطر کانٹے چنتا رہتا ہوں
تو آئے گا، اسی آس پر جھوم رہا ہے دل
دیکھ اے مستقبل

اک اک کر کے سارے ساتھی چھوڑ گئے
مجھ سے میرے رہبر بھی منہ موڑ گئے
سوچتا ہوں بے کار گِلہ ہے غیروں کا
اپنے ہی جب پیار کا ناتا توڑ گئے
تیرے بھی دشمن ہیں میرے خوابوں کے قاتل
دیکھ اے مستقبل

جہل کے آگے سر نہ جھکایا میں نے کبھی
سِفلوں کو اپنا نہ بنایا میں نے کبھی
دولت اور عہدوں کے بل پر جو اینٹھیں
ان لوگوں کو منہ نہ لگایا میں نے کبھی
میں نے چور کہا چوروں کو کھل کے سرِ محفل
دیکھ اے مستقبل

www.freepdfpost.blogspot.com

زلف کی بات کیے جاتے ہیں
دن کو یوں رات کیے جاتے ہیں
چند آنسو ہیں، انہیں بھی جالبؔ
نذرِ حالات کیے جاتے ہیں

www.freepdfpost.blogspot.com

## نام کیا لوں

ایک عورت جو میرے لئے مُدّتوں
شمع کی طرح آنسو بہاتی رہی
میری خاطر زمانے سے منہ موڑ کر
میرے ہی پیار کے گیت گاتی رہی
میرے غم کو مقدّر بنائے ہوئے
مسکراتی رہی

اس کے غم کی کبھی میں نے پروا نہ کی
اس نے ہر حال میں نام میرا لیا
چھین کر اس کے ہونٹوں کی میں نے ہنسی
تیری دہلیز پر اپنا سر رکھ دیا
تونے میری طرح میرا دل توڑ کر
مجھ پہ احساں کیا

www.freepdfpost.blogspot.com

# یُوری گیگرین

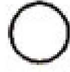
موت کے بیاباں سے زندگی گزر آئی
ظلمتوں کے صحرا میں روشنی نظر آئی

آدمی کی راہوں میں گرد ہیں مہ و انجم
ماورائے امکاں سے ہم کو یہ خبر آئی

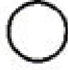
صبح و شام لرزاں تھے سامنے نگاہوں کے
اہلِ دل کی منزل میں وہ بھی رہ گزر آئی

جب سے دکھ زمانے کے ہمسفر بنائے ہیں
چھب مرے خیالوں کی اور بھی نکھر آئی

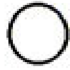
www.freepdfpost.blogspot.com



مری نگاہ سے وہ دیکھتے رہے ہیں مجھے
رہا ہوں میں بھی کبھی اس نگاہ کا معیار
یہاں نہ تلخ نوائی سے کام لو جالبؔ
رہینِ درد نہیں ہیں بستیاں یہ دیار

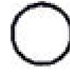


اشک آنکھوں میں اب ہیں آئے سے
بات چھپتی نہیں چھپائے سے
اپنی باتیں کہیں تو کس سے کہیں
سب یہاں لوگ ہیں پرائے سے

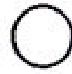


نت نئے شہر نت نئی دُنیا
ہم کو آوارگی سے پیار رہا
ان کے آنے کے بعد بھی جالبؔ
دیر تک ان کا انتظار رہا

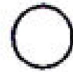
www.freepdfpost.blogspot.com



کوچۂ صبح میں جا پہنچے ہم
صورت موجِ صبا پہنچے ہم
نزہتِ گل کا پیام آیا تھا
لاکھ تھے آبلہ پا، پہنچے ہم

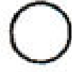


تیری بستی میں جدھر سے گزرے
ہائے کیا لوگ نظر سے گزرے
کتنی یادوں نے ہمیں تھام لیا
ہم جو اُس راہ گزر سے گزرے

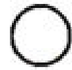


سو گئے انجمِ شب یاد نہ آ
اے مری جانِ طرب یاد نہ آ
مری پتھرائی ہوئی آنکھوں میں
کوئی آنسو نہیں اب یاد نہ آ

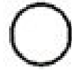
www.freepdfpost.blogspot.com



ڈوب جائے گا آج بھی خورشید
آج بھی تم نظر نہ آؤ گے
بیت جائے گی اس طرح ہر شام
زندگی بھر ہمیں رُلاؤ گے

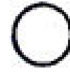


غم کے سانچے میں ڈھل سکو تو چلو
تم مرے ساتھ چل سکو تو چلو
دور تک تیرگی میں چلنا ہے
صورتِ شمع جل سکو تو چلو

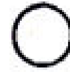


دوستو مشورے نہ دو ہم کو
مشوروں سے دماغ جلتا ہے
یہ کسی نے غلط کہا تم سے
ان کھلونوں سے جی بہلتا ہے

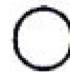
www.freepdfpost.blogspot.com



جہاں آساں تھا دن کو رات کرنا
وہ گلیاں ہو گئی ہیں ایک سپنا
اب ان کی یاد ہے پلکوں پہ روشن
اب ان کو کہہ نہیں سکتے ہم اپنا

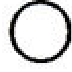


سبزہ زاروں میں گزر تھا اپنا
مست و شاداب نگر تھا اپنا
جب اٹھاتا ہے کوئی محفل سے
یاد آتا ہے کہ گھر تھا اپنا

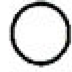


تجھے پایا کہ تجھ کو کھو دیا ہے
یہ اکثر سوچ کر دل رو دیا ہے
ہمارا داغِ دل جائے نہ جائے
ترا دامن تو ہم نے دھو دیا ہے

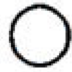
www.freepdfpost.blogspot.com



دیارِ سبزہ و گُل سے نکل کر
دل و جاں نذرِ صحرا ہوگئے ہیں
کہاں وہ چاند سی ہنستی جبینیں
گھنی تاریکیوں میں کھو گئے ہیں



مدتیں ہوگئیں خطا کرتے
شرم آتی ہے اب دعا کرتے
چاند تارے بھی ان کا اے جالبؔ
تھرتھراتے ہیں سامنا کرتے



رنگ و بوئے گلاب کہہ لوں گا
موجِ جامِ شراب کہہ لوں گا
لوگ کہتے ہیں تیرا نام نہ لوں
میں تجھے ماہتاب کہہ لوں گا

www.freepdfpost.blogspot.com

## دستور

دیپ جس کا محلات ہی میں جلے
چند لوگوں کی خوشیوں کو لے کر چلے
وہ جو سائے میں ہر مصلحت کے پلے
ایسے دستور کو صبحِ بے نور کو
میں نہیں مانتا، میں نہیں مانتا

میں بھی خائف نہیں تختہ دار سے
میں بھی منصور ہوں کہہ دو اغیار سے
کیوں ڈراتے ہو زنداں کی دیوار سے
ظلم کی بات کو، جہل کی رات کو
میں نہیں مانتا، میں نہیں مانتا

www.freepdfpost.blogspot.com

پھول شاخوں پہ کھلنے لگے، تم کہو
جام رندوں کو ملنے لگے، تم کہو
چاک سینوں کے سلنے لگے، تم کہو
اِس کھُلے جھوٹ کو، ذہن کی لوٹ کو
میں نہیں مانتا، میں نہیں مانتا

تم نے لُوٹا ہے صدیوں ہمارا سکوں
اب نہ ہم پر چلے گا تمہارا افسوں
چارہ گر میں تمہیں کس طرح سے کہوں
تم نہیں چارہ گر، کوئی مانے، مگر
میں نہیں مانتا، میں نہیں مانتا

www.freepdfpost.blogspot.com

# جمہوریت

دس کروڑ انسانو!
زندگی سے بیگانو!

صرف چند لوگوں نے حق تمہارا چھینا ہے
خاک ایسے جینے پر یہ بھی کوئی جینا ہے
بے شعور بھی تم کو بے شعور کہتے ہیں
سوچتا ہوں یہ ناداں کِس ہوا میں رہتے ہیں
اور یہ قصیدہ گو فِکر ہے یہی جن کو
ہاتھ میں علَم لے کر تم نہ اُٹھ سکو لوگو
کب تلک یہ خاموشی چلتے پھرتے زندانو
دس کروڑ انسانو!

یہ ملیں یہ جاگیریں کس کا خون پیتی ہیں
بیرکوں میں یہ فوجیں کس کے بل پہ جیتی ہیں
کس کی محنتوں کا پھل داشتائیں کھاتی ہیں
جھونپڑوں سے رونے کی کیوں صدائیں آتی ہیں
جب شباب پر آکر کھیت لہلہاتا ہے
کس کے نین روتے ہیں کون مُسکراتا ہے
کاش تم کبھی سمجھو کاش تم کبھی جانو
دس کروڑ انسانو!

www.freepdfpost.blogspot.com

علم و فن کے رستے میں — لاٹھیوں کی یہ باڑیں
کالجوں کے لڑکوں پر — گولیوں کی بوچھاڑیں
یہ کرائے کے غنڈے — یادگارِ شب دیکھو
کس قدر بھیانک ہے — ظلم کا یہ ڈھب دیکھو
رقصِ آتش و آہن — دیکھتے ہی جاؤ گے
دیکھتے ہی جاؤ گے — ہوش میں نہ آؤ گے
اے خموش طوفانو!
دس کروڑ انسانو!
سینکڑوں حسن ناصرؔ — ہیں شکار نفرت کے
صبح و شام لٹتے ہیں — قافلے محبت کے
جب سے کالے باغوں نے — آدمی کو گھیرا ہے
مشعلیں کرو روشن — دور تک اندھیرا ہے
میرے دیس کی دھرتی — پیار کو ترستی ہے
پتھروں کی بارش ہی — اس پہ کیوں برستی ہے
مُلک کو بچاؤ بھی — ملک کے نگہبانو
دس کروڑ انسانو!

www.freepdfpost.blogspot.com

بولنے پہ پابندی سوچنے پہ تعزیریں
پاؤں میں غلامی کی آج بھی ہیں زنجیریں
آج حرفِ آخر ہے بات چند لوگوں کی
دن ہے چند لوگوں کا رات چند لوگوں کی
اُٹھ کے درد مندوں کے صبح و شام بدلو بھی
جس میں تم نہیں شامل وہ نظام بدلو بھی
دوستوں کو پہچانو دشمنوں کو پہچانو
دس کروڑ انسانو!

www.freepdfpost.blogspot.com

# اپنی جنگ رہے گی

جب تک چند لٹیرے اِس دھرتی کو گھیرے ہیں
اپنی جنگ رہے گی
اہلِ ہوس نے جب تک اپنے دام بکھیرے ہیں
اپنی جنگ رہے گی
مغرب کے چہرے پر یارو اپنے خون کی لالی ہے
لیکن اب اس کے سورج کی ناؤ ڈوبنے والی ہے
مشرق کی تقدیر میں جب تک غم کے اندھیرے ہیں
اپنی جنگ رہے گی
ظلم کہیں بھی ہو ہم اس کا سر خم کرتے جائیں گے
محلوں میں اب اپنے لہو کے دیئے نہ جلنے پائیں گے
کٹیاؤں سے جب تک صبحوں نے منہ پھیرے ہیں
اپنی جنگ رہے گی
جان لیا اے اہلِ کرم تم ٹولی ہو عیاّروں کی
دست نِگر کیوں بنکے رہے یہ بستی ہے خودداروں کی
ڈوبے ہوئے دُکھ درد میں جب تک سانجھ سویرے ہیں
اپنی جنگ رہے گی

www.freepdfpost.blogspot.com

# بھیک نہ مانگو

پاکستان کی غیرت کے رکھوالو
بھیک نہ مانگو
توڑ کے اس کشکول کو آدھی کھالو
بھیک نہ مانگو
اپنے بل پر چلنا کب سیکھو گے
طوفانوں میں پلنا کب سیکھو گے
یہ کہنہ تقدیر کا شکوہ کب تک
اس کو آپ بدلنا کب سیکھو گے
خود اپنی بگڑی تقدیر بنالو
بھیک نہ مانگو
یہ جو راہ میں کالے باغ کھڑے ہیں
کب یہ آزادی کی جنگ لڑے ہیں
جن کا آزادی میں خون ہے شامل
جب تک جیلوں میں وہ لوگ پڑے ہیں
وقت کٹھن ہے دیس کی آن بچالو
بھیک نہ مانگو

www.freepdfpost.blogspot.com

انگریزوں کے پٹھو کہلاؤنا
امریکہ کے تلوے سہلاؤنا
آج تلک ان کے دھوکے کھائے ہیں
اور مگر ان کے دھوکے کھاؤنا
آزادی کے سر پہ خاک نہ ڈالو
بھیک نہ مانگو

www.freepdfpost.blogspot.com

# بیس گھرانے

بیس گھرانے ہیں آباد
اور کروڑوں ہیں ناشاد
صدر ایوب زندہ باد

آج بھی ہم پر جاری ہے
کالی صدیوں کی بیداد
صدر ایوب زندہ باد

بیس روپیہ من آٹا
اس پر بھی ہے سناٹا
گوہر، سہگل، آدم جی
بنے ہیں برلا اور ٹاٹا

www.freepdfpost.blogspot.com

ملک کے دشمن کہلاتے ہیں
جب ہم کرتے ہیں فریاد

صدر ایوب زندہ باد

لائسنسوں کا موسم ہے
کنونشن کو کیا غم ہے
آج حکومت کے در پر
ہر شاہیں کا سر خم ہے
درسِ خودی دینے والوں کو
بھول گئی اقبال کی یاد

صدر ایوب زندہ باد

عام ہوئی غنڈہ گردی
چپ ہیں سپاہی باوردی
شمعِ نوائے اہلِ سخن
کالے باغ نے گُل کردی
اہلِ قفس کی قید بڑھا کر
کم کرلی اپنی میعاد

صدر ایوب زندہ باد

www.freepdfpost.blogspot.com

یہ میثاقِ استنبول
کیا کھولوں میں اس کا پول
بجتا رہے گا محلوں میں
کب تک یہ بے ہنگم ڈھول
سارے عرب ناراض ہوئے ہیں
سیٹو اور سنٹو ہیں شاد

صدر ایوب زندہ باد

گلی گلی میں جنگ ہوئی
خلقت دیکھ کے دنگ ہوئی
اہل نظر کی ہر بستی
جہل کے ہاتھوں تنگ ہوئی
وہ دستور ہمیں بخشا ہے
نفرت ہے جس کی بنیاد

صدر ایوب زندہ باد

www.freepdfpost.blogspot.com

# مشیر

میں نے اُس سے یہ کہا

یہ جو دس کروڑ ہیں
جہل کا نچوڑ ہیں
ان کی فکر سو گئی
ہر امید کی کرن
ظلمتوں میں کھو گئی
یہ خبر درست ہے
ان کی موت ہوگئی
بے شعور لوگ ہیں
زندگی کا روگ ہیں

www.freepdfpost.blogspot.com

اور تیرے پاس ہے
ان کے درد کی دوا
میں نے اُس سے یہ کہا
تو خدا کا نور ہے
عقل ہے شعور ہے
قوم تیرے ساتھ ہے
تیرے ہی وجود سے
ملک کی نجات ہے
تو ہے مہرِ صبحِ نو
تیرے بعد رات ہے
بولتے جو چند ہیں
سب یہ شرپسند ہیں
ان کی کھینچ لے زباں
ان کا گھونٹ دے گلا
میں نے اُس سے یہ کہا

www.freepdfpost.blogspot.com

جن کو تھا زباں پہ ناز
چُپ ہیں وہ زباں دراز
چَین ہے سماج میں
بے مثال فرق ہے
کل میں اور آج میں
اپنے خرچ پر ہیں قید
لوگ تیرے راج میں
آدمی ہے وہ بڑا
در پہ جو رہے پڑا
جو پناہ مانگ لے
اُس کی بخشش دے خطا

میں نے اُس سے یہ کہا

ہر وزیر ہر سفیر
بے نظیر ہے مشیر
واہ کیا جواب ہے
تیرے ذہن کی قسم
خوب انتخاب ہے
جاگتی ہے افسری

www.freepdfpost.blogspot.com

قوم محوِ خواب ہے
یہ ترا وزیر خاں
دے رہا ہے جو بیاں
پڑھ کے ان کو ہر کوئی
کہہ رہا ہے مرحبا
میں نے اُس سے یہ کہا

چین اپنا یار ہے
اس پہ جاں نثار ہے
پر وہاں ہے جو نظام
اس طرف نہ جائیو
اس کو دُور سے سلام
دس کروڑ یہ گدھے
جن کا نام ہے عوام
کیا بنیں گے حکمراں
تُو "یقیں" ہے یہ "گماں"
اپنی تو دُعا ہے یہ
صدر تو رہے سدا
میں نے اُس سے یہ کہا

www.freepdfpost.blogspot.com

# وطن کو کچھ نہیں خطرہ

وطن کو کچھ نہیں خطرہ نظامِ زر ہے خطرے میں
حقیقت میں جو رہزن ہے وہی رہبر ہے خطرے میں

جو بیٹھا ہے صفِ ماتم بچھائے مرگِ ظلمت پر
وہ نوحہ گر ہے خطرے میں، وہ دانشور ہے خطرے میں

اگر تشویش لاحق ہے تو سلطانوں کو لاحق ہے
نہ تیرا گھر ہے خطرے میں نہ میرا گھر ہے خطرے میں

جہاں اقبالؔ بھی نذرِ خطِ تنسیخ ہو جالبؔ
وہاں تجھ کو شکایت ہے ترا جوہر ہے خطرے میں

www.freepdfpost.blogspot.com

تم سے امیدِ خیر لا حاصل
بے ضمیری جسے گوارا ہو
بس وہی ہم سفر تمہارا ہو

ضبط کرتے ہو روز تم اخبار
یہ ہے آزادئ لبِ اظہار

مفلس و اہلِ دانش و زردار
آج ہیں تم سے سب کے سب بیزار

سچ نہ بولا نہ بول سکتے ہو
جانے کیا کیا جنوں میں بکتے ہو

تالیاں قہقہے کرو تقریر
کوئی کچھ بھی کہے کرو تقریر

ملک کٹتا رہے کرو تقریر
خون بہتا بہے کرو تقریر

سب ہیں خوشحال ہاتھ اٹھواؤ
یوں تماشا جہاں کو دکھلاؤ

www.freepdfpost.blogspot.com

دل تمہارے ہیں نفرتوں سے بھرے
کون اب تم پہ اعتبار کرے

جو بھی تم سے ملائے ہاتھ ڈرے
مرگئے اچھے لوگ تم نہ مرے

قاتلو اب خدا سے کچھ تو ڈرو
باقی ماندہ وطن پہ رحم کرو

www.freepdfpost.blogspot.com

# قصّہ خوانی کے شہیدوں کی نذر

گولیاں تم پہ چلانے والے اب تک زندہ ہیں
قصّہ خوانی کے شہیدو، تم سے ہم شرمندہ ہیں

ہے خزاں کی دسترس میں صحنِ گلشن آج بھی
اور کانٹوں سے بھرا ہے اپنا دامن آج بھی
کل بھی تھے جو صاحبِ اقبال چشمِ غیر سے
اُن کی قسمت کے ستارے آج بھی تابندہ ہیں
قصّہ خوانی کے شہیدو تم سے ہم شرمندہ ہیں

سر نہیں تم نے جُھکایا، اپنا سر کٹوالیا
جان دے دی اور حیاتِ جاوداں کو پالیا
ہم غلاموں کی بھی کوئی زندگی ہے دہر میں
نقش جو چھوڑے ہیں تم نے بس وہی پائندہ ہیں
قصہ خوانی کے شہیدو تم سے ہم شرمندہ ہیں

www.freepdfpost.blogspot.com

## کراچی میں جب صاحبِ جاہ نے جھونپڑے جلائے

نشیمنوں کو جلا کر کیا چراغاں خوب
سنوارتے ہیں یونہی چہرۂ گلستاں خوب

کھلا کے شاخِ دل و جاں پہ پھول زخموں کے
مسرّتوں کو کیا آپ نے نمایاں خوب

لہو اُچھال کے اہلِ وفا کا راہوں میں
قدم قدم پہ کیا پاسِ دلفگاراں خوب

مچی ہے چاروں طرف آپ کے کرم کی دھوم
نبھائے آپ نے الفت کے عہد و پیماں خوب

ہر ایک بجھتا ہوا دیپ کہہ رہا ہے یہی
تمام رات رہا جشنِ نو بہاراں خوب

www.freepdfpost.blogspot.com

فرضی مقدّمات میں جھوٹی شہادتیں
ہم پھر بھی لکھ رہے ہیں جنوں کی حکایتیں
مجُرم کی اب نشان دہی کون کر سکے
اب تک ہیں بند اہلِ قلم کی عدالتیں
زنجیرِ پا جو توڑ رہے ہیں قفس نصیب
ہیں اہلِ آشیاں کی نظر میں بغاوتیں
پہنچے ہیں اہلِ جور صلیبیں لئے ہوئے
آئی ہیں جب بھی سامنے کھل کر صداقتیں
جو لوگ جھونپڑوں میں پڑے تھے پڑے رہے
کچھ اہلِ زر نے اور بنالیں عمارتیں
آیا ہی چاہتا ہے اب اہلِ خرد کا دور
مسند نشیں رہیں گی کہاں تک جہالتیں
جالبؔ بزرگ کیوں ہیں خفا بات بات پر
کرتا رہا ہے یوں ہی لڑکپن شرارتیں

www.freepdfpost.blogspot.com

وطن سے الفت ہے جُرم اپنا یہ جرم تا زندگی کریں گے
ہے کس کی گردن پہ خونِ ناحق یہ فیصلہ لوگ ہی کریں گے

وطن پرستوں کو کہہ رہے ہو وطن کا دشمن ڈرو خدا سے
جو آج ہم سے خطا ہوئی ہے یہی خطا کل سبھی کریں گے

وظیفہ خواروں سے کیا شکایت ہزار دیں شاہ کو دعائیں
مدار جن کا ہے نوکری پر وہ لوگ تو نوکری کریں گے

لئے جو پھرتے ہیں تمغۂ فن' رہے ہیں جو ہم خیالِ رہزن
ہماری آزادیوں کے دشمن ہماری کیا رہبری کریں گے

نہ خوفِ زنداں نہ دار کا غم یہ بات دُہرا رہے ہیں پھر ہم
کہ آخری فیصلہ وہ ہو گا جو دس کروڑ آدمی کریں گے

ستم گروں کے ستم کے آگے نہ سر جُھکا ہے نہ جُھک سکے گا
شعارِ صادق پہ ہم ہیں نازاں جو کہہ رہے ہیں وہی کریں گے

یہ لوگ کچھ کم نگاہ جن کو سمجھ رہے ہیں کہ نا سمجھ ہیں
یہی زمانے میں عام جالبؔ شعور کی روشنی کریں گے

www.freepdfpost.blogspot.com

نہ گفتگو سے نہ وہ شاعری سے جائے گا
عصا اٹھاؤ کہ فرعون اسی سے جائے گا

اگر ہے فکرِ گریباں تو گھر میں جابیٹھو
یہ وہ عذاب ہے، دیوانگی سے جائے گا

بجھے چراغ، لُٹیں عِصمتیں، چمن اجڑا
یہ رنج جس نے دیئے، کب خوشی سے جائے گا

جیو ہماری طرح سے مرو ہماری طرح
نظامِ زر تو اسی سادگی سے جائے گا

جگا نہ شہ کے مصاحب کو خواب سے جالبؔ
اگر وہ جاگ اٹھا، نوکری سے جائے گا

www.freepdfpost.blogspot.com

کہاں قاتل بدلتے ہیں، فقط چہرے بدلتے ہیں
عجب اپنا سفر ہے، فاصلے بھی ساتھ چلتے ہیں

بہت کم ظرف تھا جو محفلوں کو کرگیا ویراں
نہ پوچھو حالِ یاراں شام کو جب سائے ڈھلتے ہیں

وہ جس کی روشنی کچّے گھروں تک بھی پہنچتی ہے
نہ وہ سُورج نکلتا ہے نہ اپنے دن بدلتے ہیں

کہاں تک دوستوں کی بیدلی کا ہم کریں ماتم
چلو اس بار بھی ہم ہی سرِ مقتل نکلتے ہیں

ہمیشہ اَوج پر دیکھا مقدر اُن ادیبوں کا
جو ابن الوقت ہوتے ہیں ہوا کے ساتھ چلتے ہیں

بہر صورت مسائل کو تو حل کرنا ہی پڑتا ہے
مسائل ایسے سائل ہیں کہاں ٹالے سے ٹلتے ہیں

ہم اہلِ درد نے یہ راز آخر پالیا جالبؔ
کہ دیپ اونچے مکانوں میں ہمارے خُوں سے جلتے ہیں

www.freepdfpost.blogspot.com

تم سے پہلے وہ جو اک شخص یہاں تخت نشیں تھا
اس کو بھی اپنے خدا ہونے پہ اتنا ہی یقیں تھا

کوئی ٹھہرا ہو جو لوگوں کے مقابل تو بتاؤ
وہ کہاں ہیں کہ جنہیں ناز بہت اپنے تئیں تھا

آج سوئے ہیں تہِ خاک نہ جانے یہاں کتنے
کوئی شعلہ، کوئی شبنم، کوئی مہتاب جبیں تھا

اب وہ پھرتے ہیں اسی شہر میں تنہا لئے دل کو
اک زمانے میں مزاج ان کا سرِ عرشِ بریں تھا

چھوڑنا گھر کا ہمیں یاد ہے جالبؔ نہیں بھولے
تھا وطن ذہن میں اپنے کوئی زنداں تو نہیں تھا

www.freepdfpost.blogspot.com

# اپنی بات کرو

چھوڑو قصہ زرداروں کا اپنی بات کرو
نام نہ لو ان بدکاروں کا اپنی بات کرو
کل جو ہم پر چلی تھی گولی آج بھی وہی چلی
نوابوں کے وعدوں سے کب غم کی شام ڈھلی
کوئی نہیں ہم دکھیاروں کا اپنی بات کرو
چھوڑو قصہ زرداروں کا اپنی بات کرو
حال ہمارا کیا جانے گا کوئی دھن والا
آپ ہی آئیں گے تو ہوگا جیون اجالا
گیا زمانہ سرداروں کا اپنی بات کرو
چھوڑو قصہ زرداروں کا اپنی بات کرو
رنگ برنگی کاروں والے آخر اپنے کون
یہ تو صورت ہی سے مجھ کو لگتے ہیں فرعون
ساتھ نہ دو ان خونخواروں کا اپنی بات کرو
چھوڑو قصہ زرداروں کا اپنی بات کرو

www.freepdfpost.blogspot.com

اس رعونت سے وہ جیتے ہیں کہ مرنا ہی نہیں
تخت پر بیٹھے ہیں یوں جیسے اترنا ہی نہیں

یوں مہ و انجم کی وادی میں اُڑے پھرتے ہیں وہ
خاک کے ذرّوں پہ جیسے پاؤں دھرنا ہی نہیں

ان کا دعویٰ ہے کہ سورج بھی انہی کا ہے غلام
شب جو ہم پر آئی ہے اس کو گزرنا ہی نہیں

کیا علاج اس کا اگر ہو مدّعا ان کا یہی
اہتمامِ رنگ و بو گلشن میں کرنا ہی نہیں

ظلم سے ہیں برسرِ پیکار آزادی پسند
اُن پہاڑوں میں جہاں پر کوئی جھرنا ہی نہیں

دل بھی اُن کے ہیں سیہ خوراک زنداں کی طرح
ان سے اپنا غم بیاں اب ہم کو کرنا ہی نہیں

انتہا کرلیں ستم کی لوگ ابھی ہیں خواب میں
جاگ اُٹھے جب لوگ تو اُن کو ٹھہرنا ہی نہیں

www.freepdfpost.blogspot.com

آگ ہے پھیلی ہوئی کالی گھٹاؤں کی جگہ
بد دعائیں ہیں لبوں پر اب دعاؤں کی جگہ

اِنتخاب اہلِ گلشن پر بہت روتا ہے دل
دیکھ کر زاغ و زغن کو خوش نواؤں کی جگہ

کچھ بھی ہوتا پر نہ ہوتے پارہ پارہ جسم و جاں
راہزن ہوتے اگر ان رہنماؤں کی جگہ

لُٹ گئی اس دور میں اہلِ قلم کی آبرو
بک رہے ہیں اب صحافی بیسواؤں کی جگہ

کچھ تو آتا ہم کو بھی جاں سے گزرنے کا مزہ
غیر ہوتے کاش جالبؔ آشناؤں کی جگہ

www.freepdfpost.blogspot.com

میں غزل کہوں تو کیسے کہ جدا ہیں میری راہیں
مرے ارد گرد آنسو، مرے آس پاس آہیں

نہ وہ عارضوں کی صبحیں نہ وہ گیسوؤں کی شامیں
کہیں دور رہ گئی ہیں مرے شوق کی پناہیں

نہ فریب دے سکے گی ہمیں اب کسی کی چاہت
کہ رُلا چکی ہیں ہم کو تری کم سخن نگاہیں

کہیں گیس کا دھواں ہے کہیں گولیوں کی بارش
شبِ عہدِ کم نگاہی تجھے کس طرح سراہیں

کوئی دم کی رات ہے یہ کوئی پل کی بات ہے یہ
نہ رہے گا کوئی قاتل نہ رہیں گی قتل گاہیں

میں زمیں کا آدمی ہوں مجھے کام ہے زمیں سے
یہ فلک پہ رہنے والے مجھے چاہیں یا نہ چاہیں

نہ مذاق اُڑا سکیں گے مری مفلسی کا جالبؔ
یہ بلند بام ایواں یہ عظیم بارگاہیں

www.freepdfpost.blogspot.com

## آج کل

قانون اہلِ جور نے ایسے بنا دیئے
لرزاں عدالتوں کے ترازو ہیں آج کل
مسند نشیں ہوئی ہے تب و تابِ شیطنت
انسانیت کی آنکھ میں آنسو ہیں آج کل

## وطن فروش

اصول بیچ کے مسند خریدنے والو
نگاہ اہلِ وفا میں بہت حقیر ہو تم
وطن کا پاس تمہیں تھا نہ ہو سکے گا کبھی
کہ اپنی حرص کے بندے ہو بے ضمیر ہو تم

## رحم آتا ہے

ہر ایک شاخ پہ برقِ تپاں ہے رقص کناں
فضائے صحنِ چمن تجھ پہ رحم آتا ہے
قدم قدم پہ یہاں پر ضمیر بکتے ہیں
مرے عظیم وطن تجھ پہ رحم آتا ہے

www.freepdfpost.blogspot.com

# فصلِ قرار آئے گی

ڈھلے گی شام، سحر نغمہ بار آئے گی
ہم آئیں گے تو چمن میں بہار آئے گی
امید، عہدِ ستم کے گماشتوں سے نہ رکھ
ہمارے ساتھ ہی فصلِ بہار آئے گی

غم یہاں پر وہاں پہ شادی ہے
مسئلہ سارا اقتصادی ہے

www.freepdfpost.blogspot.com

# پاکستان کا مطلب کیا؟

روٹی، کپڑا اور دوا
گھر رہنے کو چھوٹا سا
مفت مجھے تعلیم دلا
میں بھی مسلماں ہوں واللہ
پاکستان کا مطلب کیا
لا الٰہ الا اللہ ....

امریکہ سے مانگ نہ بھیک
مت کر لوگوں کی تضحیک
روک نہ جمہوری تحریک
چھوڑ نہ آزادی کی راہ
پاکستان کا مطلب کیا
لا الٰہ الا اللہ ...

www.freepdfpost.blogspot.com

کھیت وڈیروں سے لے لو
ملیں لٹیروں سے لے لو
مُلک اندھیروں سے لے لو
رہے نہ کوئی عالی جاہ
پاکستان کا مطلب کیا
لا الٰہ الا اللہ........

سرحد، سندھ، بلوچستان
تینوں ہیں پنجاب کی جان
اور بنگال ہے سب کی آن
آئے نہ ان کے لب پر آہ
پاکستان کا مطلب کیا
لا الٰہ الا اللہ........

بات یہی ہے بنیادی
لوگوں کو ہو آزادی
غاصب کی ہو بربادی
حق کہتے ہیں حق آگاہ
پاکستان کا مطلب کیا
لا الٰہ الا اللہ........

www.freepdfpost.blogspot.com

# خطرے میں اِسلام نہیں

خطرہ ہے زرداروں کو
گرتی ہوئی دیواروں کو
صدیوں کے بیماروں کو
خطرہ میں اسلام نہیں
ساری زمیں کو گھیرے ہوئے ہیں آخر چند گھرانے کیوں
نام نبی کا لینے والے الفت سے بیگانے کیوں
خطرہ ہے خوں خواروں کو
رنگ برنگی کاروں کو
امریکہ کے پیاروں کو
خطرے میں اسلام نہیں
آج ہمارے نعروں سے لرزہ ہے بپا ایوانوں میں
بِک نہ سکیں گے حسرت و ارماں اونچی سجی دکانوں میں

www.freepdfpost.blogspot.com

خطرہ ہے بٹ ماروں کو
مغرب کے بازاروں کو
چوروں کو مکّاروں کو
خطرے میں اسلام نہیں
امن کا پرچم لے کر اٹھو ہر انساں سے پیار کرو
اپنا تو منشور ہے جالبؔ سارے جہاں سے پیار کرو

خطرہ ہے درباروں کو
شاہوں کے غمخواروں کو
نوابوں، غدّاروں کو
خطرے میں اسلام نہیں

www.freepdfpost.blogspot.com

# علمائے سُو کے نام

امیروں کی حمایت میں دیا تم نے سدا فتویٰ
نہیں ہے دیں فروشو! ہم پہ یہ کوئی نیا فتویٰ

سفینہ اہلِ زر کا ڈوبنے والا ہے شب زادو
کوئی فتویٰ بچا سکتا نہیں جاگیرداروں کو
بہت خوں پی چُکے ہو اپنا بھی انجام اب دیکھو

تمہاری حیثیت کیا، کون ہو تُم اور کیا فتویٰ
امیروں کی حمایت میں. دیا تم نے سدا فتویٰ

رضائے ایزدی تم نے کہا دینِ الٰہی کو
نہیں مٹنے دیا تم نے نظامِ کُجکلَا ہی کو
دیا تم نے سہارا ہر قدم پر زار شاہی کو

www.freepdfpost.blogspot.com

مگر انسانیت کے سامنے کس کا چلا فتویٰ
امیروں کی حمایت میں دیا تم نے سدا فتویٰ

کہا تم نے کہ جائز ہے فرنگی کی وفاداری
بنایا تم نے ہر اک عہد میں مذہب کو سرکاری
لئے پرمٹ دیئے فتوے رکھی ایوّب سے یاری

دکاں کھولو نئی، جاؤ پرانا ہوچکا فتویٰ
امیروں کی حمایت میں دیا تم نے سدا فتویٰ

www.freepdfpost.blogspot.com

# مولانا

بہت میں نے سنی ہے آپ کی تقریر مولانا
مگر بدلی نہیں اب تک مری تقدیر مولانا

خدارا شُکر کی تلقین اپنے پاس ہی رکھیں
یہ لگتی ہے مرے سینے پہ بن کر تیر مولانا

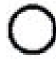
نہیں میں بول سکتا جھوٹ اس درجہ ڈھٹائی سے
یہی ہے جرم میرا اور یہی تقصیر مولانا

حقیقت کیا ہے یہ تو آپ جانیں یا خدا جانے
سُنا ہے جمیؔ کارٹر آپ کا ہے پیر مولانا

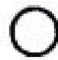
زمینیں ہوں وڈیروں کی مشینیں ہوں لٹیروں کی
خدا نے لکھ کے دی ہے یہ تمہیں تحریر مولانا

کروڑوں کیوں نہیں مِل کر فلسطیں کے لئے لڑتے
دعا ہی سے فقط کٹتی نہیں زنجیر مولانا

www.freepdfpost.blogspot.com



میں تو سورج ہوں، ستارے مرے آگے کیا ہیں
شب ہے کیا شب کے سہارے مرے آگے کیا ہیں
جو ہمیشہ رہے شاہوں کے ثنا خواں جالبؔ
وہ سخن ساز بچارے مرے آگے کیا ہیں



اشکوں کے جگنوؤں سے اندھیرا نہ جائے گا
شب کا حصار توڑ کوئی آفتاب لا
ہر عہد میں رہا ہوں میں لوگوں کے درمیاں
میری مثال دے کوئی میرا جواب لا

www.freepdfpost.blogspot.com

## شہر بدر طلباء کے نام

فضاء میں اپنا لہو جس نے بھی اچھال دیا
ستم گروں نے اسے شہر سے نکال دیا
یہی تو ہم سے رفیقانِ شب کو شکوہ ہے
کہ ہم نے صبح کے رستے پہ خود کو ڈال دیا

کتنے خاموش تھے چپ چاپ تھے' رستے گلیاں
یہ زمیں بول اُٹھی میرے سخن سے یارو
ملک میں عام کریں اپنے قلم کی دولت
یہ گزارش ہے مری اہلِ سخن سے یارو

www.freepdfpost.blogspot.com

# جواں آگ

گولیوں سے یہ جواں آگ نہ بجھ پائے گی
گیس پھینکو گے تو کچھ اور بھی لہرائے گی

یہ جواں آگ جو ہر شہر میں جاگ اٹھّی ہے
تیرگی دیکھ کے اس آگ کو بھاگ اٹھّی ہے

کب تلک اس سے بچاؤ گے تم اپنے داماں
یہ جواں آگ جلا دے گی تمھارے ایواں

یہ جواں خون بہایا ہے جو تم نے اکثر
یہ جواں خون نکل آیا ہے بن کے لشکر

یہ جواں خون سیہ رات نہ رہنے دے گا
دکھ میں ڈوبے ہوئے حالات نہ رہنے دے گا

www.freepdfpost.blogspot.com

یہ جواں خون ہے محلوں پہ لپکتا طوفاں
اس کی یلغار سے ہر اہلِ ستم ہے لرزاں

یہ جواں فکر تمہیں خون نہ پینے دے گی
غاصبو! اب نہ تمہیں چین سے جینے دے گی

قاتلو! راہ سے ہٹ جاؤ کہ ہم آتے ہیں
اپنے ہاتھوں میں لئے سرخ علم آتے ہیں

توڑ دے گی یہ جواں فکر حصارِ زنداں
جاگ اُٹھے ہیں میرے دیس کے بیکس انساں

www.freepdfpost.blogspot.com

# طلبہ کے نام

افسوس تمہیں کار کے شیشے کا ہوا ہے
پروا نہیں اک ماں کا جو دل ٹوٹ گیا ہے
ہوتا ہے اثر تم پہ کہاں نالۂ غم کا
درہم جو ہوئی بزمِ طرب اس کا گلِا ہے
فرعون بھی نمرود بھی گزرے ہیں جہاں میں
رہتا ہے یہاں کون یہاں کون رہا ہے
تم ظلم کہاں تک تہِ افلاک کرو گے
یہ بات نہ بھولو کہ ہمارا بھی خدا ہے
آزادئ انساں کے وہیں پھول کھلیں گے
جس جا پہ ظہیر آج ترا خون گرا ہے
تاچند رہے گی یہ شبِ غم کی سیاہی
رستہ کوئی سورج کا کہیں روک سکا ہے
تو آج کا شاعر ہے تو کر میری طرح بات
جیسے مرے ہونٹوں پہ مرے دل کی صدا ہے

www.freepdfpost.blogspot.com

# گھیراؤ

صدیوں سے گھیراؤ میں ہم تھے، ہمیں بچانے کوئی نہ آیا
کچھ دن ہم نے گھیرا ڈالا، ہر ظالم نے شور مچایا
پھر ہم نے زنجیریں پہنیں، ہر سُو پھیلا چپ کا سایا

پھر توڑیں گے ہم زنجیریں، ہر لب کو آزاد کریں گے
جان پہ اپنی کھیل کے پھر ہم شہرِ وفا آباد کریں گے
آخر کب تک چند گھرانے لوگوں پر بیداد کریں گے

www.freepdfpost.blogspot.com

امریکہ کے ایجنٹوں سے ملک بچانا ہے ہم کو
گلی گلی میں آزادی کا دیپ جلانا ہے ہم کو

جن کے کارن اپنے وطن میں گھر گھر آج اندھیارا ہے
اُن کالی دیواروں کو رستے سے ہٹانا ہے ہم کو

نوکر شاہی اصل میں پیارے انگریزوں کی لعنت ہے
اس انگریزی لعنت کا ہر اک نقش مٹانا ہے ہم کو

بیڑا غرق جو کر دے ساتھی اس امریکی بیڑے کا
بحر ہند میں اک ایسا طوفان اٹھانا ہے ہم کو

www.freepdfpost.blogspot.com

ایڈ کی گندم کھا کر ہم نے کتنے دھوکے کھائے ہیں
پوچھ نہ ہم نے امریکہ کے کتنے ناز اٹھائے ہیں

پھر بھی اب تک وادیٔ گل کو سنگینوں نے گھیرا ہے
ہندوستان بھی میرا ہے اور پاکستان بھی میرا ہے

خان بہادر چھوڑنا ہوگا اب تو ساتھ انگریزوں کا
تابہ گریباں آپہنچا ہے پھر سے ہاتھ انگریزوں کا

میکملن تیرا نہ ہوا تو کینیڈی کب تیرا ہے
ہندوستان بھی میرا ہے اور پاکستان بھی میرا ہے

یہ دھرتی ہے اصل میں پیارے مزدوروں دہقانوں کی
اس دھرتی پر چل نہ سکے گی مرضی چند گھرانوں کی

ظلم کی رات رہے گی کب تک اب نزدیک سویرا ہے
ہندوستان بھی میرا ہے اور پاکستان بھی میرا ہے

www.freepdfpost.blogspot.com

# سفید بینا

قرض دے کر غریب ملکوں کو
چھین لیتا ہے روحِ آزادی
آج زیرِ عتاب ہے اس کے
ہر بڑا شہر ہر حسیں وادی

مدّتوں سر اٹھا کے چل نہ سکا
اس کے کھاتے میں جس کا نام آیا
صاف دامن بچا گیا ہم سے
جب بھی مشکل کوئی مقام آیا
بحرِ ہند آج تیری موجیں بھی
اس کی توپوں کے سائے میں ہیں خموش
کوئی طوفان کیوں نہیں اٹھتا
کیا ہوا آج تیرا جوش و خروش

www.freepdfpost.blogspot.com

## آپ چین ہو آئے آپ روس ہو آئے

اب بھی پیٹ کی خاطر بک رہی ہے مجبوری
اب بھی ہے غریبوں کی اشک و آہ مزدوری
اب بھی جھونپڑوں سے ہے نُورِ علم کی دوری
آج بھی لبوں پر ہے داستانِ مہجوری
آج بھی مسلّط ہیں سامراج کے سائے
آپ چین ہو آئے آپ روس ہو آئے

توڑتے ہیں دم مفلس ہسپتال کے در پر
چارہ گر بھی ان کے ہیں جن کی جیب میں ہے زر
پارکوں میں سوتے ہیں کتنے نوجواں بے گھر
یہ بھی چاہتے ہوں گے ہم چلیں اٹھا کے سر
کتنے پھول مرجھائے کتنے چاند گہنائے
آپ چین ہو آئے آپ روس ہو آئے

ہم کبھی نہ چھوڑیں گے بات برملا کہنا
ہاں نہیں شعار اپنا درد کو دوا کہنا
گر عوام خوش ہوں گے ہم کہیں گے کیا کہنا
جھوٹ ہے خوشامد ہے، "فخرِ ایشیاء" کہنا
رہنُما وہی ہے جو فخرِ مُلک کہلائے
آپ چین ہو۔ آئے آپ روس ہو آئے

www.freepdfpost.blogspot.com

# امریکہ یاترا کے خلاف

طوافِ کوئے ملامت کو پھر نہ جا اے دل
نہ اپنے ساتھ ہماری بھی خاک اڑا اے دل

نہیں ہے کوئی وہاں درد آشنا اے دل
اُس انجمن میں نہ کر عرضِ مدعا اے دل

خیال تجھ سے زیادہ اُسے عدو کا ہے
وہ بے وفا ہے اسے اب نہ منہ لگا اے دل

دیئے ہیں داغ بہت اس کی دوستی نے تجھے
اب اور دشمن جاں کو نہ آزما اے دل

جو اُس سے دور ہیں وہ بھی ہیں آج تک زندہ
سمجھ نہ اس بُتِ کافر کو تو خدا اے دل

اُسے رہی ہے سدا اپنی مصلحت درپیش
اُسے کسی کے زیاں کا ملال کیا اے دل

ہمارے ساتھ رہے ہیں جو بازوؤں کی طرح
نہ ہو سکیں گے کبھی ان سے ہم جدا اے دل

www.freepdfpost.blogspot.com

ہر اک دور میں ہم ظلم کے خلاف رہے
یہی ہے جُرم ہمارا یہی خطا اے دل
زمانہ آج نہیں معترف تو کل ہوگا
ہر ابتلا میں تُو ثابت قدم رہا اے دل
وطن کے چاہنے والے سمجھ رہے ہوں گے
ہے کس خلوص سے جالبؔ غزل سرا اے دل

www.freepdfpost.blogspot.com

# صدر امریکہ نہ جا

ایک ہی نعرہ ہے سب کا' ایک ہی سب کی سدا
صدر امریکہ نہ جا' اے صدر امریکہ نہ جا

سودا بازوں' سودخواروں سے ہماری دوستی
کِس قدر توہین ہے یہ لفظِ پاکستان کی

موت سے بدتر ہے ہم کو بھیک کی یہ زندگی
پاؤں پر اپنے کھڑا ہو وقت ہے پیارے یہی

جانسن کی اب نہ سُن اے جان اپنا کر بھلا
صدر امریکہ نہ جا اے صدر امریکہ نہ جا

www.freepdfpost.blogspot.com

ظلمت کو ضیا صر صر کو صبا بندے کو خدا کیا لکھنا
پتھر کو گہر، دیوار کو در، کرگس کو ہُما کیا لکھنا
اک حشر بپا ہے گھر گھر میں دم گھٹتا ہے گنبد بے در ہیں
اک شخص کے ہاتھوں مدت سے رسوا ہے وطن دنیا بھر میں
اے دیدہ ورو اس ذلت کو قسمت کا لکھا کیا لکھنا
ظلمت کو ضیا، صر صر کو صبا بندے کو خدا کیا لکھنا

یہ اہلِ حشم، یہ دارا و جسم سب نقش بر آب ہیں اے ہمدم
مٹ جائیں گے سب پروردۂ شب اے اہلِ وفا رہ جائیں گے ہم
ہو جاں کا زیاں پر قاتل کو معصوم ادا کیا لکھنا
ظلمت کو ضیا، صر صر کو صبا، بندے کو خدا کیا لکھنا

لوگوں پہ ہی ہم نے جاں واری کی ہم نے انہی کی غمخواری
ہوتے ہیں تو ہوں یہ ہاتھ قلم شاعر نہ بنیں گے درباری
ابلیس نما انسانوں کی اے دوست ثنا کیا لکھنا
ظلمت کو ضیا صر صر کو صبا، بندے کو خدا کیا لکھنا

www.freepdfpost.blogspot.com

حق بات پہ کوڑے اور زنداں، باطل کے شکنجے میں ہے یہ جاں
انساں ہیں کہ سہمے بیٹھے ہیں خونخوار درندے ہیں رقصاں
اس ظلم و ستم کو لطف و کرم اس دکھ کو دوا کیا لکھنا
ظلمت کو ضیا، صرصر کو صبا، بندے کو خدا کیا لکھنا

ہر شام یہاں شامِ ویراں آسیب زدہ رستے گلیاں
جس شہر کی دھن میں نکلے تھے وہ شہرِ دلِ برباد کہاں
صحرا کو چمن بن کر گلشن، بادل کو رِدا کیا لکھنا
ظلمت کو ضیا، صرصر کو صبا، بندے کو خدا کیا لکھنا

اے میرے وطن کے فنکارو ظلمت پہ نہ اپنا فن وارو
یہ محل سراؤں کے باسی قاتل ہیں سبھی اپنے یارو
ورثے میں ہمیں یہ غم ہے ملا اس غم کو نیا کیا لکھنا
ظلمت کو ضیا، صرصر کو صبا، بندے کو خدا کیا لکھنا

www.freepdfpost.blogspot.com

## میں خوش نصیب شاعر

ہر دور کے بھکاری شاعر ادیب سارے
بکتے قدم قدم پہ دیکھے خطیب سارے
بیچا نہیں ہے میں نے اپنا ضمیر جالبؔ
میں خوش نصیب شاعر اور بدنصیب سارے

## آدم جی ایوارڈ

سینۂ انساں کا یارو
زخم سلے اب یا نہ سلے
اپنی تو بس دوڑ ہے یہ
آدم جی ایوارڈ ملے

www.freepdfpost.blogspot.com

## صحافی سے

اب شعر وہی ہے اے جالبؔ جس پر کوئی افسر جھوم اُٹھے
کر ایسی غزل سے بسم اللہ دفتر کا دفتر جھوم اُٹھے
جینا ہے اگر اس بستی میں اے دوست قصیدہ خواں ہو جا
اخبار میں لکھ ایسی باتیں صاحب کا سکتر جھوم اُٹھے

## رائٹرز گلڈ

ذہانت رو رہی ہے منہ چھپائے
جہالت قہقہے برسا رہی ہے
ادب پر افسروں کا ہے تسلط
حکومت شاعری فرما رہی ہے

www.freepdfpost.blogspot.com

# ادیبوں کے نام

کج فہم و کج کلاہ ادیبوں کو دیکھئے
بستی اجڑ چکے گی تو لکھیں گے مرثئے

تم نے تو یہ کہا تھا اجالا کریں گے ہم
تم نے تو سب چراغ دلوں کے بجھا دیئے

کرتے ہیں یونہی دُور جہالت کی تیرگی
رکھنا تھا جن پہ ہاتھ وہی سر قلم کیے

اپنوں سے اختلاف ہے غیروں سے جنگ ہے
ہو صورتِ عذاب ہر اک جان کے لئے

زنداں ہیں گام گام کٹہرے قدم قدم
تم ہی بتاؤ کوئی یہاں کس طرح جیے

www.freepdfpost.blogspot.com

جینے کی آرزو ہے تو مرنا پڑے گا اب
اشکوں سے اپنے زخم کوئی کب تلک سیئے

جس ہاتھ نے اجاڑ دیا میرا گلستاں
اُس ہاتھ کو خدا کے لئے اُٹھ کے روکئے

تم شر کے پاسبان ہو میں خیر کا نشان
جو چیز تم پہ ہو، وہی میں بھی ہوں پئے

ہوگا طلوع کوہ کے پیچھے سے آفتاب
شب مستقل رہے گی کبھی یہ نہ سوچئے

www.freepdfpost.blogspot.com

میں تو مایوس نہیں اہلِ وطن سے یارو
کوئی ڈرتا نہیں اب دار و رسن سے یارو

پھول دامن پہ سجائے ہوئے پھرتے ہیں وہ لوگ
جن کو نسبت ہی نہ تھی کوئی چمن سے یارو

سینۂ قوم کے ناسور ہیں یہ پھول نہیں
خوف سا آنے لگا سرو و سمن سے یارو

ظلم کے سر پہ کبھی تاج نہیں رہ سکتا
یہ صدا آنے لگی کوہ و دمن سے یارو

منزلِ کیف و طرب اپنے قدم چومے گی
ہم گزر آئے ہیں ہر رنج و محن سے یارو

کتنے خاموش تھے چپ چاپ تھے رستے گلیاں
یہ زمین بول اٹھی میرے سخن سے یارو

ملک میں عام کریں اپنے قلم کی دولت
یہ گزارش ہے مری اہل سخن سے یارو

www.freepdfpost.blogspot.com

# مادرِ ملت

ایک آواز سے ایوان لرز اُٹھے ہیں
لوگ جاتے ہیں تو سلطان لرز اُٹھے ہیں

آمدِ صبحِ بہاراں کی خبر سنتے ہی
ظلمتِ شب کے نگہبان لرز اُٹھے ہیں

دیکھ کے لہر مرے دیس میں آزادی کی
قصرِ افرنگ کے دربان لرز اٹھے ہیں

مشعلیں لے کے نکل آئے ہیں مظلوم عوام
غم و اندوہ میں ڈوبی ہے محلّات کی شام

یاس کا دور گیا خوف کی زنجیر کٹی
آج سہمے ہوئے لوگوں کو ملا اذنِ کلام

راہ میں لاکھ صداقت کے مخالف آئے
قوم نے سُن ہی لیا مادرِ ملّت کا پیام

www.freepdfpost.blogspot.com

ماں کے قدموں ہی میں جنّت ہے ادھر آجاؤ
ایک بے لوث محبت ہے ادھر آجاؤ

وہ پھر آئی ہیں ہمیں ملک دلانے کے لئے
ان کی یہ ہم پر عنایت ہے ادھر آجاؤ

اُس طرف ظلم ہے بیداد ہے حق تلفی ہے
اِس طرف پیار ہے الفت ہے ادھر آجاؤ

www.freepdfpost.blogspot.com

# ماں

بچوں پہ چلی گولی
ماں دیکھ کے یہ بولی
یہ دل کے مِرے ٹکڑے
یوں روئیں مِرے ہوتے
میں دُور کھڑی دیکھوں
یہ مجھ سے نہیں ہوگا

میں دُور کھڑی دیکھوں
اور اہلِ ستم کھیلیں
خوں سے مِرے بچوں کے
دن رات یہاں ہولی
بچوں پہ چلی گولی
ماں دیکھ کے یہ بولی

www.freepdfpost.blogspot.com

یہ دل کے مِرے ٹکڑے
یوں روئیں مِرے ہوتے
میں دُور کھڑی دیکھوں
یہ مجھ سے نہیں ہوگا

میداں میں نکل آئی
اک برق سی لہرائی
ہر دستِ سِتم کانپا
بندوق بھی تھرائی
ہر سمت صدا گونجی
میں آتی ہوں، میں آئی
میں آتی ہوں، میں آئی

ہر ظلم ہوا باطل
اور سہم گئے قاتل
جب اس نے زباں کھولی
بچوں پہ چلی گولی

www.freepdfpost.blogspot.com

اس نے کہا خونخوارو!
دولت کے پرستارو
دھرتی ہے یہ ہم سب کی
اس دھرتی کو نادانو!
انگریز کے دربانو!
صاحب کی عطا کردہ

جاگیر نہ تم جانو
اس ظلم سے باز آؤ
بیرک میں چلے جاؤ
کیوں چند لٹیروں کی
پھرتے ہو لئے ٹولی
بچوں پہ چلی گولی

www.freepdfpost.blogspot.com

گھر کے زنداں سے اسے فرصت ملے تو آئے بھی
جاں فزا باتوں سے آ کے میرا دل بہلائے بھی

لگ کے زنداں کی سلاخوں سے مجھے وہ دیکھ لے
کوئی یہ پیغام میرا اس تلک پہنچائے بھی

ایک چہرے کو ترستی ہیں نگاہیں صبح و شام
ضو فشاں خورشید بھی ہے چاندنی کے سائے بھی

سسکیاں لیتی ہوائیں پھر رہی ہیں دیر سے
آنسوؤں کی رُت مرے اب گلستاں سے جائے بھی

روز ہنستا ہے صلیبوں سے ادھر ماہِ منیر
اس کے پیچھے کون ہے وہ چھب مجھے دکھلائے بھی

www.freepdfpost.blogspot.com

# 14 اگست

کہاں ٹوٹی ہیں زنجیریں ہماری
کہاں بدلی ہیں تقریریں ہماری

وطن تھا ذہن میں زنداں نہیں تھا
چمن خوابوں کا یوں ویراں نہیں تھا

بہاروں نے دیئے وہ داغ ہم کو
نظر آتا ہے مقتل باغ ہم کو

گھروں کو چھوڑ کر جب ہم چلے تھے
ہمارے دل میں کیا کیا ولولے تھے

یہ سوچا تھا ہمارا راج ہوگا
سرِ محنت کشاں پر تاج ہوگا

www.freepdfpost.blogspot.com

نہ لوٹے گا کوئی محنت کسی کی
ملے گی سب کو دولت زندگی کی

نہ چاٹیں گی ہمارا خوں مشینیں
بنیں گی رشکِ جنت یہ زمینیں

کوئی گوہر کوئی آدم نہ ہوگا
کسی کو رہزنوں کا غم نہ ہوگا

لُٹی ہر گام پر اُمیّد اپنی
محرّم بن گئی ہر عید اپنی

مسلّط ہے سروں پر رات اب تک
وہی ہے صورتِ حالات اب تک

www.freepdfpost.blogspot.com

خوشی ہے چند لوگوں کی وراثت
کہا جاتا ہے غم ہیں اپنی قسمت

ہوئے ہیں جھونپڑے ہی نذرِ طوفاں
مگر قائم ہیں اب تک قصر و ایواں

خدایا کوئی آندھی اس طرف بھی
الٹ دے ان کُلہداروں کی صف بھی

زمانے کو جلال اپنا دکھا دے
جلا دے تخت و تاج ان کے جلا دے

ہے اب تک پابجولاں خطۂ پاک
پڑی آزادیوں کے سر پہ ہے خاک

ستارہ اوج پر ہے، رہزنوں کا
نہیں پرساں کوئی خستہ تنوں کا

www.freepdfpost.blogspot.com

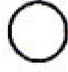


نہیں وقعت کسی اہلِ نظر کی
عبادت ہو رہی ہے سیم و زر کی

خوشامد کا صلہ تمغائے خدمت
خوشامد سے ملے سِفلوں کو عزّت

خوشامد جو کرے فن کار ہے وہ
جو سچ بولے یہاں غدّار ہے وہ

www.freepdfpost.blogspot.com



لبِ اہلِ قلم پر ہیں قصیدے
دکاں ٹکیائی کی ہیں یا جریدے

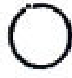
ثناء بندوں کی ہم سنتے ہیں اکثر
خدا سے بھی زیادہ ریڈیو پر

ادیب و شاعر و ملاّ و رہبر
سبھی کچھ ہوگیا ڈپٹی کمشنر

ادیبوں کو ہے آدم جی نے گھیرا
چٹانوں پر کہاں ان کا بسیرا

ادب میں اب کہاں دل کا اجالا
ادیبوں نے قلم کو بیچ ڈالا

www.freepdfpost.blogspot.com



ہیں باہر بائیاں سازندے اندر
یہ سب غنڈوں کے ہیں کارندے اندر

ابھی غنڈے تو ہیں محلوں میں آباد
کریں گے ہم وطن کو ان سے آزاد

کریں گے ضبط ہم جاگیر ان کی
نہ چلنے دیں گے ہم تدبیر ان کی

یہ دولت کی ہوس، جاگیرداری
ہیں دونوں لعنتیں دشمن ہماری

یہ دونوں لعنتیں جب تک رہیں گی
جہاں میں ندّیاں خوں کی بہیں گی

www.freepdfpost.blogspot.com

بہتے لہو میں سب ترا مفہوم بہہ گیا
14 اگست صرف ترا نام رہ گیا

جلنا ہے غم کی آگ میں، ہم کو تمام شب
بجھتا ہوا چراغ سرِ شام کہہ گیا

ہوتا اگر پہاڑ تو لاتا نہ تابِ غم
جو رنج اس نگر میں یہ دل ہنس کے سہہ گیا

گزرے ہیں اس دیار میں یوں اپنے روز و شب
خورشید بجھ گیا کبھی مہتاب گہہ گیا

مجھ سے خفیف ہیں مرے ہم عصر اس لئے
میں داستانِ عہدِ ستم کھل کے کہہ گیا

شاعر حضورِ شاہ سبھی سر کے بل گئے
جالبؔ ہی اس گناہ سے بس دور رہ گیا

www.freepdfpost.blogspot.com

# عورت

بازار ہے وہ اب تک جس میں تجھے نچوایا
دیوار ہے وہ اب تک جس میں تجھے چُنوایا

دیوار کو آتوڑیں، بازار کو آ ڈھائیں
انصاف کی خاطر ہم سڑکوں پہ نکل آئیں
مجبور کے سر پر ہے شاہی کا وہی سایا
بازار ہے وہ اب تک جس میں تجھے نچوایا

تقدیر کے قدموں پر سر رکھ کے پڑے رہنا
تائیدِ ستم گر ہے چپ رہ کے ستم سہنا

www.freepdfpost.blogspot.com

حق جس نے نہیں چھینا حق اُس نے کہاں پایا
بازار ہے وہ اب تک جس میں تجھے نچوایا

کُٹیا میں تیرا پیچھا غربت نے نہیں چھوڑا
اور محل سرا میں بھی زردار نے دل توڑا
اُف تجھ پہ زمانے نے کیا کیا نہ ستم ڈھایا
بازار ہے وہ اب تک جس میں تجھے نچوایا

تُو آگ میں اے عورت زندہ بھی جلی برسوں
سانچے میں ہر اک غم کے چپ چاپ ڈھلی برسوں
تجھ کو کبھی جلوایا تجھ کو کبھی گڑوایا
بازار ہے وہ اب تک جس میں تجھے نچوایا

www.freepdfpost.blogspot.com

# نیلو

تو کہ ناواقفِ آدابِ شہنشاہی تھی
رقص زنجیر پہن کر بھی کیا جاتا ہے
تجھ کو انکار کی جرأت جو ہوئی تو کیونکر
سایہ شاہ میں اس طرح جیا جاتا ہے؟

اہل ثروت کی یہ تجویز ہے سرکش لڑکی
تجھ کو دربار میں کوڑوں سے نچایا جائے
ناچتے ناچتے ہوجائے جو پائل خاموش
پھر نہ تازیست تجھے ہوش میں لایا جائے

لوگ اس منظرِ جانکاہ کو جب دیکھیں گے
اور بڑھ جائے گا کچھ سطوتِ شاہی کا جلال

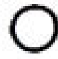
www.freepdfpost.blogspot.com

تیرے انجام سے ہر شخص کو عبرت ہوگی
سر اٹھانے کا رعایا کو نہ آئے گا خیال

طبعِ شاہانہ پہ جو لوگ گراں ہوتے ہیں
ہاں اُنہیں زہر بھرا جام دیا جاتا ہے

تو کہ ناواقفِ آدابِ شہنشاہی تھی
رقص زنجیر پہن کر بھی کیا جاتا ہے

www.freepdfpost.blogspot.com



مشکلیں دنیا میں اوروں کی تو آساں ہو گئیں
بند کمروں میں سلگتے ہم کو صدیاں ہو گئیں

اپنے پہلو میں لئے پھرتے ہیں دل کی لاش کو
زندگی کی حسرتیں خوابِ پریشاں ہو گئیں

اب بھی شرمندہ نہیں ہیں لوگ اپنی سوچ پر
شہر اجڑے بستیاں کتنی ہی ویراں ہو گئیں

www.freepdfpost.blogspot.com

# ترانہ

اب دہر میں بے یارومددگار نہیں ہم
پہلے کی طرح بے کس و لاچار نہیں ہم

آتا ہے ہمیں اپنے مقدّر کو بنانا
تقدیر پہ شاکر پسِ دیوار نہیں ہم

تم ظلم کیے جاؤ خدا ہی رہو اپنے
ساتھی ہیں برابر کے پرستار نہیں ہم

سب جو ر و ستم لطف و کرم پیشِ نظر ہیں
یہ وہم تمہارا ہے کہ بیدار نہیں ہم

کیوں دست نگر ہو کے جبئیں برسرِ عالم
ذی عقل ہیں ذی علم ہیں بیمار نہیں ہم

ایمان خدا پر ہے محمدؐ پہ یقیں ہے
لیکن یہ بجا واقفِ اَسرار نہیں ہم

www.freepdfpost.blogspot.com

# اے جہاں دیکھ لے!

اے جہاں دیکھ لے کب سے بے گھر ہیں ہم
اب نکل آئے ہیں لے کے اپنا علم
یہ محلّات یہ اونچے اونچے مکاں
ان کی بنیاد میں ہے ہمارا لہو
کل جو مہمان تھے گھر کے مالک بنے
شاہ بھی ہے عدو، شیخ بھی ہے عدو
کب تلک ہم سہیں غاصبوں کے ستم
اے جہاں دیکھ لے کب سے بے گھر ہیں ہم
اب نکل آئے ہیں لے کے اپنا علم

اتنا سادہ نہ بن تجھ کو معلوم ہے
کون گھیرے ہوئے ہے فلسطین کو

آج کھُل کے یہ نعرہ لگا اے جہاں
قاتلو، رہزنو، یہ زمیں چھوڑ دو
ہم کو لڑنا ہے جب تک کہ دم میں ہے دم
اے جہاں دیکھ لے کب سے بے گھر ہیں ہم
اب نکل آئے ہیں لے کے اپنا علم

www.freepdfpost.blogspot.com

# فلسطین

روشنیوں کی راہ میں جو دیوار بنے گا
نہیں رہے گا
غاصب کو غاصب جو کھل کر نہیں کہے گا
نہیں رہے گا
شاہی ہے صدیوں کی سیاہی چھٹ جائے گی
کٹ جائے گی درد کی منزل کٹ جائے گی
جو خونخوار لٹیروں کے ہمراہ چلے گا
نہیں رہے گا
گرتی ہوئی دیوار سے ناطہ توڑو بھی
خوش فہمو! اب سامراج کو چھوڑو بھی
وقت کی جو آواز کو اب بھی نہیں سُنے گا
نہیں رہے گا

www.freepdfpost.blogspot.com

# غاصبوں کے ساتھیو!

یہ جو لمحہ جا رہا ہے

چھوڑتا جاتا ہے تم کو کتنا پیچھے بے حسو!
اور بزعم خود بہت ایماندار و بزدلو!
امن و ایماں سے ہیں بڑھ کر تم کو اپنے تخت و تاج
غاصبوں کے ساتھیو' او قاتلوں کے دوستو!

یہ سمجھ میں آچکا ہے

امن اور انسانیت کے تم بھی ہو دشمن تمام
فتح یاسر اصل میں ہے مرگ کا تم کو پیام
اپنے آقاؤں کے آگے کس طرح آنکھیں اٹھاؤ
زندگی سے ہے انہی کی بادشاہت کا نظام

تم بھی ہو گھیراؤ میں اب

تم کو بھی ہونا ہے غارت غاصبوں کے ساتھ ساتھ
چاہتے ہو زندگی تو مان لو لوگوں کی بات
فتح ہے جس کا مقدر آؤ اس لشکر میں آؤ
آؤ انسانوں کی جانب مت بنو شیطاں صفات

www.freepdfpost.blogspot.com

جہاں خطرے میں ہے اسلام اس میدان میں جاؤ
ہماری جان کے درپے ہو کیوں لبنان میں جاؤ
دھواں ہے خون ہے، چیخیں ہیں اور لاشیں ہی لاشیں ہیں
ستم کی آندھیوں میں ظلم کے طوفان میں جاؤ
کنارے سے کہاں ہوتا ہے اندازہ تلاطم کا
ذرا موجوں سے ٹکراؤ ذرا طغیان میں جاؤ
فقط تشویش ہی سے ظلم کا سر جھک نہیں سکتا
یہاں جولانیاں کیا خطّۂ جولان میں جاؤ
کیے ہیں غاصبوں نے ظلم وہ اہلِ فلسطیں پر
قیامت کا سماں ہے خانۂ جبران میں جاؤ
اجازت مانگتے ہیں ہم بھی جب بیروت جانے کی
تو اہل الحکم فرماتے ہیں تم زندان میں جاؤ

www.freepdfpost.blogspot.com

## برق پاشی

نظر جائے تو کیونکر سامیوں کی بدمعاشی پر
توجہ ان دنوں ہے شیخ صاحب کی فحاشی پر
سلگتے ہیں نشیمن اور خوں شاخوں سے بہتا ہے
مشوّش ہیں فقط وہ اس بلا کی برق پاشی پر

## اے لوگو!

شیوخ و شاہ بھی کب ہیں ہمارے یار اے لوگو!
ہمارا خون پیتے ہیں یہ سب مکاّر اے لوگو!
یہ تخت و تاج والے غاصبوں ہی کے مصاحب ہیں
ہمارے راستے کی یہ بھی ہیں دیوار اے لوگو!

www.freepdfpost.blogspot.com

# خدایا یہ مظالم بے گھروں پر

خدایا یہ مظالم بے گھروں پر
کوئی بجلی گرا فتنہ گروں پر

یہ اے اہلِ جور یہ ظالم لٹیرے
مسلّط جانے کب سے ہیں سروں پر

یہ خوں بچّوں کا اور ماؤں کا خوں ہے
پڑا ہے جو سروں کی چادروں پر

خوش و خُرّم شہ و شہزادگاں ہیں
ہر آفت ٹوٹتی ہے بے بے زروں پر

ثنا خواں اب بھی ہیں جو قاتلوں کے
خدایا رحم ان دانشوروں پر

www.freepdfpost.blogspot.com

# لبنان چلو، لبنان چلو

شیطان جہاں ہے برق فشاں
انسان جہاں ہے نوحہ کُناں
خطرے میں جہاں ہے امنِ جہاں
کہتا ہے وہیں ایمان چلو
لبنان چلو، لبنان چلو

کشتی کو بچانے طوفاں سے
انساں کو چھڑانے شیطاں سے
بیگن کو بھگانے میداں سے
کہتا ہے دل ہر آن چلو
لبنان چلو، لبنان چلو

اے اہلِ عرب اے اہل عجم
کرنا ہے تکبّر کا سر خم
غاصب کو مٹا کر لینا ہے دم
پیارو ہو کر یک جان چلو
لبنان چلو، لبنان چلو

قاتل سے کہاں جاں چھوٹی ہے
ہر دل پہ قیامت ٹوٹی ہے
خونخوار عدو نے لوٹی ہے

www.freepdfpost.blogspot.com

بچوں کی جہاں مُسکان چلو
لبنان چلو، لبنان چلو

یاسر کے بہادر جیالوں پر
ظلمت کے مٹانے والوں پر
خورشیدِ سحر کے اجالوں پر
ہونے کے لئے قربان چلو
لبنان چلو، لبنان چلو

دم اہلِ جنوں کا بھرنے کو
جاں حق پہ نچھاور کرنے کو
رستے میں وفا کے مرنے کو
سر لے کر سرِ میدان چلو
لبنان چلو، لبنان چلو

یہ جنگ ہے امنِ عالم کی
یہ جنگ ہے ہر اہلِ غم کی
یہ جنگ ہے نسلِ آدم کی
انساں کی بڑھانے شان چلو
لبنان چلو، لبنان چلو

www.freepdfpost.blogspot.com

# ریگن

ہر غاصب کے سر پر ہاتھ ہے ریگن کا
رہبر ہے یہ دنیا کے ہر رہزن کا
اسرائیل کی پُشت پہ بھی ہے ہاتھ یہی
بانٹتا پھرتا ہے جنگی آلات یہی
سُکھ لُوٹا ہے اس نے آنگن آنگن کا
ہر غاصب کے سر پر ہاتھ ہے ریگن کا

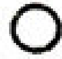
روشنیوں سے لڑنا اس کی عادت ہے
ظلم سے اس کو پیار ہے، پیار سے نفرت ہے
اس کو کھیل پسند ہے آتش و آہن کا
ہر غاصب کے سر پر ہاتھ ہے ریگن کا

ہوش کا دامن کب تک چھوڑے رکھّو گے
موت سے کب تک ناطہ جوڑے رکھّو گے
آؤ دکھاؤں تم کو رستہ جیون کا
رہبر ہے یہ دنیا کے ہر رہزن کا
ہر غاصب کے سر پر ہاتھ ہے ریگن کا

www.freepdfpost.blogspot.com

# یزید سے ہیں نبرد آزما فلسطینی

یزید سے ہیں نبرد آزما فلسطینی
اٹھائے ہاتھوں میں اپنے حسینیت کا علم
ادیبو، شاعرو، دانشورو، سُخن دانو
کرو حکایتِ بیروت خون دل سے رقم
شکست جہل کو ہوگی شعور جیتے گا
کرے گا جہل کہاں تک سرِ شعور قلم



چلی ہے وہ ہوائے زہر آگیں
کہ بجھ کر رہ گئی ہے شمعِ تمکیں
دُعا گویانِ عالم کو خبر کیا
کہ کس عالم میں ہیں اہلِ فلسطیں
ہوا لبنان میں وہ حشر برپا
زمیں خونِ شہیداں سے ہے رنگیں

www.freepdfpost.blogspot.com



شیوخ و شاہ کو سمجھو نہ پاسبانِ حرم
یہ بندگانِ زر و سیم ہیں خدا کی قسم
شیوخ و شاہ تو ہیں خود شریکِ ظلم و ستم
شیوخ و شاہ سے رکھّو نہ کچھ اُمیدِ کرم
امیر کیسے نہ واشنگٹن کے ساتھ رہیں
انہی کے دم سے ہیں ساری امارتیں ہمدم
یہ مانگتے ہیں دعائیں برائے اسرائیل
کہ اسرائیل سے ہیں بادشاہتیں قائم
غرض انہیں تو فقط اپنے تخت و تاج سے ہے
انہیں شہید فلسطینیوں کا کیوں ہو غم

گماشتے ہیں، یہ سب سامراج کے یارو

www.freepdfpost.blogspot.com

# 1971ء کے خوش آشام بنگال کے نام

محبّت گولیوں سے بو رہے ہو
وطن کا چہرہ خوں سے دھو رہے ہو
گماں تم کو کہ رستہ کٹ رہا ہے
یقیں مجھ کو کہ منزل کھو رہے ہو

(مشرقی پاکستان میں فوج کشی کے موقع پر)

# لوگو

آخری رات ہے یہ سر نہ جُھکانا لوگو
حُسنِ ادراک کی شمعیں نہ بجھانا لوگو
اِنتہاءِ ظلم کی ہوجائے وفا والوں پر
غیر ممکن ہے محبت کو مٹانا لوگو

---

وہ کہہ رہے ہیں محبت نہیں وطن سے مجھے
سکھا رہے ہیں محبت مشین گن سے مجھے
میں بے شعور ہوں، کہتا نہیں ستم کو کرم
یہی خطاب ملا ان کی انجمن سے مجھے

www.freepdfpost.blogspot.com

جُھکے گا ظلم کا پرچم یقیں آج بھی ہے
مرے خیال کی دنیا حسین آج بھی ہے

بہت ہوائیں چلیں میرا رُخ بدلنے کو
مگر نگاہ میں وہ سر زمین آج بھی ہے

صعوبتوں کے سفر میں ہے کاروان حُسین
یزید چَین سے مسند نشین آج بھی ہے

www.freepdfpost.blogspot.com

# بگیالہولہان

ہریالی کو آنکھیں ترسیں بگیا لہولہان
پیار کے گیت سناؤں کس کو شہر ہوئے ویران
بگیالہولہان
ڈستی ہیں سورج کی کرنیں چاند جلائے جان
پگ پگ موت کے گہرے سائے جیون موت سمان
چاروں اور ہوا پھرتی ہے لے کر تیر کمان
بگیالہولہان
چھلنی ہیں کلیوں کے سینے خون میں لت پت پات
اور نہ جانے کب تک ہوگی اشکوں کی برسات
دُنیا والو کب بیتیں گے دُکھ کے یہ دن رات
خون سے ہولی کھیل رہے ہیں دھرتی کے بلوان
بگیالہولہان

www.freepdfpost.blogspot.com

# داستانِ دلِ دو نیم

اک حسیں گاؤں تھا کنارِ آب
کتنا شاداب تھا دیارِ آب

کیا عجب بے نیاز بستی تھی
مفلسی میں بھی ایک مستی تھی

کتنے دلدار تھے ہمارے دوست
وہ بچارے وہ بے سہارے دوست

اپنا اک دائرہ تھا' دھرتی تھی
زندگی چین سے گزرتی تھی

قصّہ جب یوسف و زلیخا کا
میٹھے میٹھے سروں میں چھِڑتا تھا

قصر شاہوں کے ہلنے لگتے تھے
چاک سینوں کے سلنے لگتے تھے

www.freepdfpost.blogspot.com

گیت سُنتے تھے گیت گاتے تھے
ڈوب کر سُر میں دن بِتاتے تھے

یوں بھڑک اٹھی نفرتوں کی آگ
زندگی میں رہے وہ رنگ نہ راگ

دیکھنے کیا لگے سہانے خواب
ہوگئے اپنے آشیانے خواب

یہ بجا زیست پاپیادہ تھی
دھوپ سے چھاؤں تو زیادہ تھی

شاخ سے ٹوٹ کر ہوا کے ہوئے
در بدر اُس گلی سے آکے ہوئے

اجنبی لوگ، اجنبی راہیں
لب پہ آباد ہوگئیں آہیں

www.freepdfpost.blogspot.com

ہوئے آقا فرنگیوں کے غُلام
شبِ آلام ہو سکی نہ تمام

ہو گئے حکمراں کمینے لوگ
خاک میں مل گئے نگینے لوگ

ہر محبِّ وطن ذلیل ہوا
رات کا فاصلہ طویل ہوا

بے حیائی کو جس نے اپنایا
وہی عِزّت ماب کہلایا

آمروں کے جو گیت گاتے رہے
وہی انعام و داد پاتے رہے

رہزنوں نے جو رہزنی کی تھی
رہبروں نے بھی کیا کمی کی تھی

www.freepdfpost.blogspot.com

ایک بار اور ہم ہوئے تقسیم
ایک بار اور دل ہوا دونیم

ہوگئے دور راہبر کیا کیا
چھن گئے ہائے ہم سفر کیا کیا

یہ فسانہ ہے پاسبانوں کا
چاق و چوبند نوجوانوں کا

سرحدوں کی نہ پاسبانی کی
ہم سے ہی داد لی جوانی کی

اس زمانے کی کیا لکھوں رُوداد
خوف، مہنگائی، جبر و استبداد

اب کمشنر زکوٰۃ دیتے ہیں
اور ٹی، وی پہ داد لیتے ہیں

www.freepdfpost.blogspot.com

بھیک سے ملک بھی چلے ہیں کبھی
زندہ قوموں کا یہ شعار نہیں

اک نظر اپنی زندگی پر ڈال
اک نظر اپنے اردلی پر ڈال

فاصلہ خود ہی کر ذرا محسوس
یوں نہ اسلام کا نکال جلوس

یہ زمیں تو حسین ہے بے حد
حکمرانوں کی نیتیں ہیں بد

حکمراں جب تلک ہیں یہ بے درد
اس زمیں کا رہے گا چہرہ زرد

یہ زمیں جب تلک نہ لیں گے ہم
اس سے اُگتے رہیں گے یونہی غم

www.freepdfpost.blogspot.com

بے گھری کو کریں گے ہم ہی دُور
ہم ہی دیں گے دلوں کو پیار کا نور

خلق صدیوں کے ظلم کی ماری
یوں نہ حیراں پھرے گی بے چاری

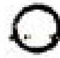
روٹی، کپڑا، مکان ہم دیں گے
اہلِ محنت کو شان ہم دیں گے

اس خزاں کو مٹائیں گے ہم ہی
فصلِ گل لے کے آئیں گے ہم ہی

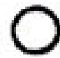
www.freepdfpost.blogspot.com

# گوشے میں قفس کے........

بہت سے دکھ سہے ہیں اور سہہ جا
یہ فرصت پھر کہاں، کچھ شعر کہہ جا
وفا کی راہ میں خود کو مِٹا کے
زمانے کو ہمیشہ یاد رہ جا
بہت مشکل مری پہچان ہوگی
بدل ڈالوں اگر میں اپنا لہجا



دل کی کچھ پروا نہیں زخمِ جگر کا غم نہیں
غم اگر ہے تو وطن کا، ہم کو گھر کا غم نہیں
اس جہادِ زندگی میں ہم تو سمجھے ہیں یہی
وہ بشر ہی کیا جسے نوعِ بشر کا غم نہیں



گناہِ عشق پہ کیونکر نہ ہو یہ دل نازاں
لگا رہا ہے کنارے ہمیں یہی طوفاں
اب اور جاکے کہیں اپنا سر کھپا ناصح
یہی نا، کوچہ محبوب میں ہے جاں کا زیاں

www.freepdfpost.blogspot.com

## خدا ہمارا ہے

خدا تمہارا نہیں ہے خدا ہمارا ہے
اُسے زمین پہ یہ ظلم کب گوارا ہے

لہو پیو گے کہاں تک ہمارا دھنوانو
بڑھاؤ اپنی دکاں سیم و زر کے دیوانو
نشاں کہیں نہ رہے گا تمہارا شیطانو
ہمیں یقیں ہے کہ انسان اس کو پیارا ہے
خدا تمہارا نہیں ہے خدا ہمارا ہے
اُسے زمین پہ یہ ظلم کب گوارا ہے

www.freepdfpost.blogspot.com

نئے شعور کی ہے روشنی نگاہوں میں
اک آگ سی بھی ہے اب اپنی سرد آہوں میں
کھلیں گے پھول نظر کے سحر کی بانہوں میں
دکھے دلوں کو اسی آس کا سہارا ہے
خدا تمہارا نہیں ہے، خدا ہمارا ہے
اُسے زمین پہ یہ ظلم کب گوارا ہے

طلسمِ سایۂ خوف و ہراس توڑیں گے
قدم بڑھائیں گے زنجیرِ یاس توڑیں گے
کبھی کسی کے نہ ہم دل کی آس توڑیں گے
رہے گا یاد جو عہدِ ستم گزارا ہے
اُسے زمین پہ یہ ظلم کب گوارا ہے

www.freepdfpost.blogspot.com

کیا یہ کس نے تقاضا ہمیں شراب ملے
ہر اک فراق گوارا مگر کتاب ملے

یہ سوچ کر نہ کبھی ہم نے عرضِ حال کیا
کہ اُس طرف سے ہمیں جانے کیا جواب ملے

نہ کوہ پر اُنہیں دیکھا نہ دشت میں پایا
عدالتوں ہی میں عشاقِ انقلاب ملے

ہمارے سامنے ابھرے اُبھر کے ڈوب گئے
اُفق پہ ایسے بھی کچھ ہم کو آفتاب ملے

بہار آئی مگر ہم کو یہ رہی حسرت
کسی روش پہ مہکتا کوئی گلاب ملے

مٹے جو راہِ وطن میں پڑے ہیں زنداں میں
وہ حکمراں ہیں سروں کے جنہیں خطاب ملے

اسیر رنج و محن اک ہمیں نہ تھے جالبؔ
قفس میں اور بہت خانماں خراب ملے

www.freepdfpost.blogspot.com

# اپنے بچوں کے نام

میں ضرور آؤں گا اک عہدِ حسیں کی صُورت
دکھ میں ڈوبے ہوئے دن رات گزر جائیں گے
کوئی تحقیر کی نظروں سے نہ دیکھے گا ہمیں
پیار کے رنگ ہر اک سمت بکھر جائیں گے
پیار اُگائے گی نگاہوں کو سکوں بخشے گی
یہ زمیں خُلدِ بریں کی صُورت
میں ضرور آؤں گا اک عہد حسین کی صُورت

ایسے الفاظ نہ اوراق لغت میں ہوں گے
جن سے انسان کی توہین کا پہلو نکلے
ایسے افکار بھی زندہ نہ رہیں گے جن سے
چند لوگوں ہی کی تسکین کا پہلو نکلے

www.freepdfpost.blogspot.com

خوں نہ روئے گا کبھی درد کی تنہائی میں
دل کسی خاک نشیں کی صُورت
میں ضرور آؤں گا اک عہدِ حسیں کی صُورت

کسی لہجے سے نہ مجروح سماعت ہوگی
جہل کے ناز اُٹھانے نہ پڑیں گے ہم کو
یاس انگیز اندھیرا نہ کبھی چھائے گا
آس کے دیپ بجھانے نہ پڑیں گے ہم کو
غم کے ماروں کی ہر اک شام چمک اٹھے گی
صبح فرخندہ جبیں کی صُورت
میں ضرور آؤں گا اک عہدِ حسیں کی صُورت

www.freepdfpost.blogspot.com

# لتا

تیرے مدھر گیتوں کے سہارے
بیتے ہیں دِن رَین ہمارے
تیری اگر آواز نہ ہوتی
بجھ جاتی جیون کی جوتی
تیرے سچّے سُر ہیں ایسے
جیسے سورج، چاند، ستارے
تیرے مدھر گیتوں کے سہارے
بیتے ہیں دن رین ہمارے
کیا کیا تونے گیت ہیں گائے
سُر جب لاگے من جھک جائے

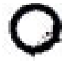
www.freepdfpost.blogspot.com

تجھ کو سُن کر جی اٹھتے ہیں
ہم جیسے دکھ درد کے مارے
تیرے مدھر گیتوں کے سہارے
بیتے ہیں دن رین ہمارے

میرا تجھ میں آن بسی ہے
انگ وہی ہے رنگ وہی ہے
جگ میں تیرے داس ہیں اتنے
جتنے ہیں آکاش پہ تارے
تیرے مدھر گیتوں کے سہارے
بیتے ہیں دن رین ہمارے

(حیدر آباد جیل میں لکھی گئی)

www.freepdfpost.blogspot.com



تیری بھیگی ہوئی آنکھیں ہیں مجھے یاد اب تک
تو اسی طرح خیالوں میں ہے آباد اب تک

تو مرے ساتھ ہمیشہ رہی دھڑکن دھڑکن
تجھ کو بھولا نہیں اے جاں دلِ ناشاد اب تک

آنسوؤں پر وہی پہرے ہیں ستم گاروں کے
وہی ہونٹوں پہ ہے سہمی ہوئی فریاد اب تک

اپنا افسانۂ غم کس کو سناتے جالبؔ
ہم تو سنتے رہے اوروں ہی روداد اب تک

www.freepdfpost.blogspot.com



چُور تھا زخموں سے دل، زخمی جگر بھی ہوگیا
اُس کو روتے تھے کہ سُونا یہ نگر بھی ہوگیا

لوگ اسی صورت پریشاں ہیں جدھر بھی دیکھئے
اور وہ کہتے ہیں کوہِ غم تو سر بھی ہوگیا

بام و در پر ہے مسلّط آج بھی شامِ الم
یوں تو ان گلیوں سے خورشیدِ سحر بھی ہوگیا

اُس ستمگر کی حقیقت ہم پہ ظاہر ہوگئی
ختم خوش فہمی کی منزل کا سفر بھی ہوگیا

www.freepdfpost.blogspot.com

# میری بچّی

میری بچّی میں آؤں نہ آؤں
آنے والا زمانہ ہے تیرا
تیرے ننھے سے دل کو دکھوں نے
میں نے مانا کہ ہے آج گھیرا
آنے والا زمانہ ہے تیرا

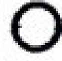
تیری آشا کی بگیا کِھلے گی
چاند کی تجھ کو گڑیا ملے گی
تیری آنکھوں میں آنسو نہ ہوں گے
ختم ہوگا سِتم کا اندھیرا
آنے والا زمانہ ہے تیرا

www.freepdfpost.blogspot.com

درد کی رات ہے کوئی دم کی
ٹوٹ جائے گی زنجیر غم کی
مسکرائے گی ہر آس تیری
لے کے آئے گا خوشیاں سویرا
آنے والا زمانہ ہے تیرا

سچ کی راہوں میں جو مر گئے ہیں
فاصلے مختصر کر گئے ہیں
دُکھ نہ جھیلیں گے ہم منہ چھپا کے
سُکھ نہ لوٹے گا کوئی لٹیرا
آنے والا زمانہ ہے تیرا

www.freepdfpost.blogspot.com



کسی سے حال دلِ زار مت کہو سائیں
یہ وقت جیسے بھی گزرے گزار لو سائیں

وہ اس طرح سے ہیں بچھڑے کہ مل نہیں سکتے
وہ اب نہ آئیں گے ان کو صدا نہ دو سائیں

تمہیں پیام دیئے ہیں صبا کے ہاتھ بہت
تمہارے شہر میں ہیں تم جو آسکو سائیں

نہ مال و زر کی تمنا نہ جاہ و حشمت کی
ملیں گے پیار سے ہم ایسے لوگ تو سائیں

کہیں تو کس سے کہیں اور سنے تو کون سنے
گزر گئی ہے محبت میں ہم پہ جو سائیں

اکیلے جاگتے رہنے سے کچھ نہیں ہوگا
تمام خواب میں ہیں تم بھی سو رہو سائیں

www.freepdfpost.blogspot.com

میری بانہوں میں رہے میری نگاہوں میں رہے
اِس سے پہلے اس قدر کب وہ خیالوں میں رہے

رفتگاں کو یاد کرنے کی بہت فرصت ملی
میری آنکھوں میں رہے وہ میرے اشکوں میں رہے

آشیاں سے بھی قفس کی زندگی اچھّی لگی
رات دن بچھڑے ہوئے احباب یادوں میں رہے

موت بھی ان کو جدا مجھ سے نہ جالبؔ کرسکی
میرے گیتوں میں رہے وہ میری غزلوں میں رہے

www.freepdfpost.blogspot.com

# کہنے کی بات

شاعر بھی زنجیر بپا ہے گائک بھی آزاد نہیں
ہر دل پر ہیں خوف کے سائے کون ہے جو ناشاد نہیں

اُونچ نیچ کی گرد نہ پڑنے دو سوچوں کے دامن پر
یہی کہا تھا ہم نے یارو اور ہمیں کچھ یاد نہیں

جو کہنے کی بات تھی کہہ کر دار و رسن تک آئے ہیں
ہونٹوں پر ہے گیت وفا کا آہ نہیں فریاد نہیں

لاکھ دھڑکتا ہو پہلو میں پتّھر ہی کہلائے گا
انسانوں کے درد سے جو دل اے جالبؔ آباد نہیں

www.freepdfpost.blogspot.com

زندگی بھر ذہن و دل پر خوف کے سائے رہے
ہائے سچّائی کے کتنے پھول مرجھائے رہے

عمر اپنی کٹ گئی محرومیوں کی دھوپ میں
چند لوگوں کا مقدّر زلف کے سائے رہے

روشنی کے دشمنوں نے روشنی ہونے نہ دی
ایک مدّت تک خیال و فکر دھندلائے رہے

دوسروں کو روشنی دیتے رہے دن رات ہم
اپنے ارمانوں کے سورج چاند گہنائے رہے

آرہی ہے، آنے والی ہے محبت کی سحر
ہم یہی کہہ کہہ کے اپنے دل کو بہلائے رہے

www.freepdfpost.blogspot.com

کچھ لوگ خیالوں سے چلے جائیں تو سوئیں
بیتے ہوئے دن رات نہ یاد آئیں تو سوئیں

چہرے جو کبھی ہم کو دکھائی نہیں دیں گے
آ آ کے تصور میں نہ تڑپائیں تو سوئیں

برسات کی رُت کے وہ طرب ریز مناظر
سینے میں نہ اک آگ سی بھڑکائیں تو سوئیں

صبحوں کے مقدّر کو جگاتے ہوئے مکھڑے
آنچل جو نگاہوں میں نہ لہرائیں تو سوئیں

محسوس یہ ہوتا ہے ابھی جاگ رہے ہیں
لاہور کے سب یار بھی سوجائیں تو سوئیں

www.freepdfpost.blogspot.com

# ننھی جا سو جا

جب دیکھو تو پاس کھڑی ہے ننھی جا سو جا
تجھے بلاتی ہے سپنوں کی نگری جا سو جا
غصے سے کیوں گھور رہی ہے میں آجاؤں گا
کہہ جو دیا ہے تیرے لئے اک گڑیا لاؤں گا
گئی نہ ضد کرنے کی عادت تیری جا سو جا
ننھی جا سو جا

ان کالے دروازوں سے مت لگ کر دیکھ مجھے
اُڑ جاتی ہے نیند آنکھوں سے پاکر پاس تجھے
مجھ کو بھی سونے دے میری پیاری جا سو جا
ننھی جا سو جا

کیوں اپنوں اور بیگانوں کے شکوے کرتی ہے
کیوں آنکھوں میں آنسو لاکر آہیں بھرتی ہے
رونے سے کب رات کٹی ہے دکھ کی جا سو جا
ننھی جا سو جا

www.freepdfpost.blogspot.com

## اپنے بیٹے طاہر عباس کی یاد میں

آج وہ زندہ جو ہوتا' وہ بھی خط لکھتا مجھے
پڑھ کے نور افشاں کا خط وہ اور یاد آیا مجھے

یوں تو کیا پایا ہے اس جینے میں اشکوں کے سوا
زندگی بھر اس کا کھو جانا نہ بھولے گا مجھے

پھول کو جب دیکھتا ہوں میری بھر آتی ہے آنکھ
لگ رہا ہے یہ جہاں صدیوں کا ویرانہ مجھے

جی بھی کیا سکتا تھا وہ اس سنگدِل ماحول میں
اب سمجھ آیا جہاں سے اس کا اُٹھ جانا مجھے

www.freepdfpost.blogspot.com

باتیں تو کچھ ایسی ہیں کہ خود سے بھی نہ کی جائیں
سوچا ہے خموشی سے ہر اک زہر کو پی جائیں

اپنا تو نہیں کوئی وہاں پوچھنے والا
اُس بزم میں جانا ہے جنہیں اب تو وہی جائیں

اب تجھ سے ہمیں کوئی تعلّق نہیں رکھنا
اچھا ہو کہ دل سے تری یادیں بھی چلی جائیں

اک عمر اُٹھائے ہیں سِتم غیر کے ہم نے
اپنوں کی تو اک پل بھی جفائیں نہ سہی جائیں

جالبؔ غمِ دوراں ہو کہ یادِ رُخِ جاناں
تنہا مجھے رہنے دیں مرے دل سے سبھی جائیں

## صد شُکر

اہلِ سِتم کے حلقہ بگوشوں میں ہم نہیں
صد شکر اِن ضمیر فروشوں میں ہم نہیں

www.freepdfpost.blogspot.com

# سچ ہی لکھتے جانا

دینا پڑے کچھ ہی ہرجانہ سچ ہی لکھتے جانا
مت گھبرانا مت ڈر جانا، سچ ہی لکھتے جانا

باطل کی منہ زور ہَوا سے جو نہ کبھی بجھ پائیں
وہ شمعیں روشن کر جانا سچ ہی لکھتے جانا

پل دو پل کے عیش کی خاطر کیا دینا کیا جُھکنا
آخر سب کو ہے مرجانا سچ ہی لکھتے جانا

لوحِ جہاں پر نام تمہارا لکھا رہے گا یونہی
جالبؔ سچ کا دم بھرجانا سچ ہی لکھتے جانا

www.freepdfpost.blogspot.com



ذرّے ہی سہی کوہ سے ٹکرا تو گئے ہم
دل لے کے سرِ عرصۂ غم آتو گئے ہم

اب نام رہے یا نہ رہے عشق میں اپنا
رُودادِ وفا دار پہ دُہرا تو گئے ہم

کہتے تھے جو اب کوئی نہیں جاں سے گزرتا
لو جاں سے گزر کر انہیں جھٹلا تو گئے ہم

جاں اپنی گنوا کر کبھی گھر اپنا جلا کر
دل اُن کا ہر اک طور سے بہلا تو گئے ہم

کچھ اور ہی عالم تھا پسِ چہرۂ یاراں
رہتا جو یونہی راز اُسے پاتو گئے ہم

اب سوچ رہے ہیں کہ یہ ممکن ہی نہیں ہے
پھر ان سے نہ ملنے کی قسم کھا تو گئے ہم

اٹھیں کہ نہ اٹھیں یہ رضا ان کی ہے جالبؔ
لوگوں کو سرِدار نظر آ تو گئے ہم

www.freepdfpost.blogspot.com

## شکوہ نہ کر

کیا ہے عِشق تو شِکوہ نہ کر زمانے کا
بیاں ہوا تو گیا حسن اس فسانے کا

سزا کے طور پہ ہم کو ملا قفس جالبؔ
بہت تھا شوق ہمیں آشیاں بنانے کا

www.freepdfpost.blogspot.com

# شبِ الم کا سفر

کیا ہے صرف بہر گام خونِ قلب و جگر
بھلا سکے گی نہ ہم کو طلب کی راہ گزر

کہاں تمام ہوا ہے شبِ الم کا سفر
ابھی تو دور بہت دور ہے طلوعِ سحر

نہ اپنے لب پہ فغاں ہے نہ اپنی آنکھ ہی تر
ہمارے درد کی پھر بھی ہے اک جہاں کو خبر

اسے بجھا نہ سکے گی ہوا زمانے کی
جلا چکے ہیں لہو سے جو ہم چراغِ سحر

جگر کا خون ہوا دل بھی ہوگیا چھلنی
مگر ملال نہیں ہے ذرا بھی چہرے پر

ضرور ان کے قدم لیں گی منزلیں اک دن
کہ ایک عمر سے اہلِ جنوں میں محوِ سفر

www.freepdfpost.blogspot.com

وہی ہوئے ہیں سرافراز دہر میں اے دوست
کٹا گئے ہیں رہِ عشق میں جو اپنے سر

سلام دیس کے جمہوریت پسندوں کو
جو سب کے حق کے لئے لڑ رہے ہیں شام سحر

ق

ہیں انقلاب کے ذاکر بہت زمانے میں
حکایتیں نہ سُنا عیشِ گفتگو سے گزر

نظر اُٹھا کے جہاں کو بھی دیکھ لے جالبؔ
عمل کی سمت بھی آ شعر و شاعری ہی نہ کر

www.freepdfpost.blogspot.com

دنیا ہے کتنی ظالم ہنستی ہے دل دُکھا کے
پھر بھی نہیں بجھائے ہم نے دیئے وفا کے

ہم نے سلوکِ یاراں دیکھا جو دشمنوں سا
بھر آیا دل ہمارا روئے ہیں منہ چھپا کے

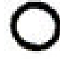
کیوں کر نہ ہم بٹھائیں پلکوں پہ ان غموں کو
شام و سحر یہی تو ملتے ہیں مسکرا کے

تاعمر اس ہنر سے اپنی نہ جان چھوٹی
کھاتے رہے ہیں پتّھر ہم آئینہ دکھا کے

اس زلفِ خم بہ خم کا سر سے گیا نہ سودا
دنیا نے ہم کو دیکھا سو بار آزما کے

جالبؔ ہوا قفس میں یہ راز آشکارا
اہلِ جنُوں کے بھی تھے کیا حوصلے بلا کے

www.freepdfpost.blogspot.com



دشمنوں نے جو دشمنی کی ہے
دوستوں نے بھی کیا کمی کی ہے

خامشی پر ہیں لوگ زیرِ عتاب
اور ہم نے تو بات بھی کی ہے

مطمئن ہے ضمیر تو اپنا
بات ساری ضمیر ہی کی ہے

اپنی تو داستاں ہے بس اتنی
غم اٹھائے ہیں شاعری کی ہے

اب نظر میں نہیں ہے ایک ہی پھول
فکر ہم کو کلی کلی کی ہے

پا سکیں گے نہ عمر بھر جس کو
جستجو آج بھی اُسی کی ہے

جب مہ و مہر بجھ گئے جالبؔ
ہم نے اشکوں سے روشنی کی ہے

www.freepdfpost.blogspot.com

شامِ غم کو سحر کہوں کیسے
دوستوں کو فریب دوں کیسے

دار تک سب پہنچ گئے ہیں یار
دوش پر سر لئے پھروں کیسے

عمر بھر ساتھ چلنے والوں کو
یوں سرِ راہ چھوڑ دوں کیسے

اب کہاں خوں اسے پلانے کو
اُس ستمگر سے اب مِلوں کیسے

دو قدم پر ہے منزلِ جاناں
اب رہِ عشق میں رُکوں کیسے

مجھ میں جب تک ہے زندگی باقی
ظلم سے ہار مان لوں کیسے

قاتلِ مہر و ماہ کو جالبؔ
امن کی روشنی کہوں کیسے

www.freepdfpost.blogspot.com

یہ منصف بھی تو قیدی ہیں ہمیں انصاف کیا دیں گے
لکھا ہے ان کے چہروں پر جو ہم کو فیصلہ دیں گے

اٹھائیں لاکھ دیواریں طلوعِ مہر تو ہوگا
یہ شب کے پاسبان کب تک نہ ہم کو راستہ دیں گے

ہمیں تو شوق ہے اہلِ جنوں کے ساتھ چلنے کا
نہیں پروا ہمیں یہ اہلِ دانش کیا سزا دیں گے

ہمارے ذہن میں آزاد مستقبل کا نقشہ ہے
زمیں کے ذرّے ذرّے کا مقدّر جگمگا دیں گے

ہمارے قتل پر جو آج ہیں خاموش کل جالبؔ
بہت آنسو بہائیں گے بہت دادِ وفا دیں گے

www.freepdfpost.blogspot.com

# عہدِ سزا

یہ ایک عہد سزا ہے جزا کی بات نہ کر
دُعا سے ہاتھ اٹھا رکھ، دوا کی بات نہ کر

خدا کے نام پہ ظالم نہیں یہ ظُلم روا
مجھے جو چاہے سزا دے خدا کی بات نہ کر

حیات اب تو انہی محبسوں میں گزرے گی
ستم گروں سے کوئی التجاء کی بات نہ کر

انہی کے ہاتھ میں پتھر ہیں جن کو پیار کیا
یہ دیکھ حشر ہمارا وفا کی بات نہ کر

ابھی تو پائی ہے میں نے رہائی رہزن سے
بھٹک نہ جاؤں میں پھر رہنما کی بات نہ کر

بجھا دیا ہے ہوا نے ہر اک دیا کا دیا
نہ ڈھونڈ اہل کرم کو دیا کی بات نہ کر

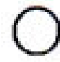
نزولِ حبس ہُوا ہے فلک سے اے جالبؔ
گھُٹا گھُٹا ہی سہی دم گھٹا کی بات نہ کر

www.freepdfpost.blogspot.com

دل کی شکستگی کے ہیں آثار پھر بہت
اہلِ جفا ہیں درپئے آزاد پھر بہت

جو لفظ کھا گئے تھے چمن کی شگفتگی
ہر صبح لکھ رہے ہیں وہ اخبار پھر بہت

جو بچ رہا ہے اس کو گنوانے کے واسطے
کوشاں ہیں اہلِ جبّہ و دستار پھر بہت



دکھ اٹھانے میں ہے کمال ہمیں
کرگیا فن یہ لازوال ہمیں

www.freepdfpost.blogspot.com

# بیاد شاہ عبداللطیف بھٹائی

پچھلے دنوں جو بلوانوں نے یہاں قیامت ڈھائی
اُس پر کیا کیا دل رویا ہے پوچھ نہ شاہ بھٹائی

اپنی اپنی سوچ ہے پیارے اپنا اپنا دل ہے
تونے لیں قاتل کی بلائیں آنکھ مری بھر آئی

میں نے اتنی دُور سے خوں بہنے کا شور سُنا ہے
پاس ہی رہنے والوں تک کوئی آواز نہ آئی

یوسف کے قصے سے ہم کو یہ ادراک ہوا ہے
مال منال کے سب ہیں بندے کون کسی کا بھائی

تخت و تاج کی افسوں کاری اندھا کردیتی ہے
ہر سچ کی پہچان سے عاری ہوتی ہے دارائی

www.freepdfpost.blogspot.com

جھوٹی خبریں گھڑنے والے جھوٹے شعر سنانے والے
لوگو صبر کہ اپنے کیے کی جلد سزا ہیں پانے والے

درد تو آنکھوں سے بہتا ہے اور چہرہ سب کچھ کہتا ہے
یہ مت لکھّو وہ مت لکھّو آئے بڑے سمجھانے والے

خود کاٹیں گے اپنی مشکل خود پائیں گے اپنی منزل
راہزنوں سے بھی بدتر ہیں راہنما کہلانے والے

ان سے پیار کیا ہے ہم نے ان کی راہ میں ہم بیٹھے ہیں
ناممکن ہے جن کا ملنا اور نہیں جو آنے والے

ان پر بھی ہنستی تھی دنیا آوازے کستی تھی دُنیا
جالبؔ اپنی ہی صورت تھے عِشق میں جاں سے جانے والے

www.freepdfpost.blogspot.com

# تیرے ہونے سے

دل کی کونپل ہری تیرے ہونے سے ہے
زندگی، زندگی تیرے ہونے سے ہے

کِشت زاروں میں تو، کارخانوں میں تُو
ان زمینوں میں تو، آسمانوں میں تُو

شعر میں، نثر میں، داستانوں میں تُو
شہر و صحرا میں تُو اور چٹانوں میں تُو

حُسنِ صورت گری تیرے ہونے سے ہے
زندگَی، زندگی تیرے ہونے سے ہے

تجھ سے ہے آفرینش، نمو، ارتقاء
تجھ سے ہیں قافلے، راستے، رہنُما

تو نہ ہوتی تو کیا تھا چمن، کیا صبا
کیسے کٹتا سفر درد کا یاس کا

www.freepdfpost.blogspot.com

آس کی روشنی تیرے ہونے سے ہے
زندگی، زندگی تیرے ہونے سے ہے

خوف و نفرت کی ہر حد مٹانے نکل
عقل و دانش کی شمعیں جلانے نکل

زیر دستوں کی ہمّت بندھانے نکل
ہم خیال اور اپنے بنانے نکل

لب کُشا بے کسی تیرے ہونے سے ہے
زندگی، زندگی تیرے ہونے سے ہے

www.freepdfpost.blogspot.com

# نذرِ مصحفی

اک شخص باضمیر مرا یار مصحفی
میری طرح وفا کا پرستار مصحفی

رہتا تھا کج کلاہ امیروں کے درمیاں
یکسر لئے ہوئے مرا کردار مصحفی

دیتے ہیں داد غیر کو کب اہل لکھنؤ
کب داد کا تھا ان سے طلب گار مصحفی

ناقدری جہاں سے کئی بار آکے تنگ
اک عمر شعر سے رہا بے زار مصحفی

دربار میں تھا بار کہاں اس غریب کو
برسوں مثالِ میر پھرا خوار مصحفی

میں نے بھی اس گلی میں گزاری ہے رو کے عمر
ملتا ہے اس گلی میں کسے پیار مصحفی

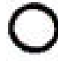
www.freepdfpost.blogspot.com

# ناداں نہیں ہیں یار

جن کو جہاں کا غم ہے وہ معدودے چند ہیں
ورنہ تمام اپنی ترقی پسند ہیں

دشتِ وفا میں ساتھ ہمارے وہ کیوں چلیں
ناداں نہیں ہیں یار بڑے ہوشمند ہیں

www.freepdfpost.blogspot.com



بہت روشن ہے شامِ غم ہماری
کسی کی یاد ہے ہم دم ہماری

غلط ہے لاتعلّق ہیں چمن سے
تمہارے پھول اور شبنم ہماری

یہ پلکوں پر نئے آنسو نہیں ہیں
ازل سے آنکھ ہے پُرنم ہماری

ہر اک لب پر تبسّم دیکھنے کی
تمنا کب ہوئی ہے کم ہماری

کہی ہے ہم نے خود سے بھی بہت کم
نہ پوچھو داستانِ غم ہماری

www.freepdfpost.blogspot.com

ظلمت کو جو فروغ ہے دیدہ وروں سے ہے
یہ کاروبارِ شب انہی سوداگروں سے ہے

اٹھیں تو ہر غرورِ شہی خاک میں ملے
قصرِ بلند بام، خمیدہ سروں سے ہے

یہ اور بات اس پہ مسلّط ہیں بدنہاد
یہ خوش نما دیار ہمیں بے گھروں سے ہے

کیا عقل کیا شعور کی باتیں کریں یہاں
سر کو معاملہ تو یہاں پتھّروں سے ہے

اب سے نہیں ہیں تشنہ لبوں کو شکایتیں
یہ میکدہ تو کب سے تہی ساغروں سے ہے

www.freepdfpost.blogspot.com

## ملاقات

جو ہو نہ سکی بات وہ چہروں سے عیاں تھی
حالات کا ماتم تھا ملاقات کہاں تھی

اس نے نہ ٹھہرنے دیا پہروں مرے دل کو
جو تیری نگاہوں میں شکایت مری جاں تھی

گھر میں بھی کہاں چین سے سوئے تھے کبھی ہم
جو رات ہے زنداں میں وہی رات وہاں تھی

یکساں ہیں مری جان قفس اور نشیمن
انسان کی توقیر یہاں ہے نہ وہاں تھی

www.freepdfpost.blogspot.com

شاہوں سے جو کچھ ربط نہ قائم ہوا اپنا
عادت کا بھی کچھ جبر تھا کچھ اپنی زبان تھی

صیّاد نے یونہی تو قفس میں نہیں ڈالا
مشہور گلستاں میں بہت میری فغاں تھی

تو ایک حقیقت ہے مری جاں مری ہمدم
جو تھی مری غزلوں میں وہ اک وہم و گماں تھی

محسوس کیا میں نے ترے غم سے غمِ دہر
ورنہ مرے اشعار میں یہ بات کہاں تھی

www.freepdfpost.blogspot.com

# لمبی نہیں ہے ظلم کی عمر

ہم اور اپنوں کے کیا پاس چھوڑ آئے ہیں
یہی کہ دہشت و افلاس چھوڑ آئے ہیں

ہماری قید سے لمبی نہیں ہے ظلم کی عمر
یہی حسین سا احساس چھوڑ آئے ہیں

کسی بھی شام نہ آئے گی مے کی یاد ہمیں
درِ قفس سے اُدھر پیاس چھوڑ آئے ہیں

ہماری ذکر سے خالی نہ ہوگی بزم کوئی
ہم اپنے ذہن کی وہ باس چھوڑ آئے ہیں

چلے تھے جب تو نہ تھا رنگِ یاس چہروں پر
دلوں میں ایک عجب آس چھوڑ آئے ہیں

www.freepdfpost.blogspot.com

میر و غالب بنے یگانہ بنے
آدمی اے خدا خدا نہ بنے

موت کی دسترس میں کب سے ہیں
زندگی کا کوئی بہانہ بنے

اپنا شاید یہی تھا جرم اے دوست
با وفا بن کے بے وفا نہ بنے

ہم پہ اک اعتراض یہ بھی ہے
بے نوا ہو کے بے نوا نہ بنے

یہ بھی اپنا قصور کیا کم ہے
کسی قاتل کے ہم نوا نہ بنے

کیا گِلہ سنگدل زمانے کا
آشنا ہی جب آشنا نہ بنے

چھوڑ کر اس گلی کو اے جالبؔ
اک حقیقت سے ہم فسانہ بنے

www.freepdfpost.blogspot.com

نہ کوئی شب ہو شبِ غم یہ سوچتے ہیں ہم
کسی کی آنکھ نہ ہو نم، یہ سوچتے ہیں ہم

گلہ گزار نہ ہو کوئی چشمِ ساقی کا
کسی پہ لطف نہ ہو کم، یہ سوچتے ہیں ہم

کسی کے لب پہ نہ ہو داستانِ تشنہ لبی
زمیں پہ کوئی نہ ہو جم، یہ سوچتے ہیں ہم

زمیں پہ آگ نہ برسے فضا سدا مہکے
بپا نہ ہو کہیں ماتم، یہ سوچتے ہیں ہم

کرے نہ کوئی زمانے میں جنگ کی باتیں
جھکے نہ امن کا پرچم، یہ سوچتے ہیں ہم

کسی کا حق ہے سمندر پہ اور کوئی پیاسا
یہ کیا ہے، کیوں ہے یہ عالم، یہ سوچتے ہیں ہم

سفر ہے شب کا دلِ ہر ہاں بجھے نہ کہیں
لگن کی لو نہ ہو مدّھم، یہ سوچتے ہیں ہم

www.freepdfpost.blogspot.com

سچ کہہ کے کسی دور میں پچھتائے نہیں ہم
کردار پہ اپنے کبھی شرمائے نہیں ہم

زنداں کے درو بام ہیں دیرینہ شناسا
پہنچے ہیں سَرِدار تو گھبرائے نہیں ہم

www.freepdfpost.blogspot.com

# ایک یاد

کچّے آنگن کا وہ گھر وہ بام و در
گاؤں کی پگڈنڈیاں وہ رہ گزر
وہ ندی کا سُرمئی پانی شجر
جا نہیں سکتا بجا ان تک مگر
سامنے رہتے ہیں وہ شام و سحر

www.freepdfpost.blogspot.com

# رخشندہ زویا سے

(13 اپریل 1981ء جیل کی ایک ملاقات پر)

کہہ نہیں سکتی پر کہتی ہے
مجھ سے میری ننھی بچی
ابو گھر چل
ابو گھر چل
اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آتا
کیوں زنداں میں رہ جاتا ہوں
کیوں نہیں ساتھ میں اُس کے چلتا
کیسے ننھی کو سمجھاؤں
گھر بھی تو زنداں کی طرح ہے

(کوٹ لکھپت جیل)

www.freepdfpost.blogspot.com

# ہتھکڑی

اُس کو شاید کھلونا لگی ہتھکڑی
میری بچّی مجھے دیکھ کر ہنس پڑی

یہ ہنسی تھی سحر کی بشارت مجھے
یہ ہنسی دے گئی کتنی طاقت مجھے

کس قدر زندگی کو سہارا ملا
ایک تابندہ کُل کا اشارا ملا

www.freepdfpost.blogspot.com

کیسے کہیں کہ یادِ یار جا رات جاچکی بہت
رات بھی اپنے ساتھ آنسو بہا چکی بہت

چاند بھی ہے تھکا تھکا تارے بھی ہیں بجھے بجھے
ترے ملن کی آس پھر دیپ جلا چکی بہت

آنے لگی ہے یہ صدا دور نہیں ہے شہرِ گُل
دُنیا ہماری راہ میں کانٹے بِچھا چکی بہت

کھلنے کو ہے قفس کا در پانے کو ہے سکوں نظر
اے دلِ زار شامِ غم ہم کو رُلا چکی بہت

اپنی قیادتوں میں اب ڈھونڈیں گے لوگ منزلیں
راہزنوں کی رہبری راہ دکھا چکی بہت

www.freepdfpost.blogspot.com

ہوتا ہے سرِ شام سلاخوں کا جو در بند
کر لیتے ہیں ہم بھی کئی مہتاب نظر بند

ترسیں گی اجالوں کو شبِ غم کی نگاہیں
ہو جائے گا جس روز مرا دیدۂ تر بند

رستہ کہاں سورج کا کوئی روک سکا ہے
ہوتی ہے کہاں رات کے زنداں میں سحر بند

جینا ہمیں آتا ہے بہر طور مری جاں
کرتے رہیں وہ زیست کی ہر راہ گزر بند

ہے فرض تجھی پر کہ ہر اک عہد میں جالبؔ
آلام اٹھائے جا زباں اپنی نہ کر بند

www.freepdfpost.blogspot.com

ملا کرتی نہیں عظمت یونہی تو
یہ ہاتھ آتی نہیں دولت یونہی تو

وفا کی ہے سدا اہلِ جنوں سے
نہیں حاصل ہوئی شہرت یونہی تو

بنایا آپ اسے جاتا ہے پیارے
بنا کرتی نہیں قسمت یونہی تو

رہا نا آشنا تو بھی ہے ہمدم
قفس میں ہے مری صورت یونہی تو

نہیں حق چھینتے ہم غاصبوں سے
مقدّر میں ہے ہر ذلّت یونہی تو

بھکاری ہیں زمانے کی نظر میں
کوئی کرتا نہیں عزّت یونہی تو

www.freepdfpost.blogspot.com

ہیں قصر اُن کے ہماری ہڈیوں پر
مجھے شاہوں سے ہے نفرت یونہی تو

علاج اس میں نہیں سب کے دُکھوں کا
نظامِ زر سے ہے نفرت یونہی تو

www.freepdfpost.blogspot.com

دل پر جو زخم ہیں وہ دکھائیں کسی کو کیا
اپنا شریکِ درد بنائیں کسی کو کیا

ہر شخص اپنے اپنے غموں میں ہے مبتلا
زنداں میں اپنے ساتھ رُلائیں کسی کو کیا

بچھڑے ہوئے وہ یار وہ چھوڑے ہوئے دیار
رہ رہ کے ہم کو یاد جو آئیں کسی کو کیا

رونے کو اپنے حال پہ تنہائی ہے بہت
اُس انجمن میں خود پہ ہنسائیں کسی کو کیا

وہ بات چھیڑ جس میں جھلکتا ہو سب کا غم
یادیں کسی کی تجھ کو ستائیں کسی کو کیا

سوئے ہوئے ہیں لوگ تو ہوں گے سکون سے
ہم جاگنے کا روگ لگائیں کسی کو کیا

جالبؔ نہ آئے گا کوئی احوال پوچھنے
دیں شہرِ بے حساں میں صدائیں کسی کو کیا

www.freepdfpost.blogspot.com

اے دلِ وہ تمہارے لئے بے تاب کہاں ہیں
دُھندلائے ہوئے خواب ہیں احباب کہاں ہیں

ان پر بھی شبِ غم اسی صورت ہے مسلّط
اپنی ہی طرح وہ بھی سکوں یاب کہاں ہیں

آتے ہیں نظر بے سرو ساماں ہی قفس میں
حاکم جنہیں [illegible] ہے وہ نوّاب کہاں ہیں

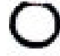
اب نالہ و شیون کی صدائیں نہیں آتیں
اے درد کی شب وہ ترے بے تاب کہاں ہیں

دن ہی کوئی روشن نہ کوئی رات منوّر
خورشید کہاں ہیں مرے مہتاب کہاں ہیں

تو شکوہ سرا ہے تو کبھی آہ بہ لب ہے
زنداں کے مری جان یہ آداب کہاں ہیں

وہ جام بکف شام نہ وہ صحبتِ یاراں
جینے کے ترے شہر میں اسباب کہاں ہیں

www.freepdfpost.blogspot.com



ہم جو اب تک اٹھا رہے ہیں ستم
شاید اپنا جگر ہے آہن کا

ہر کلی کی ہے آنکھ میں آنسو
حال کیا ہوگیا ہے گلشن کا

جو سپہ عورتوں سے ڈرتی ہے
سامنا کیا کرے گی دشمن کا

حیف زنداں میں ڈال رکھا ہے
کم نگاہوں نے حُسن آنگن کا

دھن کی دنیا ہے دھن کے سب دھندے
کوئی ہوتا نہیں ہے نِر دھن کا

جس کی بجنی الگ ہو زنداں میں
کیا اٹھائے وہ لُطف ساون کا

www.freepdfpost.blogspot.com

یاد آتا ہے ہم کو زنداں میں
گاؤں اپنا زمانہ بچپن کا

گیت گاتی ہے جو مرے من کے
شوق ہے مجھ کو اس کے درشن کا

دکھ کے سائے سمٹنے لگتے ہیں
کیا جواب اس نوائے روشن کا

www.freepdfpost.blogspot.com

یہ سوچ کر نہ مائلِ فریاد ہم ہوئے
آباد کب ہوئے تھے کہ برباد ہم ہوئے

ہوتا ہے شاد کام یہاں کون باضمیر
ناشاد ہم ہوئے تو بہت شاد ہم ہوئے

پرویز کے جلال سے ٹکرائے ہم بھی ہیں
یہ اور بات ہے کہ نہ فرہاد ہم ہوئے

کچھ ایسے بھا گئے ہمیں دُنیا کے درد و غم
کوئے بتاں میں بھولی ہوئی یاد ہم ہوئے

جالبؔ تمام عمر ہمیں یہ گماں رہا
اس زلف کے خیال سے آزاد ہم ہوئے

www.freepdfpost.blogspot.com

نگاہوں کے قفس میں اور ہوں چہروں کے زنداں میں
اگر ہو میرے بس میں تو نکل جاؤں بیاباں میں

جسے ملیئے ہمیں اس شہر میں دیوانہ کہتا ہے
نہ جانے کیا خرابی ہے مری جاں عشقِ انساں میں

ترحّم کی نگاہوں سے نہ مجھ کو دیکھ اے دنیا
رہا ہے ہاتھ میرا بھی ہر اک شہ کے گریباں میں

وہی ہیں صاحبِ توفیق بھی یارو کدھر جائیں
سُنا کر شعر دکھ ہوتا ہے بزمِ نا شناساں میں

کہیں سے بھی صدائے نالہ و شیون نہیں آتی
عجب اک ہُو کا عالم ہے دیارِ درد منداں میں

www.freepdfpost.blogspot.com

منصف ہوئے بیدار اسیروں کی فغاں سے
الجھے ہیں کچھ انوار اندھیروں کے جہاں سے

اک زلف کی خاطر نہیں، انصاف کی خاطر
ٹکرائے ہیں ہر دور میں ہم کوہِ گراں سے

نظروں میں وہی زلف کے خم عارض و لب ہیں
نکلے ہیں کہاں آج بھی ہم کوئے بتاں سے

اُبھرے نہیں ہم سطح سے دو گز بھی مری جاں
ہو آئے ہیں اغیار مہ و کاہکشاں سے

نقاد تو بن جائیں گے حاسد مرے جالبؔ
لائیں گے مِرا حُسنِ ودیعت وہ کہاں سے

www.freepdfpost.blogspot.com

دلِ پُر شوق کو پہلو میں دبائے رکھا
تجھ سے بھی ہم نے ترا پیار چھپائے رکھا

چھوڑ اس بات کو اے دوست کہ تجھ سے پہلے
ہم نے کس کس کو خیالوں میں بسائے رکھا

غیر ممکن تھی زمانے کے غموں سے فرصت
پھر بھی ہم نے ترا غم دل میں بسائے رکھا

پھول کو پھول نہ کہتے سو اسے کیا کہتے
کیا ہوا غیر نے کالر پہ سجائے رکھا

جانے کس حال میں ہیں کون سے شہروں میں ہیں وہ
زندگی اپنی جنہیں ہم نے بنائے رکھا

ہائے کیا لوگ تھے وہ لوگ پری چہرہ لوگ
ہم نے جن کے لئے دنیا کو بھلائے رکھا

اب ملیں بھی تو نہ پہچان سکیں ہم ان کو
جن کو اک عمر خیالوں میں بسائے رکھا

www.freepdfpost.blogspot.com

# صدا تو دے

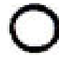
زمیں پہ ہیں کہ سرِ آسماں ہیں اے دنیا
ہمارا ذکر بھی کر ہم کہاں ہیں اے دنیا

تو مسکرائے سدا چین سے رہے آباد
ترے سکوں کے لئے ہی رواں ہیں اے دنیا

ترے چمن کی بہاروں کے ہم محافظ ہیں
ہمیں نہ بھول ترے پاسباں ہیں اے دنیا

ہے تجھ پہ چھائی ہوئی موت کی خموشی کیوں
صدا تو دے تیرا نام و نشاں ہیں اے دُنیا

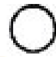
www.freepdfpost.blogspot.com



جنہیں ہم چاہتے ہیں والہانہ
وہ اپنے قاتلوں کو چاہتے ہیں

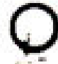
ہمیں آسانیاں کیوں ہوں میسر
کہ ہم خود مشکلوں کو چاہتے ہیں

ہمیں ہے عشق بڑھتے فاصلوں سے
گریزاں منزلوں کو چاہتے ہیں



غریبوں کا گلشن جلا ہی کرے ہے
خدا جو کرے ہے بھلا ہی کرے ہے
نہیں جس کو آتا مقدّر بنانا
یونہی ہاتھ اپنے ملا ہی کرے ہے

www.freepdfpost.blogspot.com



بکھیری زلف جب کالی گھٹا نے
نظر میں پھر گئے بیتے زمانے

جنوں کچھ اور بھی نکھرا ہمارا
بگاڑا کچھ نہ صحرا کی ہوا نے

میانوالی میں کرکے قید مجھ کو
بہت احساں کیا اہلِ جفا نے

ہُوا اس شہر میں محرؔوم پیدا
لکھے اس نے یہاں دل کے فسانے

بنایا شہرِ جاں ریگِ رواں کو
محبت سے محبت آشنا نے

مجھے مٹتے دکھائی دے رہے ہیں
یہ زنداں اور یہ مقتل پُرانے

www.freepdfpost.blogspot.com

گریں گی نفرتوں کی سب فصیلیں
یہاں گونجیں گے الفت کے ترانے

میانوالی مرا، لاہور میرا
مجھے لگتے ہیں سب منظر سُہانے

قفس میں مر چلے تھے ہم تو جالبؔ
بچایا ہم کو آوازِ لتا نے

www.freepdfpost.blogspot.com

## سو جا

سوگیا شہر تو بھی اب سو جا
آپ ڈھل جائے گی یہ شب سو جا
سو گئے خامشی بتاتی ہے
جاگنے والے سب کے سب سو جا

www.freepdfpost.blogspot.com

شعر سے شاعری سے ڈرتے ہیں
کم نظر روشنی سے ڈرتے ہیں
لوگ ڈرتے ہیں دشمنی سے تیری
ہم تری دوستی سے ڈرتے ہیں
دہر میں آہِ بے کساں کے سوا
اور ہم کب کسی سے ڈرتے ہیں
ہم کو غیروں سے ڈر نہیں لگتا
اپنے احباب ہی سے ڈرتے ہیں
داورِ حشر بخش دے شاید
ہاں مگر مولوی سے ڈرتے ہیں
روٹھتا ہے تو روٹھ جائے جہاں
ان کی ہم بے رُخی سے ڈرتے ہیں
ہر قدم پر ہے محتسب جالبؔ
اب تو ہم چاندنی سے ڈرتے ہیں

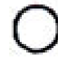
www.freepdfpost.blogspot.com

اور کیا اس کے سوا چاہتے ہیں
نوعِ انساں کا بھلا چاہتے ہیں

ان کی دانست پہ آتی ہے ہنسی
جو ہماری بھی دُعا چاہتے ہیں

کتنے ناداں ہیں کہ ہر قاتل سے
اپنے ہم دُکھ کی دوا چاہتے ہیں

ہم بھی غالبؔ کی طرح اے جالبؔ
نہ ستائش نہ صلا چاہتے ہیں



آج اپنا ہے نہ کل تھا اپنا
کیوں کہیں تاج محل تھا اپنا

ایسا اُجڑا نہ ہوا پھر آباد
ہاں جو اک شہرِ غزل تھا اپنا

www.freepdfpost.blogspot.com

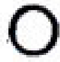
کوئی شعر نیا کوئی بات نئی کہنے کا جتن کرتے رہنا
انمول ہے پل پل جیون کا آہیں نہ یونہی بھرتے رہنا

کچھ کام نہیں آتی آہیں چلنے سے سمٹتی ہیں راہیں
تقدیر پہ کیا تہمت یارو بیٹھے بیٹھے دھرتے رہنا

سر ڈال کے چلتے رہنے سے کچھ اور بھی اُونچی ہوتی ہیں
دیواریں تو ہیں دیواریں ہی دیواروں سے کیا ڈرتے رہنا

دنیا کو اگر سُلجھا لیں گے ہر منزل کو ہم پالیں گے
اک زلف کے غم میں کیا جالبؔ جیتے رہنا مرتے رہنا

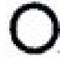
www.freepdfpost.blogspot.com



اگر ہے تو بس حُسن کی ذات بر حق
اگر ہے تو بس عشق کی بات اچھی

درِ میکدہ پر ملے شیخ صاحب
رہی آج ان سے ملاقات اچھی

سبھی بادہ خوار اُٹھ گئے ہیں وہ جالبؔ
کہ جن سے تھی شامِ خرابات اچھی



وہ کنارِ جُو ملاقاتیں گئیں
ساتھ ان کے چاندنی راتیں گئیں

دِل عجب قِصّوں میں اب ہے مبتلا
گیسُو و رُخسار کی باتیں گئیں

www.freepdfpost.blogspot.com

غم وطن جو نہ ہوتا تو مقتدر ہوتے
ہم آسماں کے برابر زمین پر ہوتے

ہمیں خیال نہ ہوتا جو بے نواؤں کا
قفس میں یوں نہ سلگتے ہم اپنے گھر ہوتے

نشاط و عیش سے کرتے بسر حیات اپنی
نہ بے کسی پہ کسی کی جو چشم تر ہوتے

جُھکا کے سر کو جو چلتے تو رفعتیں پاتے
صعوبتیں نہ اُٹھاتے جو بے ضرر ہوتے

بزرگ راہنما کون پھر اُنہیں کہتا
اگر یہ راہ نما راہ راست پر ہوتے

www.freepdfpost.blogspot.com

ہم ہی جب آئیں گے تو بنے گی بات میاں
ورنہ رہیں گے دکھ کے یہی حالات میاں

اب نہ بہیں گے آنسو پیاسی آنکھوں سے
رو رو کر کاٹی ہے بہت برسات میاں

صبح کی کرنیں ہر آنگن میں ناچیں گی
اور کوئی دم کی ہے یہ غم کی رات میاں

پھر نہ کرے گا کوئی بھی شکوہ قسمت کا
باگ ڈور آئے گی جب اپنے ہات میاں

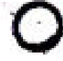
دُکھیاروں کا راج اب آنے والا ہے
ہر ظالم کی ہوگی بازی مات میاں

www.freepdfpost.blogspot.com



جنوں کے بس میں ہے میرا پری جمال وطن
وہ ظلم اس پہ ہوئے ہیں کہ ہے نڈھال وطن
اسے رہائی ملے تو مری رہائی ہو
ازل سے ہے میری صورت خراب حال وطن

www.freepdfpost.blogspot.com



جانا ہے تمہیں دہر سے ایمان ہے اپنا
ہم آکے نہیں جائیں گے اعلان ہے اپنا

انساں سے جو نفرت کرے انسان نہیں ہے
ہر رنگ کا ہر نسل کا انسان ہے اپنا

تم امن کے دشمن ہو محبت کے ہو قاتل
دنیا سے مٹانا تمہیں ارمان ہے اپنا

کیوں اپنے رفیقوں کو پریشان کریں ہم
حالات سے دل لاکھ پریشان ہے اپنا

اس شاہ کے بھی ہم نے قصیدے نہیں لکھے
پاس اپنے گواہی کو یہ دیوان ہے اپنا

www.freepdfpost.blogspot.com

فرنگی کا جو میں دربان ہوتا
تو جینا کس قدر آسان ہوتا

مرے بچّے بھی امریکہ میں پڑھتے
میں ہر گرمی میں انگلستان ہوتا

مری انگلش بلا کی چُست ہوتی
بلا سے جو نہ اردو دان ہوتا

جھکا کے سر کو ہوجاتا جو سر میں
تو لیڈر بھی عظیم الشان ہوتا

زمینیں میری ہر صوبے میں ہوتیں
میں واللہ صدرِ پاکستان ہوتا

www.freepdfpost.blogspot.com

# عورتوں کا ترانہ

جہاں ہیں محبوس اب بھی ہم وہ حرم سرائیں نہیں رہینگی
لرزتے ہونٹوں پہ اب ہمارے فقط دعائیں نہیں رہینگی

غصب شدہ حق پہ چُپ نہ رہنا ہمارا منشور ہوگیا ہے
اٹھے گا اب شور ہر ستم پر دبی صدائیں نہیں رہینگی

ہمارے عزمِ جواں کے آگے ہمارے سَیلِ رواں کے آگے
پرانے ظالم نہیں ٹکیں گے نئی بلائیں نہیں رہینگی

ہیں قتل گاہیں یہ عدل گاہیں انہیں بھلا کس طرح سراہیں
غلام عادل نہیں رہیں گے غلط سزائیں نہیں رہینگی

بنے ہیں جو خادمانِ ملّت وہ کرنا سیکھیں ہماری عزّت
وگرنہ ان کے بتوں پہ بھی یہ سجی قبائیں نہیں رہینگی

www.freepdfpost.blogspot.com

بڑے بنے تھے جالبؔ صاحب پٹے سڑک کے بیچ
گولی کھائی لاٹھی کھائی گرے سڑک کے بیچ

کبھی گریباں چاک ہُوا اور کبھی ہوا دل خوں
ہمیں تو یونہی ملے سخن کے صلے سڑک کے بیچ

جسم پہ جو زخموں کے نشاں ہیں اپنے تمغے ہیں
ملی ہے ایسی داد وفا کی کِسے سڑک کے بیچ

(خواتین کے جلوس پر لاٹھی چارج پر لکھے گئے)

www.freepdfpost.blogspot.com

یونہی پیارے کوئی منصور بنا کرتا ہے
حُسن یہ عشقِ صداقت سے ملا کرتا ہے

لاکھ کہتے رہیں وہ چاک گریباں نہ کروں
کبھی دیوانہ بھی پابند ہُوا کرتا ہے

اِذن سے لکھنے کا فن ہم کو نہ اب تک آیا
وہی لکھتے ہیں جو دل ہم سے کہا کرتا ہے

اُس کے ممنون ہی ہوجاتے ہیں درپے اُس کے
کیا بُرا کرتا ہے جو شخص بھلا کرتا ہے

اس کی آواز سُنو شہر کے دانشمندو
دُور پربت پہ کوئی آہ و بکا کرتا ہے

روز کرجاتا ہے کچھ اور پریشان مجھ کو
خوب اخبار مرے دُکھ کی دوا کرتا ہے

آج یہ عیب ہے جالبؔ تجھے معلوم نہیں
جان کر حسُن تو ہر اک سے وفا کرتا ہے

www.freepdfpost.blogspot.com

# نذرِ شہداء

بنائے ہیں سلطاں فرنگی کے درباں
بہت خوب کی قدرِ خونِ شہیداں

رہِ حق میں جاں اپنی دے کے مری جاں
بہت کرگئے منزلوں کو وہ آساں

مناتے ہیں چھُپ چھُپ کے ہم ان کی یادیں
جو باطل شکن تھے جو تھے مردِ میداں

رُخِ زندگی پر جو کچھ زندگی ہے
اُنہی کا کرم ہے انہی کا ہے احساں

وہ آزادیوں کے تھے خورشید جالبؔ
انہی کے لہو سے کھلے ہیں گلستاں

www.freepdfpost.blogspot.com

# نذرِ مارکس

یہ جو شب کے ایوانوں میں اک ہلچل اک حشر بپا ہے
یہ جو اندھیرا سمٹ رہا ہے یہ جو اجالا پھیل رہا ہے

یہ جو ہر دکھ سہنے والا دکھ کا مداوا جان گیا ہے
مظلوموں مجبوروں کا غم یہ جو مرے شعروں میں ڈھلا ہے

یہ جو مہک گلشن گلشن ہے یہ جو چمک عالم عالم ہے
مارکسزم ہے مارکسزم ہے مارکسزم ہے

www.freepdfpost.blogspot.com

# بیادِ فیضؔ

فیض اور فیضؔ کا غم بھولنے والا ہے کہیں
موت یہ تیرا ستم بھولنے والا ہے کہیں

ہم سے جس وقت نے وہ شاہِ سُخن چھین لیا
ہم کو وہ وقتِ اَلم بھولنے والا ہے کہیں

تیرے اشک اور بھی چمکائیں گے یادیں اس کی
ہم کو وہ دیدۂ نم بھولنے والا ہے کہیں

کبھی زنداں میں کبھی دُور وطن سے اے دوست
جو کیا اُس نے رقم بھولنے والا ہے کہیں

آخری بار اُسے دیکھ نہ پائے جالبؔ
یہ مُقدّر کا ستم بھولنے والا ہے کہیں

www.freepdfpost.blogspot.com

# نذر ساحرؔ

یوں وہ ظلمت سے رہا دست و گریباں یارو
اس سے لرزاں تھے بہت شب کے نگہباں یارو

اُس نے ہر گام دیا حوصلۂ تازہ ہمیں
وہ نہ اک پل بھی رہا ہم سے گریزاں یارو

اس نے مانی نہ کبھی تیرگیٔ شب سے شکست
دل اندھیروں میں رہا اس کا فروزاں یارو

اُس کو ہر حال میں جینے کی ادا آتی تھی
وہ نہ حالات سے ہوتا تھا پریشاں یارو

اُس نے باطل سے نہ تازیست کیا سمجھوتہ
دہر میں اس سا کہاں صاحبِ ایماں یارو

اُس کو تھی کشمکشِ دیر و حرم سے نفرت
اُس سا ہندو نہ کوئی اس سا مسلماں یارو

www.freepdfpost.blogspot.com

اس نے سلطانیِ جمہور کے نغمے لکھے
روح شاہوں کی رہی اس سے پریشاں یارو

اپنے اشعار کی شمعوں سے اُجالا کرکے
کرگیا شب کا سفر کتنا وہ آساں یارو

اُس کے گیتوں سے زمانے کو سنواریں آؤ
روحِ ساحرؔ کو اگر کرنا ہے شاداں یارو

www.freepdfpost.blogspot.com

# بیادِ فراق

کم پرانا بہت نیا تھا فراقؔ
اک عجب رمز آشنا تھا فراقؔ

دُور وہ کب ہوا نگاہوں سے
دھڑکنوں میں بسا ہوا تھا فراقؔ

شامِ غم کے سلگتے صحرا میں
اک امنڈتی ہوئی گھٹا تھا فراقؔ

امن تھا پیار تھا، محبت تھا
رنگ تھا نور تھا، نوا تھا فراقؔ

فاصلے نفرتوں کے مٹ جائیں
پیار ہی پیار سوچتا تھا فراقؔ

ہم سے رنج و الم کے ماروں کو
کس محبت سے دیکھتا تھا فراقؔ

عشق انسانیت سے تھا اس کو
ہر تعصب سے ماورا تھا فراقؔ

www.freepdfpost.blogspot.com

# بیادِ جوشؔ

ہم نے دل سے تجھے سدا مانا
تو بڑا تھا تجھے بڑا مانا

میرؔ و غالبؔ کے بعد انیسؔ کے بعد
تجھ کو مانا بڑا بجا مانا

تو کہ دیوانۂ صداقت تھا
تو نے بندے کو کب خدا مانا

تجھ کو پروا نہ تھی زمانے کی
تو نے دل ہی کا ہر کہا مانا

تجھ کو خود پہ تھا اعتماد اتنا
خود ہی کو تو نے رہنماء مانا

www.freepdfpost.blogspot.com

کی نہ شب کی کبھی پذیرائی
صبح کو لائقِ ثنا مانا

ہنس دیا سطحِ ذہنِ عالم پر
جب کسی بات کا بُرا مانا

یوں تو شاعر تھے اور بھی اے جوش
ہم نے تجھ سا نہ دوسرا مانا

www.freepdfpost.blogspot.com

# یوسف کامران

اوجھل ہوا ہے جب سے وہ چہرہ بہار سا
عالم تمام لگنے لگا ہے غبار سا

وہ کیا اٹھا یقین زمانے سے اُٹھ گیا
وہ تھا تو اس جہاں پہ تھا کچھ اعتبار سا

کذب و ریا سے اُس کا کوئی واسطہ نہ تھا
جیتا وہ کس طرح سے یہاں بن کے پارسا

اس سے ملے بغیر نہ آتا تھا ہم کو چین
رہتا تھا وہ ہمارے لئے بے قرار سا

کِس کو دکھائیں داغ کہیں کس سے حالِ دل
اب کون اس جہاں میں ہے اس غمگسار سا

اس سے دیارِ دیدہ و دل تھا چمن چمن
وہ تھا جو ایک اُس کا ہمیں انتظار سا

www.freepdfpost.blogspot.com

لے کر پھرے ہیں دل کو بہت دشت دباغ میں
سایہ نہ مل سکا کہیں دیوارِ یار سا

دشوار کب تھے اس کی رفاقت میں مرحلے
جالبؔ نہیں ملے گا کوئی اپنے یار سا

www.freepdfpost.blogspot.com

(نذر سید سبط حسن)

تہذیب تھا، شعور تھا سبط حسن تمام
وہ کیا اُٹھا کہ خواب ہوئی انجمن تمام

اُس کو کہاں تھی چند گلوں کی بقاء عزیز
اُس کو تو آرزُو تھی کہ مہکے چمن تمام

اُس کی نگارشات سے بڑھتی رہے گی بات
ہوگا نہ ارتقاء کا کبھی بانک پن تمام

سیکھیں گے اور سکھائیں گے کیسے کریں حیات
اُس کے خیال و فکر سے اہلِ سخن تمام

لیتی ہے زیست اُن کے قدم اُس نے سچ کہا
ڈرتے نہیں ہیں موت سے جب مرد و زن تمام

غاصب نہیں رہیں گے وہ کیا خوب کہہ گیا
اُٹھیں گے جب عتاب زدہ خستہ تن تمام

چرچا ہے اس کے نام کا جالبؔ گلی گلی
جاگے ہیں اُس کی سوچ سے کوہ و دمن تمام

www.freepdfpost.blogspot.com

(بیادِ سید سبطِ حسن)

رُوٹھ جاؤں تو محبت سے منانے والا
اب کہاں کوئی مرے ناز اُٹھانے والا

سر کے بل جاتے ہیں دربار میں سب اہلِ قلم
کون اب میری طرح سر نہ جُھکانے والا

عُمر بھر وہ بھی رہا قصر نشینوں سے الگ
دامِ زرتار میں وہ بھی تھا نہ آنے والا

حُکمرانوں کا رہا وہ بھی مُلازم نہ مشیر
اُس کو آتا تھا کہاں کام زمانے والا

خواب میں محو تھا خاموش پڑا تھا کیسے
خواب سے سارے زمانے کو جگانے والا

میں بھی ہوں آپ بھی ہیں کون مگر اُس جیسا
دشمنِ تاج وراں تخت گِرانے والا

رَونقِ بزمِ جہاں یُونہی رہے گی جالبؔ
کچھ مگر اور تھا وہ رنگ جمانے والا

www.freepdfpost.blogspot.com

# مشروط رہائی

دوستو جگ ہنسائی نہ مانگو
موت مانگو، رہائی نہ مانگو

عمر بھر سر جُھکائے پھرو گے
سب سے نظریں بچائے پھرو گے

مل رہا ہے جو بارِ ندامت
دل پہ کیسے اٹھائے پھرو گے

اپنے حق میں برائی نہ مانگو
موت مانگو رہائی نہ مانگو

ہم ہیں جن کے ستم کا نشانہ
مت کہو ان سے غم کا فسانہ

پھر کہاں جمگھٹا یہ میسر
بن گیا ہے قفس آشیانہ

www.freepdfpost.blogspot.com

اب قفس سے جدائی نہ مانگو
موت مانگو رہائی نہ مانگو

رات سے روشنی مانگنا کیا
موت سے زندگی مانگنا کیا

ظُلم کی ظلمتوں سے مری جاں
جوت انصاف کی مانگنا کیا

غاصبوں سے بھلائی نہ مانگو
موت مانگو رہائی نہ مانگو

www.freepdfpost.blogspot.com

# گیت

یہ بھی وقت گزر جائے گا
رات اگر غم کی آئی ہے
دن خوشیوں کا بھی آئے گا
یہ بھی وقت گزر جائے گا

غم سے مت گھبرانا ساتھی
ہمت ہار نہ جانا ساتھی
ملے گی منزل، کٹے گی مشکل
ہر دکھیارا سُکھ پائے گا
یہ بھی وقت گزر جائے گا

جان ہے کیا شے آن کے آگے
انساں کیا جو غم سے بھاگے
ہر دُکھ سہہ جا دل کی کہہ جا
گیت یہ جگ تیرے گائے گا
یہ بھی وقت گزر جائے گا

www.freepdfpost.blogspot.com

آنکھ کھلی تو ہم تھے قفس میں
اب بھی ہے سب کچھ غیر کے بس میں
سوگ ہے گھر گھر گنبدِ بے در
اور الم کیا دکھلائے گا
یہ بھی وقت گزر جائے گا

کھل جائیں گے در زنداں کے
جاگ اٹھیں گے بھاگ انساں کے
دیدۂ پُرنم پیار کا پرچم
چاروں جانب لہرائے گا
یہ بھی وقت گزر جائے گا

www.freepdfpost.blogspot.com

## ضابطہ

یہ ضابطہ ہے کہ باطل کو مت کہوں باطل
یہ ضابطہ ہے کہ گرداب کو کہوں ساحل

یہ ضابطہ ہے بنوں دست و بازوئے قاتل
یہ ضابطہ ہے دھڑکنا بھی چھوڑ دے یہ دل

یہ ضابطہ ہے کہ غم کو نہ غم کہا جائے
یہ ضابطہ ہے ستم کو کرم کہا جائے

بیاں کروں نہ کبھی اپنے دل کی حالت کو
نہ لاؤں لب پہ کبھی شکوہ و شکایت کو

کمالِ حسن کہوں عیب کو جہالت کو
کبھی جگاؤں نہ سوئی ہوئی عدالت کو

یہ ضابطہ ہے حقیقت کو اک فسانہ کہوں
یہ ضابطہ ہے قفس کو بھی آشیانہ کہوں

www.freepdfpost.blogspot.com

یہ ضابطہ ہے کہوں دشت کو گلستاں زار
خزاں کے روپ کو لکھوں فروغِ حُسنِ بہار

ہر ایک دشمنِ جاں کو کہوں میں ہمدم و یار
جو کاٹتی ہے سرِحق وہ چوم لوں تلوار

خطا و جُرم کہوں اپنی بے گناہی کو
سحر کا نور لکھوں رات کی سیاہی کو

جو مٹنے والے ہیں ان کے لئے دوام لکھوں
ثنا یزید کی اور شمر پر سلام لکھوں

جو ڈس رہا ہے وطن کو نہ اس کا نام لکھوں
سمجھ سکیں نہ جسے لوگ وہ کلام لکھوں

دروغ گوئی کو سچّائی کا پیام کہوں
جو راہزن ہے اسے رہبرِ عوام کہوں

www.freepdfpost.blogspot.com

مرے جنوں کو نہ پہنا سکو گے تم زنجیر
نہ ہو سکے گا کبھی تم سے میرا ذہن اسیر

جو دیکھتا ہوں، جو سچ ہے کروں گا وہ تحریر
مَتاعِ ہر دو جہاں بھی نہیں بہائے ضمیر

نہ دے سکے گی سہارا تمہیں کوئی تدبیر
فنا تمہارا مُقدّر، بقاء مری تقدیر

www.freepdfpost.blogspot.com

# یومِ مئی

صدا آ رہی ہے مرے دل سے پیہم
کہ ہوگا ہر اک دُشمنِ جاں کا سرخم

نہیں ہے نظامِ ہلاکت میں کچھ دم
ضرورت ہے انسان کی امنِ عالم

فضاؤں میں لہرائے گا سُرخ پرچم
صدا آ رہی ہے مرے دل سے پیہم

نہ ذلّت کے سائے میں بچّے پلیں گے
نہ ہاتھ اپنے قسمت کے ہاتھوں ملیں گے

مساوات کے دیپ گھر گھر جلیں گے
سب اہلِ وطن سر اُٹھا کر چلیں گے

نہ ہوگی کبھی زندگی وقفِ ماتم
فضاؤں میں لہرائے گا سُرخ پرچم

www.freepdfpost.blogspot.com

# اے لختِ لخت دیدہ ورو

بٹے رہو گے تو اپنا یونہی بہے گا لہُو
ہوئے نہ ایک تو منزل نہ بن سکے گا لہُو

ہو کس گھمنڈ میں اے لختِ لخت دیدہ ورو
تمہیں بھی قاتلِ محنت کشاں کہے گا لہُو

اسی طرح سے اگر تم انا پرست رہے
خود اپنا راہنما آپ ہی بنے گا لہُو

سنو تمہارے گریبان بھی نہیں محفوظ
ڈرو تمہارا بھی اک دن حساب لے گا لہُو

اگر نہ عہد کیا ہم نے ایک ہونے کا
غنیم سب کا یونہی بیچتا رہے گا لہُو

کبھی کبھی مرے بچّے بھی مجھ سے پوچھتے ہیں
کہاں تک اور تو خشک اپنا ہی کرے گا لہُو

سدا کہا یہی میں نے قریب تر ہے وہ دور
کہ جس میں کوئی ہمارا نہ پی سکے گا لہُو

www.freepdfpost.blogspot.com



آئے سرِ عالم کئی غاصب کئی قاتل
ظلمت کہاں ٹھہری ہے اُجالوں کے مقابل
حق ہی نے کیے پار امنڈتے ہوئے دریا
باطل کو ملا ہے نہ ملے گا کبھی ساحِل

www.freepdfpost.blogspot.com

# ایک شام

یہ شام نغمہ بہ لب شام خوبصورت شام
یہ شام ایک زمانے کے بعد آئی ہے
یہ شام جام بکف شام رنگ و نور کی شام
خرد کے نام جنوں کا پیام لائی ہے

تمام عمر پڑی ہے غمِ جہاں کے لئے
غمِ جہاں سے نگاہیں ذرا بچالیں آج
بجا کہ محتسبوں کی نظر ہمیں پر ہے
ہر ایک خوف پہ جی بھر کے مسکرالیں آج

سکون لوٹنے والے تو چاہتے ہیں یہی
کہیں سکوں نہ ملے ہم سے غم کے ماروں کو
چمن اداس رہے یونہی اپنے خوابوں کا
یونہی ترستے رہیں ہم حسیں بہاروں کو

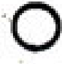
www.freepdfpost.blogspot.com

کریں بہار کی باتیں صبا کے لہجے میں
کسی حسیں سے کہیں فیضؔ کی غزل گائے
دیارِ دل کو اجالیں عدمؔ کے شعروں سے
رُخِ حیات پہ رنگ آئے روشنی آئے

زمانے بھر کے غموں کو ہے دعوت آزار
ہمارے دل کو نہیں چھو سکے گا غم کوئی
ہمارے ہاتھ میں ہے آفتابِ عالم تاب
فریب آکے دکھائے شبِ الم کوئی

اختر شیرانی مرحوم

www.freepdfpost.blogspot.com



اور سب بھول گئے حرفِ صداقت لکھنا
رہ گیا کام ہمارا ہی بغاوت لکھنا

لاکھ کہتے رہیں ظلمت کو نہ ظلمت لکھنا
ہم نے سیکھا نہیں پیارے بہ اجازت لکھنا

نہ صلے کی نہ ستائش کی تمنّا ہم کو
حق میں لوگوں کے ہماری تو ہے عادت لکھنا

ہم نے جو بھول کے بھی شہ کا قصیدہ نہ لکھا
شاید آیا اسی خوبی کی بدولت لکھنا

اس سے بڑھ کر مری تحسین بھلا کیا ہوگی
پڑھ کے ناخوش ہیں مرا صاحبِ ثروت لکھنا

دہر کے غم سے ہوا ربط تو ہم بھول گئے
سروقامت کو جوانی کو قیامت لکھنا

کچھ بھی کہتے ہیں کہیں شہ کے مصاحب جالبؔ
رنگ رکھنا یہی اپنا اسی صورت لکھنا

www.freepdfpost.blogspot.com

# جاگ مرے پنجاب

جاگ مرے پنجاب کہ پاکستان چلا
ٹوٹ چلے سب خواب کہ پاکستان چلا

سندھ بلوچستان تو کب سے روتے ہیں
اور اہلِ پنجاب ابھی تک سوتے ہیں

آنکھیں ہیں پُر آب کہ پاکستان چلا
جاگ مرے پنجاب کہ پاکستان چلا

جن کو ذات کا غم ہے کب وہ مانے ہیں
بے بس لوگوں پر بندوقیں تانے ہیں

قاتل ہیں اسباب کہ پاکستان چلا
جاگ مرے پنجاب کہ پاکستان چلا

آگ کی بارش سے ہے گلشن دھواں دھواں
روش روش اب کلیوں کی مہکار کہاں

www.freepdfpost.blogspot.com

سپنا ہوئے گلاب کہ پاکستان چلا
جاگ مرے پنجاب کہ پاکستان چلا

زُعم ہے یہ بلوانوں کو ہم جیتیں گے
اور کھوں میں دُکھ کے یہ دن بیتیں گے

جام ہوئے زہراب کہ پاکستان چلا
جاگ مرے پنجاب کہ پاکستان چلا

افسردہ غزلیں گریاں افسانے ہیں
حد نظر تک پھیلے ہوئے ویرانے ہیں

دریا ہوئے سراب کہ پاکستان چلا
جاگ مرے پنجاب کہ پاکستان چلا

انہی چلن سے ہم سے جدا بنگال ہوا
پوچھ نہ اس دکھ سے جو دل کا حال ہوا

روکو یہ سیلاب کہ پاکستان چلا
جاگ مرے پنجاب کہ پاکستان چلا

www.freepdfpost.blogspot.com

## ریفرنڈم

شہر میں ہُو کا عالم تھا
جن تھا یا ریفرنڈم تھا

قید تھے دیواروں میں لوگ
باہر شور بہت کم تھا

کچھ باریش سے چہرے تھے
اور ایمان کا ماتم تھا

مرحُومین شریک ہوئے
سچائی کا چہلم تھا

دِن اُنیس دسمبر کا
بے معنی بے ہنگم تھا

یا وعدہ تھا حاکم کا
یا اخباری کالم تھا

www.freepdfpost.blogspot.com

زندہ ہیں ایک عُمر سے دہشت کے سائے میں
دَم گھُٹ رہا ہے اہلِ عبادت کے سائے میں

ہم کو کہاں تصوّرِ جاناں ہُوا نصیب
بیٹھے ہیں ہم کہاں کبھی فرصت کے سائے میں

چھوڑا نہ ہم نے نقش کوئی راہِ عشق میں
گزری تمام عُمر ندامت کے سائے میں

بچھڑے ہوئے دیارِ دل و جاں کے دوستو
پُوچھو نہ دُکھ سہے ہیں جو غُربت کے سائے میں

اے رہروانِ راہِ سحر ہم کو داد دو
لیتے ہیں سانس ظُلم کی ظُلمت کے سائے میں

ہم آئیں گے تو آئے گا وہ عہدِ خوش گوار
گزرے گی جب حیات محبت کے سائے میں

www.freepdfpost.blogspot.com

ہوائے جور و ستم سے رُخِ وفا نہ بجُھا
بجھے تمام دیئے ایک یہ دیا نہ بجُھا

فراق و وصل کا لذت شناس ہو کیونکر
جو دل کہ سایۂ مہتاب میں جلا نہ بجُھا

مرے غموں کا مداوا ہے کیا، بتا کھُل کر
پہیلیاں ہی مرے درد آشنا، نہ بجُھا

ہر اہلِ جور کی خواہش رہی ہے میں نہ رہوں
مگر میں ہوں کہ مرا شعلہ نوا نہ بجُھا

مرے خیال میں اب تھک چکے ہیں ظالم بھی
ڈھلے گی ظلم کی شب، دیپ آس کا نہ بجُھا

طلُوعِ صبُح کا منظر نظر میں روشن رکھ
شبِ سیاہ میں یہ آتشِ ہوا نہ بجُھا

ہجوم یہ جو ترے سامنے ہے اے ساقی
کر اِس پہ لطف مری تشنگی بجھا نہ بجھا

سجا کے چہرے پہ غم کو نہ باہر آ گھر سے
بجھی نظر سے مرے ہم نشیں فضا نہ بجھا

www.freepdfpost.blogspot.com

جدھر نگاہ اٹھائیں کھلے کنول دیکھیں
غزل کہیں کہ مری جان ہم غزل دیکھیں

وہی جمال وہی تمکنت وہی اعجاز
ہزار پل اسے دیکھیں کہ ایک پل دیکھیں

خیالِ مرگِ وفا نے بچالیا ہم کو
کہا جو دل نے کبھی راستہ بدل دیکھیں

جہاں ہماری جواں حسرتوں کا خون ہوا
چلو کہ چل کے وہی کوچہ اجل دیکھیں

کئے ہوئے ہیں دل و جاں نثار ہم جن پر
ہمارے ساتھ کریں کیا سلوک کل دیکھیں

قدم قدم پہ لٹے ہیں جو لوگ اے جالبؔ
رہِ طلب میں ہمارے بھی ساتھ چل دیکھیں

www.freepdfpost.blogspot.com

ہجوم دیکھ کے رستہ نہیں بدلتے ہم
کسی کے ڈر سے تقاضا نہیں بدلتے ہم

ہزار زیرِ قدم راستہ ہو خاروں کا
جو چل پڑیں تو ارادہ نہیں بدلتے ہم

اسی لئے تو نہیں معتبر زمانے میں
کہ رنگِ صورتِ دُنیا نہیں بدلتے ہم

ہوا کو دیکھ کے جالبؔ مثالِ ہم عصراں
بجا یہ زعم ہمارا نہیں بدلتے ہم

## صحافی سے

قوم کی بہتری کا چھوڑ خیال
فکرِ تعمیرِ مُلک دل سے نکال
تیرا پرچم ہے تیرا دستِ سوال
بے ضمیری کا اور کیا ہو مآل
اب قلم سے ازار بند ہی ڈال

www.freepdfpost.blogspot.com

# یومِ اقبال پر

لوگ اُٹھتے ہیں جب تیرے غریبوں کو جگانے
سب شہر کے زردار پہنچ جاتے ہیں تھانے

کہتے ہیں یہ دولت ہمیں بخشی ہے خدا نے
فرسُودہ بہانے وہی افسانے پرانے

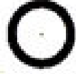
اے شاعرِ مشرق! یہی جھوٹے یہی بد ذات
پیتے ہیں لہُو بندۂ مزدُور کا دن رات

www.freepdfpost.blogspot.com

# ممتاز

قصرِ شاہی سے یہ حُکم صادر ہُوا' لاڑکانے چلو
ورنہ تھانے چلو
اپنے ہونٹوں کی خوشبو لٹانے چلو' گیت گانے چلو
ورنہ تھانے چلو
منتظر ہیں تمہارے شکاری وہاں کیف کا ہے سماں
اپنے جلوؤں سے محفل سجانے چلو' مُسکرانے چلو
ورنہ تھانے چلو
حاکموں کو بہت تم پسند آئی ہو' ذہن پر چھائی ہو
جسم کی لو سے شمعیں جلانے چلو' غم بھلانے چلو
ورنہ تھانے چلو

www.freepdfpost.blogspot.com



جدھر جائیں وہی قاتل مقابل
یہ صورت کب نہ تھی اے دل مقابل

فسوں ٹوٹا نہ بڑھتے فاصلوں کا
وہی ہے دورئ منزل مقابل

عذابِ عہدِ رفتہ سہہ چکے ہیں
اور اب ہے خوفِ مستقبل مقابل

عجب صحرائے حیرت چار سُو ہے
نہ طوفاں ہے نہ ہے ساحل مقابل

www.freepdfpost.blogspot.com

زمیں کو آسماں کہنا نہ آیا
ہمیشہ یہ رہی مشکل مقابل

بچا کر ذہن و دل نکلیں کدھر سے
کہ ہیں ہر گام پر جاہل مقابل

یہ کہہ کر دل کو سمجھاتے ہیں کب سے
رہے گا کب تلک باطل مقابل

—

www.freepdfpost.blogspot.com

# نہتّی لڑکی

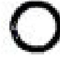
ڈرتے ہیں بندوقوں والے ایک نہتّی لڑکی سے
پھیلے ہیں ہمّت کے اُجالے ایک نہتّی لڑکی سے

ڈرے ہوئے ہیں مرے ہوئے ہیں لرزیدہ لرزیدہ ہیں
مُلّا، تاجر، جنرل جیالے ایک نہتّی لڑکی سے

آزادی کی بات نہ کر لوگوں سے نہ مِل، یہ کہتے ہیں
بے حِس، ظالم، دل کے کالے ایک نہتّی لڑکی سے

دیکھ کے اِس صُورت کو جالب ساری دُنیا ہنستی ہے
بلوانوں کے پڑے ہیں پالے ایک نہتّی لڑکی سے

www.freepdfpost.blogspot.com



شہر پہ خوف کے سائے ہیں — یہ کیسے دن آئے ہیں

روتے ہیں پیا سے نیناں — درد کے بادل چھائے ہیں

موت سے لڑنے والے لوگ — گھبرائے گھبرائے ہیں

چاند سے چہرے پھول سے لوگ — مُرجھائے مُرجھائے ہیں

چھوڑ کے ہم اُن گلیوں کو — آوارہ کہلائے ہیں

حال یہ ہے اب تجھ سے بھی — شرمائے شرمائے ہیں

گئے تھے شہر کراچی ہم
آنسو، آہیں لائے ہیں

---

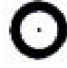
خامشی سے ہزار غم سہنا
کتنا دشوار ہے غزل کہنا

www.freepdfpost.blogspot.com

# پسِ دیوارِ زنداں

اپنی آہوں کا ستم گر پہ اثر ہونے تک
ہم کو جلنا ہے یونہی رات بسر ہونے تک
صرف سودا ہی ضروری نہیں دیوانوں میں
سر بھی درکار ہے دیوار کو سر ہونے تک

www.freepdfpost.blogspot.com



اے دوست رہِ زیست میں زنداں نہ رہیں گے
آئے گی سحر، لوگ پریشاں نہ رہیں گے

صیّاد کے ہم پنجۂ بیداد سے ڈر کر
تزئینِ گلستاں سے گریزاں نہ رہیں گے

ہم دہر میں انسان کی عظمت کا نشاں ہیں
ہم ہوں گے مگر دشمنِ انساں نہ رہیں گے

صدیوں کی سیہ رات ہے اب ڈھلنے پہ مجبور
اشکوں کے ستارے سرِ مژگاں نہ رہیں گے

www.freepdfpost.blogspot.com

ان قصر نشینوں سے ہے بیزار زمانہ
یہ میر و وزیر اور یہ سلطاں نہ رہیں گے

اِک راہ پہ رل کر ہمیں چلنے کی ہے بس دیر
کچھ لوگ نمایاں ہیں نمایاں نہ رہیں گے

اس دور کے ممتاز ادیبوں کو بتا دو
تاریخ میں شاہوں کے ثنا خواں نہ رہیں گے

—

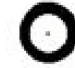
www.freepdfpost.blogspot.com

# "سرِ مقتل" کی ضبطی پر

مرے ہاتھ میں قلم ہے مرے ذہن میں اُجالا
مجھے کیا دبا سکے گا کوئی ظلمتوں کا پالا
مجھے فکرِ امنِ عالم تجھے اپنی ذات کا غم
میں طلوع ہو رہا ہوں تُو غروب ہونے والا

www.freepdfpost.blogspot.com

۱



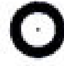
وہ کہہ رہے ہیں محبّت نہیں وطن سے مجھے
سکھا رہے ہیں محبّت مشین گن سے مجھے

میں بے شعور ہوں کہتا نہیں ستم کو کرم
یہی خطاب مِلا اُن کی انجمن سے مجھے

سِپر جو شہ کی بنے غاصبوں کے کام آئے
خدا بچائے رکھے ایسے علم و فن سے مُجھے



www.freepdfpost.blogspot.com



کتنا سکوت ہے رسن و دار کی طرف
آتا ہے کون جرأتِ اظہار کی طرف

دشتِ وفا میں آبلہ پا کوئی اب نہیں
سب جا رہے ہیں سایۂ دیوار کی طرف

قصرِ شہی سے کہتے ہیں نکلے گا مہرِ نو
اہلِ خرد ہیں اس لیے سرکار کی طرف

دشنام و کوریا سے عدو کو نکال لیں
آئیں گے لوٹ کر لب و رخسار کی طرف

باقی جہاں میں رہ گیا غالب کا نام ہی
ہر چند اِک ہجوم تھا اغیار کی طرف

www.freepdfpost.blogspot.com

# صحافی سے

قوم کی بہتری کا چھوڑ خیال
فکرِ تعمیرِ مُلک دل سے نکال
تیرا پرچم ہے تیرا دستِ سوال
بے ضمیری کا اور کیا ہو مآل
اب قلم سے ازار بند ہی ڈال

تنگ کر دے غریب پر یہ زمیں
خم ہی رکھ آستانِ زر پہ جبیں
عیب کا دَور ہے ہُنر کا نہیں
آج حُسنِ کمال کو ہے زوال
اب قلم سے ازار بند ہی ڈال

www.freepdfpost.blogspot.com

کیوں یہاں صبحِ نو کی بات چلے
کیوں ستم کی سیاہ رات ڈھلے
سب برابر ہیں آسماں کے تلے
سب کو رجعت پسند کہہ کر ٹال
اب قلم سے ازار بند ہی ڈال

نام سے پیشتر لگا کے امیر
ہر مسلمان کو بنا کے فقیر
قصر و ایواں میں ہو قیام پذیر
اور خطبوں میں دے عمرؓ کی مثال
اب قلم سے ازار بند ہی ڈال

www.freepdfpost.blogspot.com

آمریت کی ہمنوائی میں
تیرا ہمسر نہیں خدائی میں
بادشاہوں کی رہنمائی میں
روز اسلام کا جلوس نکال
اب قلم سے ازار بند ہی ڈال

لاکھ ہونٹوں پہ دم ہمارا ہو
اور دل صبح کا ستارا ہو
سامنے موت کا نظّارا ہو
لکھ یہی ٹھیک ہے مریض کا حال
اب قلم سے ازار بند ہی ڈال

---

www.freepdfpost.blogspot.com

# تیز چلو

یہ کہہ رہا ہے دلِ بیقرار تیز چلو
بہت اُداس ہیں زنجیر و دار تیز چلو

جو تھک گئے ہیں انھیں گردِ راہ رہنے دو
کسی کا اب نہ کرو انتظار تیز چلو

خزاں کی شام کہاں تک رہے گی سایہ فگن
بہت قریب ہے صبحِ بہار تیز چلو

تمھی سے خوفزدہ ہیں زمین و زر والے
تمھی ہو چشمِ ستم گر پہ بار، تیز چلو

www.freepdfpost.blogspot.com

کرو خلوص و محبّت کو رہنما اپنا
نہیں درُست دلوں میں غبار تیز چلو

بہت ہیں ہم میں یہاں لوگ گفتگو پیشہ
ہے اُن کا صرف یہی کاروبار تیز چلو

خرد کی سُست روی سے کسے ملی منزل
جنوں ہی اب تو کرو اختیار تیز چلو

---

www.freepdfpost.blogspot.com

ہر اک شاخِ تمنّا جل رہی ہے
مری بندوق مجھ پر چل رہی ہے
اگر کہتے ہیں ہم قاتل کو قاتل
تو اُن کو بات یہ کیوں کھَل رہی ہے

www.freepdfpost.blogspot.com

# مرثیہ خاک نشیناں

جو اوجڑی میں مارا گیا بس وہ مر گیا
خاکی تھا اور خاک کی صُورت بکھر گیا
منشائے ایزدی کے مطابق گزر گیا
ہر بے گنہ کا خُون مقدّر کے سر گیا

چنگیز خان شہید ہلاکو شہید ہے
آیا جو اس زمیں پہ ڈاکو شہید ہے
جو اس نگر میں کر کے مرا کو شہید ہے

www.freepdfpost.blogspot.com

کاذب کے واسطے ہے ہر اک روز روزِ عید
کیا کیا نہ اہلِ صدق کی مٹی ہوئی پلید
نیچے شُنید اِن کی نہ اُوپر ہی کچھ شُنید
جو مر رہے ہیں سندھ میں ہرگز نہیں شہید

کہیے یہی یقیں سے شیطاں عظیم ہے
جو بھی ہے اس کے تابعِ فرماں عظیم ہے
یہ ایک واہمہ ہے کہ اِنساں عظیم ہے

ہر بوالہوس ہے معتبر و باوفا یہاں
ہر راہزن ہے راہبر و میرِ کارواں
ہر اہلِ زر ہے خاک نشینوں کا ترجماں
لوگ اپنے قاتلوں کے ہیں عُشّاق میری جاں

لبریز جامِ دُردِ تہِ جام کو لکھو
حُسنِ تمام بجھتی ہوئی شام کو لکھو
وجہِ نشاط نشترِ آلام کو لکھو

www.freepdfpost.blogspot.com

# منشور

دے دیا سامراج نے منشور
رہیو بس اقتصادیات سے دُور
بات پچھلی بڑھائیو آگے
دائرے سے نہ جائیو آگے

www.freepdfpost.blogspot.com

# اُٹھو مرنے کا حق اِستعمال کرو

جینے کا حق سامراج نے چھین لیا
اُٹھو مرنے کا حق استعمال کرو
ذلّت کے جینے سے مرنا بہتر ہے
مِٹ جاؤ یا قصرِ ستم پامال کرو

سامراج کے دوست ہمارے دشمن ہیں
اِنھی سے آنسو، آہیں آنگن آنگن ہیں
اِنھی سے قتلِ عام ہُوا آشاؤں کا
اِنھی سے ویراں اُمیدوں کا گلشن ہے

www.freepdfpost.blogspot.com

بھوک ننگ سب ہیں انہی کی دین لوگو
بھول کے بھی مت ان سے عرضِ حال کرو
جینے کا حق سامراج نے چھین لیا
اُٹھو مرنے کا حق اِستعمال کرو

صبح و شام فلسطیں میں خوں بہتا ہے
سایۂ مرگ میں کب سے انساں رہتا ہے
بند کرو یہ باوردی غنڈہ گردی
بات یہ اب تو ایک زمانہ کہتا ہے
ظُلم کے ہوتے امن کہاں ممکن یارو
اِسے مٹا کر جگ میں امن بحال کرو
جینے کا حق سامراج نے چھین لیا
اُٹھو مرنے کا حق استعمال کرو

---

www.freepdfpost.blogspot.com

# سلام لوگو!

سلام اے دل فگار لوگو!
سلام اے اشکبار لوگو

تمھی نے اپنا وطن بچایا تمھُی نے باطل کا سر جُھکایا
بُجھا کے شمعِ حیات اپنی وفا کی راہوں کو جگمگایا
مگر یہ دل رو کے کہہ رہا ہے لہُو تمھارا نہ رنگ لایا

وہی ہے شب کا حصار لوگو
سلام اے اشکبار لوگو

www.freepdfpost.blogspot.com

گلوں کی وادی لہو لہو ہے ۔۔۔ فغاں کی آواز چار سُو ہے
ہیں اس قدر تشنہ کام میکش ۔۔۔ ہر ایک لب پر سُبُو سُبُو ہے
نشانِ منزل ہے کھویا کھویا ۔۔۔ لُٹا لُٹا شہرِ آرزو ہے
بُجھے بُجھے ہیں دیار لوگو!
سلام اے اشکبار لوگو!

تمہارے دم سے ہری زمینیں ۔۔۔ خوشی سے دامن بھری مشینیں
ہیں اس کے باوصف بھیگی بھیگی ۔۔۔ تمہاری اشکوں سے آستینیں
میں سوچتا ہوں رہیں گی کب تک ۔۔۔ ستم کے آگے جُھکی جبینیں
اُٹھاؤ سر سوگوار لوگو!
سلام اے اشکبار لوگو!

---

www.freepdfpost.blogspot.com



جدھر نگاہ اُٹھائیں کھلے کنول دیکھیں
غزل کہیں کہ مری جان ہم غزل دیکھیں

خیالِ مرگِ وفا نے بچا لیا ہم کو
کہا جو دِل نے کبھی راستہ بدل دیکھیں

کیے ہوئے ہیں دل و جاں نثار ہم جن پر
چلو کہ چل کے وہی کوچۂ اجل دیکھیں

وہی جمال وہی تمکنت وہی اعجاز
ہزار پل اُسے دیکھیں کہ ایک پل دیکھیں

قدم قدم پہ لُٹے ہیں جو لوگ اے جالبؔ
رہِ طلب میں ہمارے بھی ساتھ چل دیکھیں

(یہ غزل لندن میں قیام کے دوران کہی گئی)

www.freepdfpost.blogspot.com

# آرمینیا کے لوگوں کا نوحہ

ہنستے گاتے آنگنوں کو زلزلے نے آلیا
چاند سے چہروں کو مرگِ ناگہاں نے کھالیا
جن پہ گزرا ہے یہ عالم اُن کا غم ہوگا نہ کم
اپنے دل کو کر کے ہم نے شاعری بہلالیا
پھول سے بچوں کا مائیں کر رہی تھیں انتظار
گھر نہ لوٹے ہائے گورستاں کا رستہ لیا
ہوگیا اک آن میں ویران پریوں کا دیار
آسماں تُو نے زمیں سے کون سا بدلہ لیا
جان لیوا آفتوں پر فتح پائی ہے ابھی
کون کہتا ہے کہ ہم نے منزلوں کو پالیا

www.freepdfpost.blogspot.com



زندہ ہیں ایک عمر سے دہشت کے سائے میں
دم گھٹ رہا ہے اہلِ عبادت کے سائے میں

بچھڑے ہوئے دیارِ دل و جاں کے ساکنو
پوچھو نہ دکھ سہے ہیں جو غربت کے سائے میں

اے رہروانِ راہِ سحر داد دو ہمیں
لیتے ہیں سانس ظلم کی ظلمت کے سائے میں

ہم آئیں گے تو آئے گا وہ عہدِ خوشگوار
گزرے گی جب حیات محبّت کے سائے میں

www.freepdfpost.blogspot.com

# دادا امیر حیدر

نہیں ہے کوئی بھی داغِ سجدہ تری جبیں پر
ڈٹا رہا عرصۂ وفا میں تُو زندگی بھر
کھڑے ساحل پہ ہم سمندر کا تُو شناور
میں اپنی عزت بڑھا رہا ہوں ترے لیے چند شعر کہہ کر
عظیم دادا امیر حیدر عظیم دادا امیر حیدر

عذاب ہے اپنی سادہ لوحی
لبوں پہ رہتی ہے بات دل کی
زمانہ کہتا ہے اُس کو مانوں
نہیں جھلک جس میں کوئی تیری

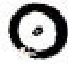
www.freepdfpost.blogspot.com

منافقوں میں گھرا ہُوا ہوں
کدھر سے نکلوں میں ان سے بچ کر
عظیم دادا امیر حیدر عظیم دادا امیر حیدر

زبان و دل مختلف نہیں ہیں
کہا جو تُو نے وہی کیا ہے
کہاں کوئی اس طرح جیا ہے
کہاں کوئی باضمیر تجھ سا
تُو وہ نوا ہے دبا نہ پایا
جسے جہاں میں کوئی ستمگر
عظیم دادا امیر حیدر عظیم دادا امیر حیدر

---

www.freepdfpost.blogspot.com



کراہتے ہوئے انسان کی صدا ہم ہیں
میں سوچتا ہوں مری جان اور کیا ہم ہیں

جو آج تک نہیں پہنچی خدا کے کانوں تک
سرِ دیارِ ستم آہِ نارسا ہم ہیں

تباہیوں کو مقدّر سمجھ کے ہیں خاموش
ہمارا غم نہ کرو دردِ لا دوا ہم ہیں

کہاں نگہ سے گزرتے ہیں دُکھ بھرے دیہات
حسین شہروں کے ہی غم میں مبتلا ہم ہیں

www.freepdfpost.blogspot.com

بیان تنگ ہے تگ و دو بیان چھپ جائے
کہ آمرانہ قوانین سے خفا ہم ہیں

ازل سے سلب ہیں جالب حقوقِ انسانی
نظر جُھکائے ہوئے مائلِ دُعا ہم ہیں

---

کسے خبر تھی ہمیں راہبر ہی لُوٹیں گے
بڑے خلوص سے ہم کارواں کے ساتھ رہے

www.freepdfpost.blogspot.com

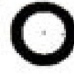
# ولی خاں

مرے کارواں میں شامل کوئی کم نظر نہیں ہے
جو نہ مٹ سکے وطن پر میرا ہمسفر نہیں ہے

درِ غیر پر ہمیشہ تمہیں سر جھکائے دیکھا
کوئی ایسا داغِ سجدہ مرے نام پر نہیں ہے

کسی سنگدل کے در پر مرا سر نہ جُھک سکے گا
مرا سر نہیں رہے گا مجھے اس کا ڈر نہیں ہے

www.freepdfpost.blogspot.com



لوگوں ہی کا خوں بہہ جاتا ہے ہوتا نہیں کچھ سلطانوں کو
طوفاں بھی نہیں زحمت دیتے ان کے سنگیں ایوانوں کو

ہر روز قیامت ڈھاتے ہیں تیرے بے بس انسانوں پر
اے خالقِ انساں تو سمجھا اپنے خونی انسانوں کو

دیواروں میں سہمے بیٹھے ہیں کیا خوب ملی ہے آزادی
اپنوں نے بہایا خوں اِتنا، ہم بھول گئے بیگانوں کو

اِک اِک پل ہم پر بھاری ہے دہشت تقدیر ہماری ہے
گھر میں بھی نہیں محفوظ کوئی باہر بھی ہے خطرہ جانوں کو

غم اپنا بھلائیں جا کے کہاں ہم ہیں اور شہرِ آہ و فغاں
ہیں شام سے پہلے لوگ رواں اپنے اپنے غم خانوں کو

نکلیں کہ نہ نکلیں ان کی رضا بندوق ہے اُن کے ہاتھوں میں
سادہ تھے بزرگ اپنے جالبؔ گھر سونپ گئے دربانوں کو

www.freepdfpost.blogspot.com

# میراجی

گیت کیا کیا لکھ گیا، کیا کیا فسانے کہہ گیا
نام یُونہی تو نہیں اُس کا ادب میں رہ گیا

ایک تنہائی رہی اُس کی انیسِ زندگی
کون جانے کیسے کیسے دُکھ وہ تنہا سہہ گیا

سوزِ میرا کا مِلا جی کو تو میراجی بنا
دلنشیں لکھے سخن اور دھڑکنوں میں رہ گیا

درد جتنا بھی اُسے بے درد دُنیا سے مِلا
شاعری میں ڈھل گیا کچھ آنسوؤں میں بہہ گیا

www.freepdfpost.blogspot.com

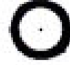
اک نئی چھب سے جیا وہ اِک عجب ڈھب سے جیا
آنکھ اُٹھا کر جس نے دیکھا دیکھتا ہی رہ گیا

اُس سے آگے کوئی بھی جانے نہیں پایا ابھی
نقش بن کے رہ گیا جو اُس کی رو میں بہہ گیا

---

مرا قصور کہ میں ان کے ساتھ چل نہ سکا
وہ تیز گام مرا انتظار کیوں کرتے

www.freepdfpost.blogspot.com



بھیگیں نہ آنسوؤں سے کنارے سویز کے
بہتے رہیں سکون سے دھارے سویز کے

بُجھنے نہ پائے موجِ ہوائے یہود سے
اِک جوت جگ رہی ہے سہارے سویز کے

دائم فضا میں پرچمِ نصرت رہے بُلند
موتی یُونہی لُٹائیں نظارے سویز کے

www.freepdfpost.blogspot.com

عُقبیٰ کا ہے خیال تو عقبہ کا ساتھ دو
ٹوٹے ہوئے دلوں کی تمنّا کا ساتھ دو

ناطہ ہر ایک توڑ کے افرنگیوں سے آج
خود دار ہو تو مشرقِ وسطیٰ کا ساتھ دو

مغرب کے راہزن کا جنوں پھر ہے جوش پر
گر امن چاہتے ہو تو دُنیا کا ساتھ دو

---

www.freepdfpost.blogspot.com

# مادرِ ملّت

اب رہیں چین سے بے درد زمانے والے
سو گئے خواب سے لوگوں کو جگانے والے

دیکھنے کو تو ہزاروں ہیں مگر کتنے ہیں
ظُلم کے آگے کبھی سر نہ جھکانے والے

مر کے بھی مرتے ہیں کب مادرِ ملّت کی طرح
شمع تاریک فضاؤں میں جلانے والے

www.freepdfpost.blogspot.com

# اکتوبر انقلاب

اِس انقلاب سے اِنساں کا بول بالا ہُوا
اِس انقلاب سے کٹیاوں میں اُجالا ہُوا
اِس انقلاب کا دن اس لیے مناتے ہیں
تمام رنج و اَلم شب کے بُھول جاتے ہیں
اِس انقلاب سے محنت کشوں کا راج آیا
اِس انقلاب سے انصاف کا سماج آیا
جب اس کے رنگ نگاہوں میں مسکراتے ہیں
تمام رنج و اَلم شب کے بُھول جاتے ہیں
اِس انقلاب نے تقدیر کو پچھاڑ دیا
ہر ایک جبر کی بُنیاد کو اُکھاڑ دیا

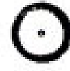
www.freepdfpost.blogspot.com

ہم اس کے دیپ خیالوں میں جب جلاتے ہیں
تمام رنج و اَلم شب کے بھول جاتے ہیں
اِس انقلاب کی پیغامبر ہوائیں ہیں
اِس انقلاب کی باہوں میں یہ فضائیں ہیں
اِس انقلاب کے جب خواب ہم سجاتے ہیں
تمام رنج و اَلم شب کے بھول جاتے ہیں

---

میں بھی تری طرح سے آوارہ و بیکار
اُڑتے ہوئے پتّے مجھے ہمراہ لیے چل

www.freepdfpost.blogspot.com



اجنبی دیاروں میں پھر رہے ہیں آوارہ
اے غمِ جہاں تُو نے یہ بھی دن دکھائے ہیں

تیرے بام و دَر سے دُور تیرے رہگزر سے دُور
رات کی سیاہی ہے تیرگی کے سائے ہیں

اُس نگاہ سے جالبؔ رسم و راہ کی خاطر
ہم نے کم نگاہوں کے ناز بھی اُٹھائے ہیں

---

www.freepdfpost.blogspot.com

# اے اہلِ عرب اے اہلِ جہاں

اے اہلِ عرب اے اہلِ جہاں
ریگین کا مٹا دو نام و نشاں
انصاف ہے جس سے اشک فشاں
سچ جس کی طبیعت پہ ہے گراں
جو بولتا ہے نفرت کی زباں
جو بانٹتا ہے آہوں کا دھواں
خطرے میں ہیں جس سے دیدہ وراں
اس دہر میں امن کا ہر امکاں
اے اہلِ عرب اے اہلِ جہاں

www.freepdfpost.blogspot.com

ورنہ وہ مٹا دے گا تم کو
مٹی میں ملا دے گا تم کو
کچھ ایسی فضا دے گا تم کو
ظُلمت میں چھپا دے گا تم کو
جینا ہی بُھلا دے گا تم کو
رِفعت سے گرا دے گا تم کو
پاؤ گے یہ سُورج چاند کہاں

اے اہلِ عرب اے اہلِ جہاں

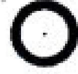
ہر آمر کا یہ حامی ہے
کب اس کی سوچ عوامی ہے
چھ دیس اس کی بدنامی ہے
تقدیر اس کی ناکامی ہے
دہشت میں بڑا ہی نامی ہے

www.freepdfpost.blogspot.com

پختہ اس کی یہ خامی ہے
ہے زہر بھرا اس کا بیاں
اے اہلِ عرب اے اہلِ جہاں

انسان کی شان قذافی ہے
عالم کی آن قذافی ہے
اپنا دل جان قذافی ہے
جیون مُسکان قذافی ہے
سچ کی پہچان قذافی ہے
سچ کی برہان قذافی ہے
اِس جیسا بنو مردِ میداں
اے اہلِ عرب اے اہلِ جہاں
ریگن کا مِٹا دو نام ونشاں

www.freepdfpost.blogspot.com



شہر سے بستی سے ویرانے سے جی گھبرا گیا
اے جنوں تیرے ہر افسانے سے جی گھبرا گیا

اِک مکمل خامُشی اِک بیکراں گہرا سکوت
آج صحرا کا بھی دیوانے سے جی گھبرا گیا

پھر گئے جالبؔ نگاہوں میں کئی اُجڑے چمن
موسمِ گل کا خیال آنے سے جی گھبرا گیا

---

www.freepdfpost.blogspot.com

# اِجرائے مُساوات

دِل تھا مرا پہلے ہی سے شیدائے مساوات
پھر کیسے پسند آئے نہ اِجرائے مساوات

خونخوار لیٹروں سے ہو آزاد یہ دھرتی
اِس دیس میں اللہ کرے آئے مساوات

ہر آمر و فرعون کو آئینہ دکھائے
لوگوں کا ہو لوگوں سے نہ شرمائے مساوات

احساں نہ اُٹھائے کسی سُلطان کا جالب
منت کشِ امریکہ نہ کہلائے مساوات

---

www.freepdfpost.blogspot.com

# مادرِ ملّت کی پہلی برسی پر

بجا کہ دار و رسن ہیں صلہ صداقت کا
نہ رُک سکے گا مگر قافلہ صداقت کا
نہ ختم ہو گا کبھی سلسلہ صداقت کا
کہ آگ میں بھی گلستاں کِھلا صداقت کا
ہوئی شکست نہ ہو گی کبھی اُصولوں کو
بقا مِلی ہے سدا امن کے رسولوں کو

www.freepdfpost.blogspot.com

ہے آج سارے وطن کی زباں پہ نام اُس کا
وہ مر گئی ہے مگر زندہ ہے پیام اُس کا
یونہی رہے گا ہر اِک دل میں احترام اُس کا
بلند رکھیں گے پرچم سدا عوام اُس کا
نشاں تمہارا نہ ہوگا ذرا مرو تو سہی
فرازِ جاہ سے نیچے قدم دھرو تو سہی

وہ نقشِ قائدِ اعظمؒ اُبھارنے آئی
وہ رنگ روئے گلستاں نکھارنے آئی
مقدر اہلِ وطن کا سنوارنے آئی
وہ اپنی جان غریبوں پہ وارنے آئی
اُسے نہ جاہ و زر و مال کی ضرورت تھی
فقط عوام کے اقبال کی ضرورت تھی

www.freepdfpost.blogspot.com

اُٹھی عوام کو ہر گام پر جگاتی ہوئی
ہر اِک نگاہ میں شمعِ یقیں جلاتی ہوئی
غرورِ کج کلہاں خاک میں ملاتی ہوئی
پیام سب کو مساوات کا سناتی ہوئی
تھا اُس کا نعرہ کہ ہے ذات سے وطن پہلے
صدا یہ گونج اُٹھی آمروں کے دل دہلے

وطن کے حاکمِ اعلیٰ ہیں دس کروڑ انساں
یہ کہہ کے بخش دی اُس نے خموشیوں کو زباں
دل و نگاہ میں عزم و عمل کا تھا طوفاں
علم اٹھائے نکل آئے رن میں پیر و جواں
اِدھر حسین نہتے اُدھر تھیں شمشیریں
کٹی نہیں تو کٹیں کی ضرور زنجیریں

www.freepdfpost.blogspot.com

ملّوں کے مالکو اے افسرو زمیندارو

ہماری راہِ ترقّی میں کالی دیوارو

کرو گے ہم پہ ستم کب تلک ستم گارو

ہو چند روز ہی تم سیم و زر کے بیمارو

نشاں یزید کا باقی ہے اور نہ زار کا ہے

یہ دور اصل میں انسان کے وقار کا ہے

غلام ہم کو بنائے رہو گے تم کب تک

ہمارے سر کو جھکائے رہو گے تم کب تک

ہمارے حق کو دبائے رہو گے تم کب تک

وطن کو سُولی چڑھائے رہو گے تم کب تک

اندھیرا ظلم و ستم کا مٹا کے چھوڑیں گے

چراغِ مادرِ ملّت جلا کے چھوڑیں گے

---

www.freepdfpost.blogspot.com

ان دنوں کراچی کی جو صورت حال ہے اس کے بارے میں حبیب جالب نے کل لاہور سے ٹیلی فون پر ایڈیٹر امن سے گفتگو کے دوران اپنے منظوم تاثرات قلم بند کرائے جو نذرِ قارئین کیے جا رہے ہیں

میرے ہمدم مرے پیارے افضل
صورتِ حال سے دل ہے بے کل
تیری گلیوں پہ لگی ہیں نظریں
اور ترے شہر کا غم ہے ہر پل
در و دیوار ہیں سہمے سہمے
چہرۂ زیست ہے اوجھل اوجھل
بادِ باراں بھی ہے زخمی زخمی
اشک آلود ہے آنچل آنچل
کوئی منظر نہیں اچھا لگتا
دل جلاتے ہیں گزرتے بادل

www.freepdfpost.blogspot.com

ہم نے شاداب فضا مانگی تھی!
اور ملی رنج و اَلم کی دلدل
قاتلِ امن و سکون چین سے ہے
اپنے سینے میں مچی ہے ہلچل
آج اندازہ نہیں ہے ہم کو
آفتیں ڈھائے گی ہم پر کیا کل
ہم پہ چڑھ دوڑیں گے جیالے بلوان
ماند پڑ جائیں گے اپنے کس بَل
بیٹھ جائیں گے دُبک کر سارے
یوں نکل جائے گا اپنا ہر بِل
ٹینک اذہان پہ چھا جائیں گے
اور کہیں گے ہمیں پاگل پاگل

(۱۱ر ستمبر ۱۹۸۷ء)

www.freepdfpost.blogspot.com

# نُورجہاں

ہجومِ یاس میں جوت آس کی تری آواز
ہم اہلِ درد کی ہے زندگی تری آواز

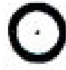
لبوں پہ کھلتے رہیں پھُول شعر و نغمہ کے
فضا میں رنگ بکھیرے یونہی تری آواز

دیارِ دیدہ و دل میں ہے روشنی تجھ سے
ہے چہرہ چاند مدھر چاندنی تری آواز

ہو ناز کیوں نہ مقدّر پہ اپنے نُورجہاں
تجھے قریب سے دیکھا سُنی تری آواز

نہ مِٹ سکے گا ترا نام رہتی دُنیا تک
رہے گی یُوں ہی سدا گونجتی تری آواز

www.freepdfpost.blogspot.com



اُٹھ گیا ہے دلوں سے پیار یہاں
کتنے بے نُور ہیں دیار یہاں

روشنی روشنی، حیات حیات
ہر طرف ہے یہی پکار یہاں

راستہ کیا سجھائی دے اے دوست
جہل ہے شمعِ رہگزار یہاں

—

www.freepdfpost.blogspot.com

# ترانۂ دوستی

پاک روس دوستی زندگی زندگی
پاک روس دوستی روشنی روشنی
پاک روس دوستی زندہ باد

چُھٹے گی جان جنگ سے بچیں گے بھُوک ننگ سے
کِھلے گا چہرۂ وطن محبّتوں کے رنگ سے
ہوا کے انگ انگ میں بجیں گے جلترنگ سے
منتظر ہے دیر سے یہ زمین امن کی

پاک روس دوستی زندگی زندگی
پاک روس دوستی روشنی روشنی
پاک روس دوستی زندہ باد

www.freepdfpost.blogspot.com

نہ آئے گا کہیں نظر عدوئے جاں نظامِ زر
رہیں گے دُور خوف سے ہمارے گھر ہمارے در
جئے گا عزّ و شان سے مرے وطن کا ہر بشر
رہ نہ پائے گی یہاں بے کسی و مُفلسی

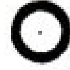
پاک روس دوستی زندگی زندگی
پاک روس دوستی زندہ باد
پاک روس دوستی زندہ باد

نہ لُٹ سکیں گی محنتیں نہ بِک سکیں گی حسرتیں
امیر اِس دیار کے نہ دے سکیں گے ذلّتیں
نصیب میں یہ سنگدل نہ لکھ سکیں گے ظُلمتیں
دیکھنا ستم زدو غم کی رات اب ڈھلی

پاک روس دوستی زندگی زندگی
پاک روس دوستی روشنی روشنی
پاک روس دوستی زندہ باد

---

www.freepdfpost.blogspot.com



نہ کلیوں میں رنگت نہ پھولوں میں باس
بہار آئی پہنے خزاں کا لباس

گھنی چھاؤں ہے دو گھڑی بیٹھ لو
کڑی دھوپ میں جاؤ گے کس کے پاس

ستارو یونہی جگمگاتے رہو
رفیقو کہیں ٹوٹ جائے نہ آس

www.freepdfpost.blogspot.com

# امریکہ نہ جا

کر کے نذرِ گردشِ حالات امریکہ نہ جا
کیسے پورے ہوں گے اخراجات امریکہ نہ جا

بس لڑائے رکھ یونہی جانِ جہاں ہمساؤں سے
بس بنائے رکھ ہماری بات امریکہ نہ جا

تیرے جانے سے تو جاں ہو جائیں گے برباد ہم
دے کے اشکوں کی ہمیں برسات امریکہ نہ جا

خاک میں مل جائیں گے سارے ہمارے کر" و فر
لوگ بیٹھے ہیں لگائے گھات امریکہ نہ جا

www.freepdfpost.blogspot.com

تیرے ہی لطف و کرم سے ہے ہماری زندگی
کر کے کم جینے کے امکانات امریکہ نہ جا

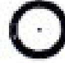
ایک پنڈی شہر کیا تجھ پر نچھاور پورا ملک
بھیجتا رہ آتشیں آفات امریکہ نہ جا

کاخِ زرّیں تجھ سے ہے تیری بدولت تخت و تاج
تجھ سے قائم ہے ہماری ذات امریکہ نہ جا

تُو ہی بتلا کس طرح پالیں گے اتنی فوج کو
جوڑتے ہیں تیرے آگے ہاتھ امریکہ نہ جا

---

www.freepdfpost.blogspot.com



حُسن کا ہم نے کیا چرچا بہت
حُسن کے ہاتھوں ہُوئے رُسوا بہت

موجِ نکہت اپنی قسمت میں نہ تھی
دُور سے اُس پھُول کو دیکھا بہت

وہ ملا تھا راہ میں اک شام کو
پھر اُسے میں نے یہاں ڈھونڈا بہت

---

www.freepdfpost.blogspot.com

# اے مُدبرِ امن

اے مدبرِ امن تیرے شہر کو کیا ہو گیا
بُجھ گئے بازار گلیوں میں اندھیرا ہو گیا

اِس دبستانِ ادب کو کھا گئی کس کی نظر
دیکھتے ہی دیکھتے اِک حشر برپا ہو گیا

ہو گئی دُنیا ہماری اور بھی بے آسرا
اور بھی ہم بے کسوں کا خُون سستا ہو گیا

زندگی کے لب پہ آہوں کے سوا کچھ بھی نہیں
سسکیاں لینے لگے سُر قتلِ نغمہ ہو گیا

(۲۴ جولائی ۱۹۸۷ء)

www.freepdfpost.blogspot.com

# حسن ناصر

ترا لہو ہمیں دیتا ہے یہ پیام کہ ہم
تمام دہر میں لہرائیں امن کا پرچم
تجھے نظر میں رکھیں تیرے راستے پہ چلیں
سرِ زمانہ کریں سامراج کا سر خم

نہ تجھ کو اور نہ تری سوچ کو بھلائیں گے
ترے خیال و نظر کی قسم حسن ناصر
ترے خیال و نظر کے دیے جلائیں گے

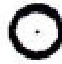
www.freepdfpost.blogspot.com

یہ رہزنوں کی حکومت نئی نہیں یارو
ہر ایک چہرے سے پردہ ہمیں اُٹھانا ہے
ہماری جنگ رہی ہے رہے گی باطل سے
ہمیں دوام ہے ہم کو جہاں پہ چھانا ہے

ہم آ رہے ہیں ہم آئیں گے ہم ہی آئیں گے
ترے خیال و نظر کی قسم حسن ناصر
ترے خیال و نظر کے دیئے جلائیں گے

---

www.freepdfpost.blogspot.com



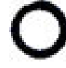
درد کی دُھوپ ہے خوف کے سائے ہیں
اپنی منزل تھی کیا اور کہاں آئے ہیں

دل تھا پہلے ہی چھلنی غمِ دہر سے
زخم تیری جُدائی کے بھی کھائے ہیں

سب کو فکرِ گریباں ہے اِس عہد میں
ایک اہلِ جنوں ہم ہی کہلائے ہیں

———

www.freepdfpost.blogspot.com



ہم لڑیں امریکیوں کی جنگ کیوں
اور کریں اپنی زمیں خُوں رنگ کیوں

روشنی کے ہم تو خود ہیں منتظر
روشنی پر ہم اُٹھائیں سنگ کیوں

اے ستم گر تُو نے سوچا ہے کبھی
تجھ سے ہے ساری خدائی تنگ کیوں

امن و آزادی کے ہم تو ہیں نقیب
ہوں کسی غاصب سے ہم آہنگ کیوں

---

www.freepdfpost.blogspot.com

# کوٹ لکھپت جیل

قصوری قید اسلم قید خورشید و عمر قیدی
مری جاں اس خراب آباد میں ہے ہر بشر قیدی

سلاخوں میں اُدھر ہے طاہرہ اور اس طرف مظہر
بنا رکھا ہے اک بیداد گر نے گھر کا گھر قیدی

حمید اختر بھی ہے رحمٰن بھی ہے اور مُغل بھی ہے
مقدر سے ملے ہیں واہ کیا کیا دیدہ ور قیدی

جہالت پھر رہی ہے شہر میں آزاد و آوارہ
رضا کاظم، مبشر راؤ منت اور ظفر قیدی

علی سا خُوبرو فن کار بھی قیدِ نفس میں ہے
بہت مسرور ہوتے ہیں اسے سب دیکھ کر قیدی

www.freepdfpost.blogspot.com

شعیبؔ ہاشمی زنداں میں پہلی بار آیا ہے
وطن میں رہ چکا ہے مدتوں اس کا خسر قیدی

میں آیا ہوں تو اپنے ساتھ نوحہ گر بھی لایا ہوں
مری صورت ہے اس زنداں میں میرا پبلشر قیدی

ملکؔ ہیرا رؤفؔ احسانؔ مہدیؔ چودھریؔ اصغرؔ
یہ ساتھی ہوں تو رہ سکتا ہے انساں عمر بھر قیدی

یہ اُبھریں گے یہ چمکیں گے یہ ظُلمت کو مٹا دیں گے
زیادہ دیر رہ سکتے نہیں شمس و قمر قیدی

ہمارے ساتھ عبداللہ[1] بھی ہیں اور اک جج[2] بھی
رہے ہیں جن کے کیا کیا اہلِ دل اہلِ نظر قیدی

[1] عبداللہ ملک
[2] ملک سعید حسن

www.freepdfpost.blogspot.com

ولی یعقوب استقلال تاج الدین اور عابد
یہ کر لیتے ہیں دل بس میں بڑے ہیں جادوگر قیدی

بہت کمیاب ہیں فیاض سے انسان دنیا میں
ثنا خواں ان کا زنداں میں ہے میری جان ہر قیدی

کہاں ملتے ہیں صبح و شام زندانوں میں اے ہمدم
رشید و صفدر و مشتاق ایسے باخبر قیدی

یہ سب رونق ہے پاہٹے ہی کے دم سے کوٹ لکھپت میں
نہ ہو یہ تو نکل جائیں سلاخیں توڑ کر قیدی

لگا ہے کوٹ لکھپت جیل میں میلہ چراغاں کا
کہاں ہے قیدِ تنہائی اِدھر قیدی اُدھر قیدی

وہ آیا لے کے ہونٹوں پہ ہنسی خان اے حمید آیا
وہ آیا میرے بچھڑے دیس کا نُورِ نظر قیدی

سے دلرو غہ مطبخ

www.freepdfpost.blogspot.com

ضرورت ڈاکٹر بنگش کی تھی تو وہ بھی آپہنچا
کرے گا دیکھ بھال اب قیدیوں کی ڈاکٹر قیدی

بڑا انساں ہے اپنے وقت کا یہ بھی قلندر ہے
قفس میں پھر رہا ہے جو منڈائے اپنا سر قیدی

کنیزِ فاطمہ، محمود، ملٹو اعتزاز احسن
یہ قیدی ہیں کہ ہے اک علم و دانش کا نگر قیدی

بشیر[1] و حامد[3] و محمود[2] ہیں بکھرے ہوئے موتی
کوئی قیدی کدھر ہے اور ہے کوئی کدھر قیدی

یہ قاسم اور قاضی حئی تو قیدی پرانے تھے
بنے ہیں خواجہ خیرالدین ڈھاکہ چھوڑ کر قیدی

[1] بشیر ظفر [2] میاں محمود احمد [3] حامد محمود مرحوم

www.freepdfpost.blogspot.com

ملک قاسم بھی اصغر خان بھی ہیں ملک کے دشمن
میاں ہم کیا ہیں خیر الدین بھی ہیں اہلِ شر قیدی

نہ کچھ ارشاد فرمایا نہ کوئی راہ دکھلائی
اِدھر ٹوپی جمی سر پر ہوئے بس ہم اُدھر قیدی

میاں معراج و اصغر خاں کا بس اتنا فسانہ ہے
پڑا ہے کوئی زنداں میں تو کوئی اپنے گھر قیدی

اٹھالے لاکھ دیواریں مقابل مہرِ تاباں کے
ستم گر ہو بھی سکتی ہے کبھی شب کی سحر قیدی

یہ قیصر مصطفےٰ اسرار یہ انور رشید اپنے
سلاخوں میں پڑے ہیں دیکھ کیا کیا شیر نر قیدی

لہ اشارہ نوابزادہ نصراللہ خاں کی طرف ہے۔

www.freepdfpost.blogspot.com

میں دیکھوں تو کسے دیکھوں میں روؤں تو کسے روؤں
مرے قلب و نظر قیدی مرے جان و جگر قیدی

کسی کی کچھ خبر ملتی نہیں ہے اس زمانے میں
نجانے اور کتنے ہیں ہمارے ہم سفر قیدی

نہیں پُرساں کوئی اُن کا پڑے ہیں جیل خانوں میں
ہوا کرتے تھے ہم سے لوگ جن کے حکم پر قیدی

نہ یہ زنداں رہیں باقی نہ یہ ظلم و ستم جالبؔ
اکٹھے ہو کے دھاوا بول دیں سارے اگر قیدی

---

ہم اُن نجوم کی تابش بھی چھین سکتے ہیں
بنا دیا ہے جنھیں فخرِ آسماں ہم نے

www.freepdfpost.blogspot.com

# بیٹھا ہے

اثر اُس پر نہیں کچھ بھی یُونہی وہ تن کے بیٹھا ہے
خدائی ساری کافر ہے وہ مومن بن کے بیٹھا ہے
وطن آدھا گیا آدھا پریشانی کی زد میں ہے
نہیں پروا اُسے اِس کی بغیر اُلجھن کے بیٹھا ہے

www.freepdfpost.blogspot.com

# وہ ہو گئے وزیر

وہ ہو گئے وزیر شبِ غم گزر گئی
غربت زدہ عوام کی قسمت سنور گئی
اب اُن کی گفتگو میں تحمّل کی لہر ہے
جالبؔ اب اُن کے جوش کی ندّی اُتر گئی

www.freepdfpost.blogspot.com

# قطعات

مری نگاہ سے وہ دیکھتے رہے ہیں مجھے
رہا ہوں میں بھی کبھی اُس نگاہ کا معیار
یہاں نہ تلخ نوائی سے کام لو جالبؔ
رہینِ درد نہیں ہیں یہ بستیاں، یہ دیار

---

ابھی اے دوست ذوقِ شاعری ہے وجہِ رُسوائی
تری بستی میں ہم پر اور بھی الزام آئیں گے
اگر اب بھی ہمارا ساتھ تُو اے دل نہیں دے گا
تو ہم اس شہر میں تجھ کو اکیلا چھوڑ جائیں گے

www.freepdfpost.blogspot.com

اشک آنکھوں میں اب ہیں آئے سے
بات چھپتی نہیں چھپائے سے
اپنی باتیں کہیں تو کس سے کہیں
سب یہاں لوگ ہیں پرائے سے

---

نت نئے شہر نت نئی دُنیا
ہم کو آوارگی سے پیار رہا
اُن کے آنے کے بعد بھی جالب
دیر تک اُن کا انتظار رہا

---

زُلف کی بات کیے جاتے ہیں
دن کو یُوں رات کیے جاتے ہیں
چند آنسو ہیں، انھیں بھی جالب
نذرِ حالات کیے جاتے ہیں

---

www.freepdfpost.blogspot.com

دیارِ سبزہ و گُل سے نکل کر
دل و جاں نذرِ صحرا ہو گئے ہیں
کہاں وہ چاند سی ہنستی جبینیں
گھنی تاریکیوں میں کھو گئے ہیں

مدّتیں ہو گئیں خطا کرتے
شرم آتی ہے اب دُعا کرتے
چاند تارے بھی اُن کا اے جالبؔ
تھرتھراتے ہیں سامنا کرتے

---

www.freepdfpost.blogspot.com

# حبیب جالب فلم نگر میں

www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

آج اِس شہر میں کل نئے شہر میں بس اِسی لہر میں
اُڑتے پتّوں کے پیچھے اُڑاتا رہا شوقِ آوارگی

میرے شانوں پہ زُلفوں کو لہراؤ گے، میرے کہلاؤ گے
یوں خیالوں کی دُنیا بساتا رہا
اُڑتے پتّوں کے پیچھے اُڑاتا رہا
شوقِ آوارگی

www.freepdfpost.blogspot.com

یوں ادا ہم نے فرضِ محبّت کیا ، آنسوؤں کو پیا
زخم کھاتا رہا مُسکراتا رہا
اُڑتے پتّوں کے پیچھے اُڑاتا رہا
شوقِ آوارگی

اُس گلی کے بہت کم نظر لوگ تھے، فتنہ گر لوگ تھے
ہائے کیوں دل کی دولت لُٹاتا رہا
اُڑتے پتّوں کے پیچھے اُڑاتا رہا
شوقِ آوارگی

فلم : جوکر　　موسیقار مصلح الدین　　گلوکار : احمد رُشدی

www.freepdfpost.blogspot.com

دے گا نہ کوئی سہارا
اِن بے درد فضاؤں میں
سو جا غم کی چھاؤں میں

اپنا دُکھ ہے جیون بھر کا
پَل کی بات نہیں ہے
رونے سے جو کٹ جائے یہ
ایسی رات نہیں ہے
رحم نہیں ہے اس نگری کی ہواؤں میں
سو جا غم کی چھاؤں میں

آج اگر اپنی ماں ہوتی، گود میں لے کر سوتی
ننھّے ننھّے تیرے آنسو دیکھ کے کتنا روتی
بکھرے ہیں کانٹے پھُول سے تیرے پاؤں میں
سو جا غم کی چھاؤں میں

فلم: کون کسی کا　　موسیقار: منظور اشرف　　گلوکارہ: نسیم بیگم، آئرن پروین

www.freepdfpost.blogspot.com

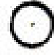
تُو کہ ناواقفِ آدابِ غلامی ہے ابھی
رقص زنجیر پہن کر بھی کیا جاتا ہے

آج قاتل کی یہ مرضی ہے کہ سرکش لڑکی
سرِ مقتل تجھے کوڑوں سے نچایا جائے
موت کا رقص زمانے کو دکھایا جائے
اِس طرح ظُلم کو نذرانہ دیا جاتا ہے
رقص زنجیر پہن کر بھی کیا جاتا ہے

دیکھ فریاد نہ کر، سر نہ جھکا پاؤں اُٹھا
کل کو جو لوگ کریں گے تُو ابھی سے کر جا
ناچتے ناچتے آزادی کی خاطر مر جا
منزلِ عشق میں مر مر کے جیا جاتا ہے
رقص زنجیر پہن کر بھی کیا جاتا ہے

فلم زرقا — موسیقار: رشید عطرے — گلوکار: مہدی حسن

www.freepdfpost.blogspot.com



یہ اعجاز ہے حُسن آوارگی کا
جہاں بھی گئے داستاں چھوڑ آئے

ملے تھے بہت ہمسفر زندگی میں
نہیں یاد کس کو کہاں چھوڑ آئے

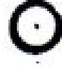
بہت مہرباں تھیں وہ گلپوش راہیں
مگر ہم انھیں مہرباں چھوڑ آئے

ہر اک شب کسی زُلف کے میہماں تھے
مہکتی گھٹا وہ سماں چھوڑ آئے

جو دامن پہ آئیں تو ہو جائیں رُسوا
کچھ ایسے بھی اشکِ رواں چھوڑ آئے

فلم : سماج　　موسیقار : اے حمید　　گلوکار : مہدی حسن

www.freepdfpost.blogspot.com



مرے دل کی انجمن میں ترے غم سے روشنی ہے
نہ بُھلا سکوں گا تجھ کو ترا پیار زندگی ہے

تری محفلیں سجا کے، چلے ہر خوشی لُٹا کے
ہیں یہی صلے وفا کے، یہی رسمِ عاشقی ہے

تری رہگزر سے آگے مرا دل نہ جا سکے گا
مجھے گردشِ زمانہ کہاں لے کے جا رہی ہے

تُو سدا رہے سلامت مجھے بُھول جانے والے
کہ تری خوشی کے قرباں مرے دل کی ہر خوشی ہے

فلم : قیدی　　موسیقار : رشید عطرے　　گلوکار : سلیم رضا

www.freepdfpost.blogspot.com

تن توپے واروں

من توپے واروں

بگڑی بنا دے

توہے رو رو پکاروں

پریت کا ناتا ٹوٹ نہ جائے

جیون مجھ سے روٹھ نہ جائے

پیا سے ملا دے موری بگڑی بنا دے

تن توپے واروں

www.freepdfpost.blogspot.com

رو رو نیناں ہار نہ جائیں
طعنے جگ کے مار نہ جائیں
بھاگ جگا دے، موری بگڑی بنا دے
تن تو پہ واروں

آس نراشں میں ڈھلنے لگی ہے
من کی بگیا جلنے لگی ہے
آگ بجھا دے، موری بگڑی بنا دے
تن تو پہ واروں

فلم : ناگ منی　　موسیقار : نثار بزمی　　گلوکارہ : نورجہاں

www.freepdfpost.blogspot.com

ظُلم رہے اور امن بھی ہو
کیا ممکن ہے تم ہی کہو

ہنستی گاتی ، روشن وادی
تاریکی میں ڈوب گئی
بیتے دن کی لاش پہ اے دل
میں روتا ہوں تُو بھی رو
ظُلم رہے اور امن بھی ہو

www.freepdfpost.blogspot.com

ہر دھڑکن پر خوف کے پہرے
ہر آنسو پر پابندی !
یہ جیون بھی کیا جیون ہے
آگ لگے اس جیون کو
ظلم رہے اور امن بھی ہو

اپنے ہونٹ سیئے ہیں تم نے
میری زباں کو مت روکو
تم کو اگر توفیق نہیں تو
مجھ کو ہی سچ کہنے دو
ظُلم رہے اور امن بھی ہو

فلم : یہ امن　　موسیقار : اے حمید　　گلوکار : مہدی حسن ، نورجہاں

www.freepdfpost.blogspot.com

اِس درد کی دُنیا سے گزر کیوں نہیں جاتے
یہ لوگ بھی کیا لوگ ہیں مر کیوں نہیں جاتے

ہے کون زمانے میں مرا پوچھنے والا
ناداں ہیں جو کہتے ہیں کہ گھر کیوں نہیں جاتے

شعلے ہیں تو کیوں ان کو بھڑکتے نہیں دیکھا
ہیں خاک تو راہوں میں بکھر کیوں نہیں جاتے

آنسو بھی ہیں آنکھوں میں دُعائیں بھی ہیں لب پر
بگڑے ہوئے حالات سنور کیوں نہیں جاتے

فلم : زخمی　　موسیقار : خورشید انور　　گلوکار : مہدی حسن

www.freepdfpost.blogspot.com

اِک بھُول سمجھ کر ہم دل کی اُلفت کا زمانہ بھُول گئے
کیا ہم نے کہا تھا کیا تم نے سارا افسانہ بھُول گئے

غم دل کی نشانی چھوڑ آئے
خاموش کہانی چھوڑ آئے

مت پوچھ ہماری نظروں کا!
تھا کون نشانہ بھُول گئے

www.freepdfpost.blogspot.com

ہر رات نئی محفل میں رہے
آباد کسی کے دل میں رہے
اک بار جہاں ہم نے پی لی
پھر وہ میخانہ بھول گئے

اک پھول پہ ہم کب مرتے ہیں
دم سارے چمن کا بھرتے ہیں
کس کس کی محبّت کا ہم نے
گایا نہ ترانہ بھول گئے

فلم : بھروسہ    موسیقار : اے حمید    گلوکار : منیر حسین

www.freepdfpost.blogspot.com

نندیا رُوٹھ گئی اکھیئن سے ترس گیا میرا پیار
پھر پردیس نہ جانے دوں گی آجا اِک بار

لوگ دیکھیں نہ تماشہ مری تنہائی کا
نغمہ فریاد میں ڈھل نہ شہنائی کا

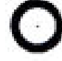
رات کٹتی نہیں لے چاند یہ اُن سے کہنا
دن گزرتا ہے تڑپ کر ترے سودائی کا

سب کہیں گے کہ مجھے چھوڑ گئے ہو تنہا
کیسے دیکھوں گی یہ عالم تری رُسوائی کا

ساجنا پیار کیا ہے تو نبھاتے رہنا
دے نہ طعنہ یہ زمانہ تجھے ہرجائی کا

فلم : ماں، بہو اور بیٹا　　موسیقار : حسن لطیف　　گلوکارہ : نورجہاں

www.freepdfpost.blogspot.com



نہ شاخ ہی رہی باقی نہ آشیانہ رہے
بہت سکون سے اب گردشِ زمانہ رہے

نبھانے آئے تھے جو رسمِ دوستی ہم سے
اُنھی کے تیرِ ستم کا یہ دل نشانہ رہے

خموش کیوں ہو، بتاؤ کہاں چلے جائیں
تمہارے در کے سوا اب کہاں ٹھکانہ رہے

فلم: ماں بہو اور بیٹا　　موسیقار: حسن لطیف　　گلوکارہ: نورجہاں

www.freepdfpost.blogspot.com



اب اور پریشاں دلِ ناشاد نہ کرنا
وہ یاد بھی آئیں تو اُنھیں یاد نہ کرنا

بے درد زمانے کو ہے ہنس دینے کی عادت
ہر اک سے بیاں درد کی رُو داد نہ کرنا

پھر اشک بہانے کی اجازت بھی نہ ہو گی
دلِ خُون بھی ہو جائے تو فریاد نہ کرنا

چاہت پہ ہماری کہیں الزام نہ آئے
بھُولے سے کبھی شکوۂ صیّاد نہ کرنا

فلم : ماں بہو اور بیٹا     موسیقار: حسن لطیف     گلوکار: مہدی حسن

www.freepdfpost.blogspot.com



اُس بے وفا نے داغِ تمنّا دیا مجھے
بدلہ مری وفا کا یہ اچھّا دیا مجھے

دُنیا میں اب کہیں بھی محبّت نہیں رہی
آج اُس کی بے رُخی نے یہ سمجھا دیا مجھے

کیوں اُس کے در پہ لے دلِ بیتاب لے گیا
میں تو کہوں گا تُو نے بھی دھوکا دیا مجھے

گلوکار : مہدی حسن

www.freepdfpost.blogspot.com

بھول جاؤ گے تم
کر کے وعدہ صنم
تمھیں دل دیا تو یہ جانا
بھول جاؤ گے تم

درد کا ہے سماں غم کی تنہائی ہے
جس طرف دیکھئے بے کسی چھائی ہے
آج ہر سانس پر ہو کے بے تابِ دل
دھڑکنے لگا تو یہ جانا
بھول جاؤ گے تم

www.freepdfpost.blogspot.com

کیسے گزرے گی شب، کیسے ہوگی سحر
اب نہ وہ منزلیں ہیں نہ وہ ہم سفر
دیکھتے دیکھتے رہگزر رہگزر

اندھیرا ہُوا تو یہ جانا
بھُول جاؤ گے تمُ

چاند کو دیکھ کر ہو رہا ہے گماُں
پھُول کے رُخ پہ چھائی ہو جیسے خزاں
مُسکراتا ہوا میری اُمّید کا

چمن لُٹ گیا تو یہ جانا
بھُول جاؤ گے تم

فلم : سیما    موسیقار : ماسٹر عنایت حسین    گلوکار : سلیم رضا

www.freepdfpost.blogspot.com

پیار بھرے خوابوں کی مالا پل میں ٹوٹ گئی
کس منزل پہ آ کے مجھ سے قسمت روٹھ گئی

بنا کے میرا نشیمن جلا دیا تُو نے
مری وفا کا مجھے یہ صلا دیا تو نے

کیا تھا عہدِ وفا تُو نے جو محبّت میں
مجھے تو یاد ہے اب تک بھلا دیا تُو نے

فضا اُداس نظر بے قرار دل ویراں
ہر اک چراغ تمنّا بجھا دیا تُو نے

زمانہ میری تباہی پہ مسکرائے گا
بھرے جہاں میں تماشہ بنا دیا تُو نے

فلم : دو راستے　　موسیقار : ماسٹر عنایت حسین　　گلوکار : سلیم رضا

www.freepdfpost.blogspot.com

چھوڑ میرے یار کوئی اور بات کر
تجھ کو نہیں کچھ بھی خبر
کیا اندھیری شبوں میں ہوتا ہے
کون ہنستا ہے کون روتا ہے

آ تجھ کو زخم دکھاؤں
چہروں سے پردے سرکاؤں
دیکھ یہ رنگ و نور کے سودے
دیکھ دلِ مجبور کے سودے
سمجھ اشارے جان یہ باتیں
کیا کہتی ہیں جاگتی راتیں
پیٹ بھروں کے دیکھ وہ دنگے
اِدھر بیچارے بھوکے ننگے

www.freepdfpost.blogspot.com

دیکھ کر دل کا خون ہوتا ہے
کون ہنستا ہے کون روتا ہے

سہمے سہمے لوگ ہیں دیکھو
صدیوں کے یہ روگ ہیں دیکھو
دیکھ سحر بن وہ کُٹیائیں
جلتی بجھتی وہ آشائیں
دیکھ دھواں سانسوں میں جاتا
جسم سے جاں کا ٹوٹتا ناطہ
علم جنھیں کرنا تھا حاصل
بیچ رہے ہیں پین و پنسل

کیوں انھی کا نصیب سوتا ہے
کون ہنستا ہے کون روتا ہے

فلم : ہم ایک ہیں　　موسیقار : نثار بزمی　　گلوکارہ : مہناز

www.freepdfpost.blogspot.com

من میں اُٹھی نئی ترنگ
ناچے مورا انگ انگ
پنچھی تیرے سنگ سنگ
من چاہے اُڑ جاؤں
کسی کے ہاتھ نہ آؤں
اے سکھی ناں ناں ناں!

آج میرے جیون میں کیسی رے مچی ہل چل
جیارا مورا دھڑک گیا ہو گئی میں بے کل
جانے کیا ہے یہ اُمنگ
کہتے ہُوئے شرماؤں
کسی کے ہاتھ نہ آؤں!
اے سکھی ناں ناں ناں!

www.freepdfpost.blogspot.com

رنگ بھرے نینوا بولی رے نئی بولے
چھُپے چھپے من کے میرے بھید کوئی کھولے
جھُومتی ہوا کے سنگ
بادلوں میں کھو جاؤں
کسی کے ہاتھ نہ آؤں!
اے سکھی ناں ناں ناں!

فلم : ناگ منی　　موسیقار : نثار بزمی　　گلوکارہ : نُورجہاں۔

www.freepdfpost.blogspot.com

# موت کا نشّہ

(مشتاق گندور کی فلم "موت کا نشہ" کا گیت)

یہ ہے موت کا نشہ
اسے جو مُنہ لگائے گا
وہ زندگی سے جائے گا

صبح و شام نسلِ نو کا قتلِ عام دیکھیے
موت دے رہا ہے موت کا نظام دیکھیے
جل بُجھی حیا کی شمع اِک دھواں سا رہ گیا
یہ دھواں نہ جانے اور کتنے گھر جلائے گا

یہ ہے موت کا نشہ
اسے جو منہ لگائے گا
وہ زندگی سے جائے گا

www.freepdfpost.blogspot.com

زندگی نہ مل سکے گی بار بار سوچ لو!
کر رہے ہو جان موت پر نثار سوچ لو!
سوگوار جن کو چھوڑے جا رہے ہو دہر میں
کون ان کے بوجھ کو تمہارے بعد اُٹھائے گا
یہ ہے موت کا نشہ
اسے جو مُنہ لگائے گا
وہ زندگی سے جائے گا

تیرگی کے تاجروں سے پاک یہ جہاں کرو
بیچتے ہیں یہ جو زہر ان کو بے نشاں کرو
اِس خموش کُشت و خوں کی ختم داستاں کرو
چہرۂ حیات پر یونہی نکھار آئے گا
بے حسی و بے کسی کا دور بیت جائے گا
یہ جہان مسکرائے گا

www.freepdfpost.blogspot.com

چل میرے ہمدم سنگ سنگ میرے
جہاں ملتے ہیں شام سویرے
مری اُمید بر آئی
ہوئی اب دُور تنہائی
لگی ہے گونجنے اب تو
مرے کانوں میں شہنائی
کرم تُو نے کیا مجھ پر
میں دھرتی سے بنی امبر
پھروں اُڑتی ہواؤں میں
مَیں تیری ساجنا ہو کر
بیتے گا یہ جیون
قدموں میں تیرے
چل میرے ہمدم....

www.freepdfpost.blogspot.com

ملی تھی کب خوشی پہلے
تھی غم سے دوستی پہلے
کسے ہم داغ دکھلاتے
نہ تھا اپنا کوئی پہلے
نظر تُو نے ملائی کیا
مقدّر میرا جاگ اُٹھّا
محبّت ہوگئی خُود سے
جو تُو نے پیار سے دیکھا
چھُٹ گئے سارے
دُکھ کے اندھیرے
ہوں کیوں نہ اس دل میں
خوشیوں کے ڈیرے

چل میرے ہمدم ....

www.freepdfpost.blogspot.com

الفتح کے جوانو، کعبے کے پاسبانو
اب وقت آگیا ہے گھر سے قدم نکالو
جاں بازو کامرانو
الفتح کے جوانو

جاگو کہ جاگنے سے تقدیر جاگتی ہے
اُٹھو تمھاری منزل تم کو پکارتی ہے
باطل سے دب کے رہنا توہینِ زندگی ہے
اب دل میں آگ بھر دو، اب ختم رات کر دو
اے صبح کے نشانو
الفتح کے جوانو!

www.freepdfpost.blogspot.com

محکوم ہے فلسطیں ہے خاک اپنا جینا
تیروں سے نفرتوں کے چھلنی ہے آج سینہ
اس کا نشاں مٹا دو جس نے ہے چین چھینا
لے کر رہو فلسطیں جھپٹو مثالِ شاہیں
اے عزم کی چٹانو
الفتح کے جوانو

فلم : العاصفہ

www.freepdfpost.blogspot.com

غلط ہیں سب یہ فاصلے
یہ دُور کیا قریب کیا
گلے میں اُونچ نیچ کی
یہ میری جاں صلیب کیا
ہم ایک ہیں
ہم ایک ہیں

یہ پھُول رنگ رنگ کے
کنول ہیں ہر اُمنگ کے
جوان ان سے دھڑکنیں
یہ سُر ہیں جلترنگ کے

www.freepdfpost.blogspot.com

مگر یہ بات پیار کی
سمجھ سکے رقیب کیا
ہم ایک ہیں
ہم ایک ہیں

یہ رشتے ہیں وہ خون کے
کبھی نہیں جو ٹوٹتے
ستمگروں سے یہ کہو
دکھائیں ان کو توڑ کے
انہی سے ہیں بندھے ہوئے
امیر کیا غریب کیا
ہم ایک ہیں
ہم ایک ہیں

فلم : ہم ایک ہیں موسیقار : نثار بزمی گلوکار : غلام عباس ، مہناز

www.freepdfpost.blogspot.com

میرا ایماں محبّت ہے، محبّت کی قسم
ساری دُنیا ترے قدموں پہ نچھاور کر دُوں
چاند تاروں سے مری جاں ترا دامن بھر دُوں
تیرے خوابوں پہ کبھی چھا نہ سکے شامِ اَلم
میرا ایماں محبّت ہے

وہ جہاں ایک جہنّم ہے جہاں تُو نہ ملے
جل کے مر جاؤں جو سایۂ گیسُو نہ ملے
زندگی زہر بھرا جام ہے اب تیرے بغیر
تیری چاہت پہ ہیں قربان مرے لاکھ جنم
میرا ایماں محبّت ہے

www.freepdfpost.blogspot.com

مُسکرا جانِ بہاراں کہ سویرا ہوگا!
ختم صدیوں کے رواجوں کا اندھیرا ہوگا!
شب کی تقدیر میں لکھا ہے گُزر ہی جانا
راہ سُورج کی کہاں روک سکے اہلِ ستم

میرا ایمان محبّت ہے

نظم : ناگ منی موسیقار : نثار بزمی گلوکار : مہدی حسن

www.freepdfpost.blogspot.com

لو چلی وہ ، ڈولی میں اسون کی
دُکھ بن کے آئے کہار
لاگے دُنیا اندھیری

دل جل گیا ، آہ لَب پر نہ آئی
چاروں طرف درد کی شام چھائی
جائے گا دل سے نہ پیار
روکے زمانہ ھزار
دُکھ بن کے آئے کہار
لاگے دُنیا اندھیری

www.freepdfpost.blogspot.com

جو دُکھ ملے ہیں
ہنس کے سہیں ہیں
اس چُپ میں کتنے ہی
طوفاں چھُپے ہیں
سہمی رہے گی پکار
روئے دل بار بار
دُکھ بن کے آئے کہار
لاگے دُنیا اندھیری

فلم : گھر پیارا گھر موسیقار : نثار بزمی گلوکار : مہدی حسن

www.freepdfpost.blogspot.com

جاگنے والو جاگو مگر خاموش رہو
کل کیا ہوگا کس کو خبر خاموش رہو

کس نے سُنی ہے اس نگری میں دل کی بات
کس پہ ہوا آہوں کا اثر خاموش رہو

رات کے بعد اک رات نئی آجائے گی
اس گھر میں ہوگی نہ سحر خاموش رہو

ظُلم کے پہرے خوف کے سائے سر پہ ہیں
ہو جائے گی عمر بسر خاموش رہو

فلم : خاموش رہو　　موسیقار : خلیل احمد　　گلوکارہ : ناہید نیازی

www.freepdfpost.blogspot.com

سنگیت نہ جانے
دکھلائے گا کب تک ہمیں
یہ خواب سہانے

سُر تال ہے جیون
لیکن میرے ماحول میں
پا تال ہے جیون
کیوں حُسن کے دُشمن ہوئے
کچھ لوگ پرانے
سنگیت نہ جانے

www.freepdfpost.blogspot.com

کب زخم یہ سلے ہیں
نغموں کے عوض ہم کو سدا
اشک ملے ہیں
رویا وہی آیا یہاں
جو پھول کھلانے
سنگیت نہ جانے

یہ جرم ہے میرا
میں لیتا ہوں کیوں نام یہاں
پیار سے تیرا
بدلہ مجھے اچھا دیا یہ میری وفا نے
سنگیت نہ جانے

فلم : ساز و آواز موسیقار : حسن لطیف گلوکار : مہدی حسن

www.freepdfpost.blogspot.com

کیوں کہیں یہ ستم آسماں نے کیے
آسماں سے ہمیں کچھ شکایت نہیں
دُکھ ہمیں جو دیے اِس جہاں نے دیے

چند لوگوں کے ہاتھوں میں ہے زندگی
چھین لیتے ہیں جب چاہتے ہیں خُوشی
اُونچے اُونچے گھروں میں ہے جو روشنی
جل رہے ہیں ہمارے لہو کے دِیے

لاکھ چلتی رہے یہ ہوائے ستم
دیپ بجھنے نہ دیں گے محبّت کا ہم
دیکھنا بیت جائے گی شامِ اَلم
جی رہے ہیں یہی آس دل میں لیے

فلم : ساز و آواز　　موسیقار : حسن لطیف　　گلوکارہ : نُورجہاں

www.freepdfpost.blogspot.com

مجھے نہ دل رات کا سفر ہے
رات کا سفر ہے

یہ ناسمجھ لوگ بے خطا ہیں
ہمارے غم کی کسے خبر ہے
رات کا سفر ہے

دکھائیں داغ اپنے کس کو لے جاں
یونہی لُٹے ہیں ہمارے ارماں!
رہے ہیں تر آنسوؤں سے داماں
یہ غم کا طوفاں ڈگر ڈگر ہے
رات کا سفر ہے

www.freepdfpost.blogspot.com

ہنسیں گی سہمی ہوئی نگاہیں
چمک اُٹھیں گی وفا کی راہیں
ہزار ظالم سہی اندھیرا
سحر بھی لیکن قریب تر ہے
رات کا سفر ہے

فلم : گھر پیارا گھر موسیقار : نثار بزمی گلوکار : مجیب عالم

www.freepdfpost.blogspot.com

اے شامِ غم بتا کہ سحر کتنی دُور ہے
آنسو نہیں جہاں وہ نگر کتنی دُور ہے

دم توڑتی نہیں ہے جہاں پر کسی کی آس
وہ زندگی کی راہ گزر کتنی دُور ہے

اب کوئی پاسباں نہ کوئی اپنا ہمسفر
منزل ہماری کس کو خبر کتنی دُور ہے

کوئی پکارتا ہے تجھے کب سے اے خُدا
کہتے ہیں تُو ہے پاس مگر کتنی دُور ہے

فلم : پرائی آگ
موسیقار : خورشید انور
گلوکار : مہدی حسن

www.freepdfpost.blogspot.com

ہمیں یقیں ہے ڈھلے گی اِک دن ستم کی یہ شام اے فلسطیں
اے فلسطیں

ستمگروں کا نشاں نہ ہوگا ہمارا خوں رائیگاں نہ ہو گا!!
شہید ہو کر بھی اپنے لب پر ہے تیرا ہی نام اے فلسطیں

وطن سے جب تک مٹا نہ لیں گے نشان ہم سامراجیوں کا
قسم محمدؐ کی عظمتوں کی نہ لیں گے آرام اے فلسطیں!

فلم : زرقا موسیقار : رشید عطرے گلوکارہ : نسیم بیگم ۔ منیر حسین

www.freepdfpost.blogspot.com

اپنے چمن کو جلتا دیکھوں اور خاموش رہوں آخر کیوں

اِس دھرتی پر بہا ہے کتنے انسانوں کا خوں آخر کیوں

ساری زمینوں کو ہیں گھیرے

صدیوں سے خونخوار لٹیرے

عزّت دولت میرے وطن کی

لُوٹ رہے ہیں چند لٹیرے

کب تک بربادی دیکھوں کب تک ضبط کروں آخر کیوں

www.freepdfpost.blogspot.com

ہر دل پر ہے دہشت چھائی
کس نے ہے یہ آگ لگائی
دشمن دُور ہے چین سے بیٹھا
لڑتا ہے بھائی سے بھائی
قاتل کو پہچان کے بھی قاتل کا نام نہ لُوں آخر کیوں

ظُلم و ستم کے یہ متوالے
کریں ہیں کیا کیا دھندے کالے
اتنے بے حس اتنے ظالم
نام نبیؐ کا لینے والے
ان کے ہاتھوں ہنستے بستے شہر اُجڑنے دُوں آخر کیوں

www.freepdfpost.blogspot.com

میں چور تو چور چوروں کا ہے یہ جہاں
ہے بات گھاٹے کی ایمانداری یہاں
آجائے گا نگاہ میں کھولے گا جو زباں
میں چور تو چور .....

پی کا وطن کا خون لٹیرے جواں ہوئے
کرنے کو لوٹ مار اندھیرے جواں ہوئے
دل میں ہے ہر گھڑی خوف سا
دہشت زدہ ہیں شہر تو سہمی ہیں بستیاں
میں چور تو چور .....

www.freepdfpost.blogspot.com

باہر کا چور ہے کوئی اندر کا چور ہے
قطرے کا کوئی، کوئی سمندر کا چور ہے
راہزن بنے ہیں راہنما
کیا کیا لُٹے نہ پُوچھ اُمیدوں کے کارواں
میں چور تُو چور . . . . .

رشوت چلا رہا ہے ہر اک کاروبار دیکھ
فائل پہ بن رہی ہے سڑک بار بار دیکھ
خُون ہے سب کے مُنہ کو لگا
چوروں کے اِس سماج میں انسانیت کہاں
میں چور تُو چور . . . . . .

فلم : چوروں کی بارات    موسیقار : وجاہت عطرے    گلوکار : اے نیّر

www.freepdfpost.blogspot.com

پیسے کی یہ دُنیا ہے پیارے
گاتے ہیں اِسی کے گُن سارے
ہے تمنّا اِس جہاں میں
کوئی دل سے ہمیں پُکارے
پیسے کی یہ دُنیا ہے پیارے

یہ جنگ یہ فساد ہے
پیسے کے واسطے
یہ زندہ مُردہ باد ہے
پیسے کے واسطے
صبح ہے فریب کی
منافقت کی شام
لب پہ دوستی کا نام

www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

# کلامِ تازہ

www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com

# وارث شاہؒ، بھٹائیؒ کے نام

وارث شاہ بھٹائی دونوں مل کر روتے ہیں
اور رکھوالے دیس کے لمبی تان کے سوتے ہیں
ان کے چہرے زرد زرد ہیں انکی آنکھیں ہیں نم نم
اپنے خون پسینے سے جو جیون بوتے ہیں
اک دوجے کو بُرا بھلا کہنے کے سوا کچھ کام نہیں
کیا سارے جگ میں نیتا ایسے ہی ہوتے ہیں؟
ان کے کھاتے اندر بھی ہیں، انکے کھاتے باہر بھی
لوگو جن لوگوں کے لوٹنے والوں سے سمجھوتے ہیں
میرے تیرے بچّے کو چپڑاسی بھی کب بننا ہے
صدر بنیں گے وُہی، پرانے صدروں کے جو پوتے ہیں
جالبؔ انہی کا نام رہے گا رہتی دنیا تک
اپنے شعر میں جو لوگوں کا دَرد سموتے ہیں

www.freepdfpost.blogspot.com

# حاجی یوسف کے نام

تیرے لفظوں سے ہیں ایوان لرزاں
تیرے اشکوں سے ہیں طوفان لرزاں

تیرے مصرعوں میں ایسی سسکیاں ہیں
جسے سُن سُن کے ہیں انسان لرزاں

یہ پاکستان تیرا ہے نہ میرا
اسے کچھ بدخصالوں نے ہے گھیرا

گھرانے چند اس پر ہیں مسلّط
یہاں پر معتبر ہے، ہر لٹیرا

مجھے یہ دکھ ہے میری نظم کوئی
دلوں کو اس طرح چھوتی نہیں ہے

میں شرمندہ ہوں میرے پیارے یوسف
یہ میں نے نظم کیوں لکھّی نہیں ہے

www.freepdfpost.blogspot.com

# خوب آزادئ صحافت ہے

خوب آزادئ صحافت ہے
نظم لکھنے پہ قیامت ہے

دعوئ جمہوریت کا ہے ہر آن
یہ حکومت بھی کیا حکومت ہے!

دھاندلی دھونس کی ہے پیداوار
سب کو معلوم یہ حقیقت ہے!

خوف کے ذہن و دل پہ سائے ہیں
کس کی عزّت یہاں سلامت ہے!

کبھی جمہوریت یہاں آئے
یہی جالبؔ ہماری حسرت ہے!

www.freepdfpost.blogspot.com

وہ دیکھنے مجھے آنا تو چاہتا ہو گا
مگر زمانے کی باتوں سے ڈر گیا ہو گا

اسے تھا شوق بہت مجھ کو اچھا رکھنے کا
یہ شوق اوروں کو شاید بُرا لگا ہو گا

کبھی نہ حدِّ ادب سے بڑھے تھے دیدۂ و دل
وہ مجھ سے کس لئے کسی بات پر خفا ہو گا

مجھے گمان ہے یہ بھی یقین کی حد تک
کسی سے بھی نہ وہ میری طرح مِلا ہو گا

کبھی کبھی تو ستاروں کی چھاؤں وہ بھی
مِرے خیال میں کچھ دیر جاگتا ہو گا

وہ اس کا سادہ و معصوم والہانہ پن
کسی بھی جگ میں کوئی دیوتا بھی کیا ہو گا

نہیں وہ آیا تو جالب گِلہ نہ کر اس کا
نجانے کیا اسے درپیش مسئلہ ہو گا

www.freepdfpost.blogspot.com

## ملکۂ ترنّم نُورجہاں کی نذر

نغمہ بھی ہے اُداس تو سُر بھی ہے بے اماں
رہنے دو کچھ تو نُور اندھیروں کے درمیاں

اک عمر جس نے چین دیا اس جہان کو
لینے دو سُکھ کا سانس اسے بھی سرِ جہاں

تیار کون ہے جو مجھے بازوؤں میں لے
اک یہ نوا نہ ہو تو کہو جاؤں میں کہاں

اگلے جہاں سے مجھ کو یہی اختلاف ہے
یہ صورتیں یہ گیت صدائیں کہاں وہاں

یہ ہے ازل سے اور رہے گا یہ تا ابد
تم سے نہ جل سکے گا ترنّم کا آشیاں

www.freepdfpost.blogspot.com

# نرس بیبیوں کے لئے

تُو ہے ممتاز بیٹی اور بہن سے
شفا دیتی ہے اپنے دستِ فن سے

تُو آتی ہے مجھے ایسے جگانے
صبا آتی ہے جس طرح چمن سے

جو تُو بیمار کی کرتی ہے خدمت
وہ ملتی ہے نہ دولت نہ دُھن سے

جہاں رکھنا ہے مرہم رکھ رہی ہے
نہیں آتی ہے گِھن تجھ کو بدن سے

کمی کرتی ہے تو ماں کی بھی پوری
نہیں ہے کم تیری عظمت وطن سے

مریضوں پر ہی تیرے اتنے احساں
احاطہ ہو نہیں سکتا سخن سے

تیری ہیں نذر چند اشعار بی بی
جو ابھرے ہیں میرے اندر سے من سے

www.freepdfpost.blogspot.com

بپا ہے کربلا مہنگائی ہے تخریب کاری ہے
وزارت پھر بھی قائم ہے حکومت پھر بھی جاری ہے

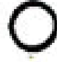
جدھر دیکھو ادھر پانی نہ گھر باقی نہ در باقی
یہاں پر ہم رہا کرتے تھے یہ بستی ہماری ہے

حکومت ذات پر جو خرچ کرتی ہے انہیں دے دے
کہ جن کے دن گراں کٹتے ہیں جن پر رات بھاری ہے

نکلنا ہوگیا دشوار کتنا گھر سے عورت کا
جسے دیکھو وہی عورت کی عزّت کا شکاری ہے

وہاں پر بھیڑے میرے سلامت رہ نہیں سکتے
جہاں رہتا ہوں میں جالب وہاں گندھک پساری ہے

www.freepdfpost.blogspot.com



حکومت بن رہی ہے یہ جو حاتمؔ دے کے کچھ پیسے
مکاں، بنتا ہے یارو، اتنے پیسوں میں کبھی آساں

کسی سے مل نہ پاؤں، توڑ لوں احباب سے ناطہ
نصیحت تیری چارہ گر، بظاہر ہے بڑی آساں

کبھی طے کرنے پڑتے تھے مراحل کوہ و صحرا کے
مگر اِس دَور میں کتنی محبّت ہوگئی آساں

گدایانہ صدائیں لب پہ اور کشکول ہاتھوں میں
بلندی پر پہنچتی ہے اِسی صورت خودی آساں

وہ جن کا شاہ سے دربار سے گہرا تعلّق ہے
نہ جالبؔ ہوسکے گی ان کی اپنی دوستی آساں

www.freepdfpost.blogspot.com

گدا یا نہ صدائیں لَب پہ اور کشکول ہاتھوں میں
بلندی پر پہنچتی ہے اسی صورت خودی آساں

نہیں کٹتی ہے جن کی اس نگر میں زندگی آساں
اِنہیں کے واسطے کرتا ہوں پیارے شاعری آساں

وہی لوگوں کے ہے لَب پر، اسی کو گنگناتے ہیں!
غزل جو حضرت غاؔلب سے رَو میں ہوگئی آساں!

کلامِ میؔر پڑھیے اور ذرا مومؔن کو بھی پڑھیے!
حَسیں ہوتی ہے کِتنی دیکھیے پھر بات بھی آساں

نہ بزمِ شعر میں جانا، نہ لے کے تمغہ اترانا
بالآخر شاعروں کی میں نے مُشکل کر ہی دی آساں!

جو آتا ہے، وہ اپنی ذات ہی سے عشق کرتا ہے
نہیں کرتا غریبوں کی کبھی مشکل کوئی آساں

www.freepdfpost.blogspot.com

خود کو نہ کبھی اپنی نگاہوں سے گرایا
صد شکر کہ حکّام کا احساں نہ اُٹھایا

لوگوں سے کیا پیار تو لوگوں نے دیا پیار
ہر صاحبِ دل، پُرسشِ احوال کو آیا

کام آئی کمینوں کے سدا دیس کی دولت
دیکھا نہ کہیں ہم نے مساوات کا سایہ

کھلتا نہیں اغیار کو کس طرح یہ کردار
جالبؔ کسی آمر کو جو خاطر میں نہ لایا

www.freepdfpost.blogspot.com

نہ جاں دے دو نہ دل دے دو بس اپنی ایک ہل دے دو
زیاں جو کر چکے ہو قوم کا، تم اس کا بل دے دو

بھلا ہو جائے گا طوفاں زدوں کا اس عنایت سے
جہاں سے پانی آتا ہے وہاں سونے کی ہل دے دو

تمہاری ناخدائی سے یہ کشتی ڈوب جائے گی
خدارا چھوڑ دو پیچھا کنارہ مستقل دے دو

بہت تذلیل تو کر لی ہماری زندگانی کی
اجازت موت کی اب ہم کو بن کے رحمدل دے دو

خلوصِ دل سے اے، لوگو سنو پیغام جالبؔ کا
مری برباد بنجر کھیتیوں کو آب و گل دے دو

www.freepdfpost.blogspot.com

# تھیٹر کمپنی والا

اختتام کا چھولیتا ہے جب تھیٹر کا شو
تھیٹر کا مالک کہتا ہے ٹھہرو اے لوگو

اس تھیٹر کی اینٹ اینٹ پر لگا ہے رزقِ حلال
میرا پیسہ ڈوب بھی جائے ہو گا نہیں ملال

مجھ کو بچپن ہی سے رہا ہے فن کا بڑا خیال
اسی لئے تو فن کاروں کے بچّے رہا ہُوں پال

ان لفظوں سے روز بڑھاتا ہے اپنی توقیر
لیکن جن کے لگے ہیں پیسے پھرے ہیں بنے فقیر

www.freepdfpost.blogspot.com

www.freepdfpost.blogspot.com




www.freepdfpost.blogspot.com